

[illegible]

ان کے

مولوی محمد اسماعیل راکان کے

دکتر محمد باقر آخوندی کتاب دیگر میآورد و او را دکتر محمد باقر آخوندی میخوانند.

پایان نامه

[illegible]

کیا غلط ہو کر اسے کہتی وہ گلہ بازی نہیں
 تو نام کو ہندی ہے یہ انکاری ہے وہ
 کہیں اس کے لئے مصائب ہیں کہ
 دیوان کو سودا کے نظریاتی کی جوڑ
 کہیں غلطیوں کی اس سے غلطی
 دیکھتے ہیں کہ اس سے غلطی
 اب غلطی کا رنگ اس سے غلطی
 وہ ہادی راہ سخن ریختہ جس سے
 بیرون میں ریختہ جس سے
 مین حاصل غلطی کی غلطی
 یا یہی غلطی کا غلطی

ابنک سے اسی بات کا پیکار۔ ہمارے
تو اس کو کہے۔ امان زبان دیکھ کے جسکی
لیا اہل جمعنا ہے تو اس امان زبان کو
اور انہوں کی لفظ زبان سے یہ ہے حاجی
یہ شعر جو ہے معنی مرواجی تو نکلا۔ ہے
سوا زمین بھی تو غور سے دیکھ تو بہت جا
معنی سے لفظ سے فرماؤ اس آج ہے
اتنا تم سے سوجانہ کہ زبان میں جسنے
عالم کی جہان میں نعمات دل و جان پر
سودا کے سخن کو دیا جس خدا نے
تو بہ ہے جو طمع سے بدگوئی کرتا ہے
اوس انوری مہند نے عیوان میں اپنے

پہلے سب جو سنہ ہستیا و جتھدیو پر تباخہ
 افغانیہ کو سنہ فاکا ب ایدہا و جمعہ
 ایسا تہم لہو س کو بالذنب و نقب
 پیدار سے ہر لہو تیرہ و نقب
 و طبع کیا و جمعہ کو لہو س
 یونان سے لہو کو تو لایا ہے
 اور سنہ شامی میں یہ ہضمہ
 قطع ہون و شاعری و شعر کی
 نقش جو آسرخ لہو کی ہے
 شکار ہے تحسین کو دشمن لہو کے
 جمعہ لہو سنہ شامی کی
 ایک شعر کیا ہے اسی ہضمہ کا کو

三

1955

ہے میری صفائی سخن آئینہ کے مانند
موند آئینوں کو اس طرح جو صف تو نہ دیکھوں
کتاب ہے تو جس فن ایجاد کے حق میں
یہ شہرِ سحر سے گاہِ جہنم میں اوسکے
میں تجھ سے بہرِ وجود ہوں بتا کیا ہوئے
کس شخص میں ہوں اوسکے سے غلط و سبلی

جو باہر سے لگا دیکھ اوستہ بدر کرے نہ لگائے
اس حروف کا سمجھا نہ تو آتش ازبر و زہ
ان کے سخن و شعر کا آفتاب ہے تسخیر
پر کہ نہیں ہرگز کرے گا تیرے تاخیر
جو ہے ستم لفظ سے فریادی و دلگیر
شاعر و مجسمان جتنے ہیں گمنام و شاہیر

[illegible]

کتاب الفیہ فی التفسیر
 فی تفسیر القرآن
 جلد اول
 باب اول
 فی تفسیر سورۃ البقرہ

کہہ کھایا نہ کتوں کا مگر تو نے خرین کی
 جان کر گیا وہ سارے زمانے کی مدت
 رکھتا نہیں اوس مہر سے اترو کی ہی
 تھا اہل ولایت سے وہ اور شاء عالم
 کی جو ہر ایک شخص کی پسند لداوٹے
 ہر ایک سبب یہ کہ وہ خود آپ خلیفہ
 اور دو سہ سے غلو ان کی ہنہ خاقت میں
 اور تیسرے نہیں اسکا سایہ اگرے کوئی
 معذور رکھا اور سکے تھیں کتنی جہت سے
 گیا اپنی میں تو فضل و بزرگی و مشیت
 ظاہر ہے حسب اور حسب بھی تیرا مچو ل
 حیان ہوا میں اسے زلیہ حسب پر
 باطل سے تیرے کھاسے نہ بد باطنی لگا
 اس ظاہر و باطن پہ کہت کیسی روزی
 میرا کو تیرے سلسلے مطلق نہیں کو قدر
 بے پروا کہتا ہے جنہیں ان کی دہانی

فیض بغیر اسے نپاتی تیری قدر
 کرتا ہے اوسی طرح تو ہر ایک کی حقیر
 کراہی تعلق کی دل اپنے میں تدبیر
 اور کا بیان ہوز کا کوئی کلوسیر
 پر اسے طاعت اوسے نہ عا، چوئی تقصیر
 اور جتنے بزرگ اوسکے تھے مخلوکے تھے ہوتے
 اس میں سدا بہت ہر ان کو یا بہ تقصیر
 یہ بھی ہے ممالات سے نزد خود و پر
 ایک شخص سے ایسی ہی موافق ہوئی تغیر
 سمجھتا ہے تباہی زرتعمیت کی اگرے
 حقیر کو ننگ اوسی بنے تیری بنے جو تو غیر
 اس عجب و نگہ میں تو کرتا نہیں تقصیر
 ظاہر کی بدی سے تیری آفاق میں تشہیر
 یہ صورت و سیرت کسی کا ذکر بھی تقدیر
 یک ذرہ نہیں پاس تیرے میر کو تو غیر
 مطلع ہے یہ پہونچے نہ بنے مگر کی تیر

کتاب الفیہ فی التفسیر
 فی تفسیر القرآن
 جلد اول
 باب اول
 فی تفسیر سورۃ البقرہ

سے اب نفاکی تیری عن میں تو غیر
 گھٹ عالی تیری شاعری کی کچھ نہ شفقت
 سودا کو اگر یاد نہ کرتا تو یہ حقیر
 کو نظریں میں نہ کرتا تو یہ حقیر
 ہر کسی میں نہ کرتا تو یہ حقیر
 تیرے سے نہ کرتا تو یہ حقیر
 جتنا کہ تفاوت کھسے غلے سے تفاوت
 چوٹی و تود و فوس و فاس تفاوت
 ایک کو یا تو ہے جان ہے کوئی یا پرست
 کو یا تو ہے جان ہے کوئی یا پرست
 کو یا تو ہے جان ہے کوئی یا پرست
 کو یا تو ہے جان ہے کوئی یا پرست

حکایت نمبر 9

سورۃ البقرہ
 سورۃ البقرہ
 سورۃ البقرہ
 سورۃ البقرہ

کتاب الفیہ فی التفسیر
 فی تفسیر القرآن
 جلد اول
 باب اول
 فی تفسیر سورۃ البقرہ

سو دیا پس پہنچا نہ پہنچا کہ اس کے ہر ذرے
 میں سو دیا ہے نہ پہنچا نہ پہنچا کہ اس کے ہر ذرے
 سو دیا ہے نہ پہنچا نہ پہنچا کہ اس کے ہر ذرے
 سو دیا ہے نہ پہنچا نہ پہنچا کہ اس کے ہر ذرے

دیوان کو میر سے نہ لگا مانتے کہ نادان
 یہ فتنہ کا منہ چہ ہے بیان شہ کی تصویر
 جواب مصنف
 ان شعروں کو کیا جمع معانی کہ نہ سوچا
 وہ ہاتھ لگا دے نہ اونھیں جوتی ہو
 تصویر کی بھی شہ میں ہے شہ کی صورت
 اس شعر میں الغافل کی تصویر تو لکھی
 صفحہ پر نزاکت کے قصہ نے لکھی ہے
 کہتے ہیں بھی میر سے کی تصویر کا لکھنا
 اس شعر کو اس رنگ ستا وقت تو کہتا
 ہر چند تصویر نے گل ولالہ کالے رنگ
 بے کورہ راست کی تقریر بیان کے
 پر لکھنے دیتا نہیں تجھ کو ہر طرف اس کے
 اس رنگ کی تصویر ہی تصویر کا تو رنگ
 سو دا کا قصیدہ وہ کہ جو شہ ہے اس کا
 یہ میری زبان سے جوا دہرے نہ ہرگز

جو میری زبان سے سو زبان میری اب کی
 کہ میری زبان سے سو زبان میری اب کی
 کہ میری زبان سے سو زبان میری اب کی
 کہ میری زبان سے سو زبان میری اب کی

۱۲
 کہ میری زبان سے سو زبان میری اب کی
 کہ میری زبان سے سو زبان میری اب کی
 کہ میری زبان سے سو زبان میری اب کی
 کہ میری زبان سے سو زبان میری اب کی

کہ میری زبان سے سو زبان میری اب کی
 کہ میری زبان سے سو زبان میری اب کی
 کہ میری زبان سے سو زبان میری اب کی
 کہ میری زبان سے سو زبان میری اب کی

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ جو لوگ اس کتاب کو پڑھیں گے ان کے دل میں یہ بات پھیلے گی کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ سب سچ ہے اور جو کچھ میں نے چھپایا ہے وہ سب چھپا ہوا ہے۔

مصنف

گرمائے سوبار جلاوے سے بچھتے تقدیر
تقدیر وہ یہ حسنی کی تعمیر ہے جسکے
ایسی زبان کی تیری زبان ہو تفسیر
نامہ کو میرے فخر جو اکرے سے تجویز

سودا

مستغنی ذاتی مہبوس کی ہون تسخیر
معدن ہے جہان سونکا ویاں خاک جہاں

کہ بے شب و فروغ ان کو چھوڑنے کے لئے تو
باقی ہے دوپہ کی فطرت اور کی بے اختیار
لڑتی ہے مدد ابراہیم بار سے تقدیر
تعلیم ہے معشوقی فلک کو یہ ہے تحبیر
پرداز کو معنی کے جو کہنے ہیں وہ تو
معدن میں پیسے کو ہرین ہو صورت خیر
اوسکو بھی سچھڑیں وہ کہیں بن کیے تسخیر
تافیس سخن اوسکی نہ طہیت میں ہو تنہا
ناوانی سے کب اپنے تئیں کرتے ہیں تسخیر
وہم کہ کب شب تاب کی چمکے چشب قیر
ہم پر ہم خندان کو نہ اونسے کسے تقدیر
نرم ملتے ہیں ہمیں کیا پل کو زنجیر
کوس لمن الملک کے ٹھو کے میں ہم پر

کہ یہ ہے عیسہ درملیوں سے جہانکا
بے محل سے نسبت نہ چشم بے ہنگام
ہے وہ در کیا جہان جسکی زبان کی
یوں ہے معنی یہ بولے ہے صریحے قلم کے
ہوتا ہے سخن مہبوس تو ہوا ہوتا ہے
تیرا ونگے اسے فکر سا کاہ سے خیال
معنی کی جو ہونا م سے مشہور سو کل
اوسانہ جو کوئی کہ جو انسانی کے اندر
روکش ہو وہ ایسے کے جنہیں حق پر فہم
یہ بات بدی ہے جو وہ ہر آپ کو سمجھے
صاحب ہیں کہی اس طبقہ میں شرا کے
معنی میں اگر پتہ حسنی ہو قلم مہب
تقدیر کا معدن بدشتی جو یہ باندھے

۱۳
کلمہ سودا
کلمہ میں اسے فارسی میں باندھ کے پڑھ
اور اس کے بعد اس کی تفسیر کو پڑھ
میں نے اس کو لکھا ہے کہ جو کچھ میں نے
کہا ہے وہ سب سچ ہے اور جو کچھ میں نے
چھپایا ہے وہ سب چھپا ہوا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ جو لوگ اس کتاب کو پڑھیں گے ان کے دل میں یہ بات پھیلے گی کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ سب سچ ہے اور جو کچھ میں نے چھپایا ہے وہ سب چھپا ہوا ہے۔

سودا کی غزل گوئی کا اس طرح جو مذکور
 اس سوچ میں اور فکر میں رہتا ہوں ایک
 منظور غزل اور کسی جو کہتا نہیں شاعر
 سو دانتے بڑا شاعر ہی میں تا بقیاست
 ہے شاعر ہی میں اب سے بڑا نام رکھا
 جو شاعر ہی میں اس سے بڑا ہو وہ نہیں
 شاعر جو یہ موجود ہیں ان میں سے کسی کے
 اس فہم و فراست پہ یہ ہو کر گئے نہیں
 اس قدر میں تھا میں کہ اپنا پر خود
 دون بل بھی دنا بھی و بدکاری کے باعث
 اس سے جان چھٹی اس طرز روش کو
 مجرب کہ نہ تھا وہ نہیں ایک بھی مہر
 اس پر بھی یہ نادان بہ تقاضاے سفاقت
 اور اوکلی غزل کی کہ نظیری کی غزل سے
 ہے سچ نیش غزل کو جاتے ہی ہر ایک شخص
 لیکن یہ چتا ہے حماقت پہ دلالت
 دانا جو میں کرتے نہیں دانی کا قہار
 کیسی ہی بنایا کرے باقیں کوئی نادان
 منظور جو کہتے نہیں سودا کی غزل کو

نستام ہوں تو نہ ان میں جن عورت تصویر
 چون غنچہ گرہ خاطر و شاہدہ و دل
 اوستے بھی بڑا جو گا وہ زیر فلک پر
 ممکن ہی نہیں یہ کہ کسی کو کہے تو
 اس کے سخن و شعر کو دی حق نے یہ تو
 کہ ہو وہ نہیں کا تو بھی اب کسی سے نہ
 سودا کی ہی ہرگز ہے نہ تقریر نہ تحریر
 سودا کی غزل اپنی اب کہتے ہیں تھیں
 تو کیوں متہ و دبے یہ ہی انی سے نہ
 اوس بہت تک اٹھو جو نہیں لکھی تھیں
 بد کہتے میں یہ اس کے نہیں کرتے ہیں خیر
 کہہ کر میں سودا کے یہ تقریر میں تحریر
 طرز غزل اپنی کی جڑی جاتے ہیں تو قید
 جو پہلو و ہم رہتے ہے کرتے ہیں تھیں
 ہر ایک کو وہ یہ سہیہ اور اپنی سو اسیر
 پختہ ہو دے کسی خاطر میں گرہ گیر
 دانی کی گو اس کے مقرر ہو دین جاہیر
 دانا و نہیں ہوگی نہ سخن اس کے کو تو قید
 کہ تا ہوں نہ تنہا کی یہ نشانی کو میں تحریر

سودا کی غزل گوئی کا اس طرح جو مذکور
 اس سوچ میں اور فکر میں رہتا ہوں ایک
 منظور غزل اور کسی جو کہتا نہیں شاعر
 سو دانتے بڑا شاعر ہی میں تا بقیاست
 ہے شاعر ہی میں اب سے بڑا نام رکھا
 جو شاعر ہی میں اس سے بڑا ہو وہ نہیں
 شاعر جو یہ موجود ہیں ان میں سے کسی کے
 اس فہم و فراست پہ یہ ہو کر گئے نہیں
 اس قدر میں تھا میں کہ اپنا پر خود
 دون بل بھی دنا بھی و بدکاری کے باعث
 اس سے جان چھٹی اس طرز روش کو
 مجرب کہ نہ تھا وہ نہیں ایک بھی مہر
 اس پر بھی یہ نادان بہ تقاضاے سفاقت
 اور اوکلی غزل کی کہ نظیری کی غزل سے
 ہے سچ نیش غزل کو جاتے ہی ہر ایک شخص
 لیکن یہ چتا ہے حماقت پہ دلالت
 دانا جو میں کرتے نہیں دانی کا قہار
 کیسی ہی بنایا کرے باقیں کوئی نادان
 منظور جو کہتے نہیں سودا کی غزل کو

نستام ہوں تو نہ ان میں جن عورت تصویر
 چون غنچہ گرہ خاطر و شاہدہ و دل
 اوستے بھی بڑا جو گا وہ زیر فلک پر
 ممکن ہی نہیں یہ کہ کسی کو کہے تو
 اس کے سخن و شعر کو دی حق نے یہ تو
 کہ ہو وہ نہیں کا تو بھی اب کسی سے نہ
 سودا کی ہی ہرگز ہے نہ تقریر نہ تحریر
 سودا کی غزل اپنی اب کہتے ہیں تھیں
 تو کیوں متہ و دبے یہ ہی انی سے نہ
 اوس بہت تک اٹھو جو نہیں لکھی تھیں
 بد کہتے میں یہ اس کے نہیں کرتے ہیں خیر
 کہہ کر میں سودا کے یہ تقریر میں تحریر
 طرز غزل اپنی کی جڑی جاتے ہیں تو قید
 جو پہلو و ہم رہتے ہے کرتے ہیں تھیں
 ہر ایک کو وہ یہ سہیہ اور اپنی سو اسیر
 پختہ ہو دے کسی خاطر میں گرہ گیر
 دانی کی گو اس کے مقرر ہو دین جاہیر
 دانا و نہیں ہوگی نہ سخن اس کے کو تو قید
 کہ تا ہوں نہ تنہا کی یہ نشانی کو میں تحریر

نستام ہوں تو نہ ان میں جن عورت تصویر
 چون غنچہ گرہ خاطر و شاہدہ و دل
 اوستے بھی بڑا جو گا وہ زیر فلک پر
 ممکن ہی نہیں یہ کہ کسی کو کہے تو
 اس کے سخن و شعر کو دی حق نے یہ تو
 کہ ہو وہ نہیں کا تو بھی اب کسی سے نہ
 سودا کی ہی ہرگز ہے نہ تقریر نہ تحریر
 سودا کی غزل اپنی اب کہتے ہیں تھیں
 تو کیوں متہ و دبے یہ ہی انی سے نہ
 اوس بہت تک اٹھو جو نہیں لکھی تھیں
 بد کہتے میں یہ اس کے نہیں کرتے ہیں خیر
 کہہ کر میں سودا کے یہ تقریر میں تحریر
 طرز غزل اپنی کی جڑی جاتے ہیں تو قید
 جو پہلو و ہم رہتے ہے کرتے ہیں تھیں
 ہر ایک کو وہ یہ سہیہ اور اپنی سو اسیر
 پختہ ہو دے کسی خاطر میں گرہ گیر
 دانی کی گو اس کے مقرر ہو دین جاہیر
 دانا و نہیں ہوگی نہ سخن اس کے کو تو قید
 کہ تا ہوں نہ تنہا کی یہ نشانی کو میں تحریر

۱۵

[illegible]

جو شہر ہویت اسپین کرے صا دوہ او سپر
 و کھلا یا جب اوس تذکرہ کو خان نے لکھیں کو
 تصدیق لکھی اوس کی کئی شہرہ پہ یہ قوت
 جب منجھ اون شہرہوں کی اشرف علی خان نے
 بات اپنے سے ایک بندہ لکھتے وہ شہرہ
 پھر اسے کہا کہ مجھے پھر اپنی اب اس پر
 اصلاح کی لکھوا سند اشرف علی خان سے
 اس طرح ہوا تذکرہ او پر توحسب
 ابکا مضامین معانی کے سب اسپین
 تن پر لکھا ایک کے سوا نہیں اسے
 آئے وہ سب اس طرح بزرگ اور اسکے
 پہ پہنچ یہ خبر جبکہ سی اشرف علی خان کو
 اوس حال سے آئے چاہا قیام میں جلد
 احوال کو خان کے جوہر دیکھا تغیر
 پاس اس کے سے القصد وہ پیش آج شہرہ
 لاکھ میں جو اوس تذکرے کے حال کو دیکھا
 اس ظلم کا انصاف کرو دہ میری تم دار
 سو واسنے کہا خارج سے کہ انصاف کے خواہر
 انصاف طلب ہوئے اون تھا جسے جا کر

اور ست کے حوال کو دیو سے نہ وہ تیز
 تب غم داغ اپنا بیان کر وہ مستگیر
 جو جاوے منظر تھکالا اوس کو بکھر رہا
 لایا جو تکرار وہ اقبال میں ناخبر
 جو باتیں کہ پائیں تحسین قرار اوس کی تہ
 تاہو سے باسناد و تین بہت ویر
 وہ شکستے مسند تقسیم جا میر
 کرتی ہے زبان جسکے بیان کر نہیں جا میر
 تھی زاوہ دلچ او کی جو گدڑ سے ہین شامیر
 لی ہاتھ جو ظالم نے قلم اپنے کی شمشیر
 جون فوج گنگا روں کی آئے شمشیر
 اس کے اس احوال کو حالت ہوئی تغیر
 پاس اس کے سہ اسیمہ و مضطر گئے جون تیر
 تاہو پر تسم سے رہا غنچہ کے تصویر
 اوس تذکرہ کو لانے اوٹھا سخت ہو دیر
 سو داکنے الا اوس کو لگی کر سنے یہ تفسیر
 میں ورنہ گریبان کو ڈالو لگا بھی چیر
 ایسی ہے اگر آپ کو تو کچھ مہمت دیر
 جو فارسی گوئی میں ہین بافضل شامیر

جو شہر ہویت اسپین کرے صا دوہ او سپر
 و کھلا یا جب اوس تذکرہ کو خان نے لکھیں کو
 تصدیق لکھی اوس کی کئی شہرہ پہ یہ قوت
 جب منجھ اون شہرہوں کی اشرف علی خان نے
 بات اپنے سے ایک بندہ لکھتے وہ شہرہ
 پھر اسے کہا کہ مجھے پھر اپنی اب اس پر
 اصلاح کی لکھوا سند اشرف علی خان سے
 اس طرح ہوا تذکرہ او پر توحسب
 ابکا مضامین معانی کے سب اسپین
 تن پر لکھا ایک کے سوا نہیں اسے
 آئے وہ سب اس طرح بزرگ اور اسکے
 پہ پہنچ یہ خبر جبکہ سی اشرف علی خان کو
 اوس حال سے آئے چاہا قیام میں جلد
 احوال کو خان کے جوہر دیکھا تغیر
 پاس اس کے سے القصد وہ پیش آج شہرہ
 لاکھ میں جو اوس تذکرے کے حال کو دیکھا
 اس ظلم کا انصاف کرو دہ میری تم دار
 سو واسنے کہا خارج سے کہ انصاف کے خواہر
 انصاف طلب ہوئے اون تھا جسے جا کر

جو شہر ہویت اسپین کرے صا دوہ او سپر
 و کھلا یا جب اوس تذکرہ کو خان نے لکھیں کو
 تصدیق لکھی اوس کی کئی شہرہ پہ یہ قوت
 جب منجھ اون شہرہوں کی اشرف علی خان نے
 بات اپنے سے ایک بندہ لکھتے وہ شہرہ
 پھر اسے کہا کہ مجھے پھر اپنی اب اس پر
 اصلاح کی لکھوا سند اشرف علی خان سے
 اس طرح ہوا تذکرہ او پر توحسب
 ابکا مضامین معانی کے سب اسپین
 تن پر لکھا ایک کے سوا نہیں اسے
 آئے وہ سب اس طرح بزرگ اور اسکے
 پہ پہنچ یہ خبر جبکہ سی اشرف علی خان کو
 اوس حال سے آئے چاہا قیام میں جلد
 احوال کو خان کے جوہر دیکھا تغیر
 پاس اس کے سے القصد وہ پیش آج شہرہ
 لاکھ میں جو اوس تذکرے کے حال کو دیکھا
 اس ظلم کا انصاف کرو دہ میری تم دار
 سو واسنے کہا خارج سے کہ انصاف کے خواہر
 انصاف طلب ہوئے اون تھا جسے جا کر

جو شہر ہویت اسپین کرے صا دوہ او سپر
 و کھلا یا جب اوس تذکرہ کو خان نے لکھیں کو
 تصدیق لکھی اوس کی کئی شہرہ پہ یہ قوت
 جب منجھ اون شہرہوں کی اشرف علی خان نے
 بات اپنے سے ایک بندہ لکھتے وہ شہرہ
 پھر اسے کہا کہ مجھے پھر اپنی اب اس پر
 اصلاح کی لکھوا سند اشرف علی خان سے
 اس طرح ہوا تذکرہ او پر توحسب
 ابکا مضامین معانی کے سب اسپین
 تن پر لکھا ایک کے سوا نہیں اسے
 آئے وہ سب اس طرح بزرگ اور اسکے
 پہ پہنچ یہ خبر جبکہ سی اشرف علی خان کو
 اوس حال سے آئے چاہا قیام میں جلد
 احوال کو خان کے جوہر دیکھا تغیر
 پاس اس کے سے القصد وہ پیش آج شہرہ
 لاکھ میں جو اوس تذکرے کے حال کو دیکھا
 اس ظلم کا انصاف کرو دہ میری تم دار
 سو واسنے کہا خارج سے کہ انصاف کے خواہر
 انصاف طلب ہوئے اون تھا جسے جا کر

جو شہر ہویت اسپین کرے صا دوہ او سپر
 و کھلا یا جب اوس تذکرہ کو خان نے لکھیں کو
 تصدیق لکھی اوس کی کئی شہرہ پہ یہ قوت
 جب منجھ اون شہرہوں کی اشرف علی خان نے
 بات اپنے سے ایک بندہ لکھتے وہ شہرہ
 پھر اسے کہا کہ مجھے پھر اپنی اب اس پر
 اصلاح کی لکھوا سند اشرف علی خان سے
 اس طرح ہوا تذکرہ او پر توحسب
 ابکا مضامین معانی کے سب اسپین
 تن پر لکھا ایک کے سوا نہیں اسے
 آئے وہ سب اس طرح بزرگ اور اسکے
 پہ پہنچ یہ خبر جبکہ سی اشرف علی خان کو
 اوس حال سے آئے چاہا قیام میں جلد
 احوال کو خان کے جوہر دیکھا تغیر
 پاس اس کے سے القصد وہ پیش آج شہرہ
 لاکھ میں جو اوس تذکرے کے حال کو دیکھا
 اس ظلم کا انصاف کرو دہ میری تم دار
 سو واسنے کہا خارج سے کہ انصاف کے خواہر
 انصاف طلب ہوئے اون تھا جسے جا کر

[illegible]

و قد قال الشاعر
 يا بني من كان له من الدنيا
 ما يشاء فليأخذها
 فان الدنيا دار فانية
 وما فيها الا فساد
 و قد قال الشاعر
 يا بني من كان له من الدنيا
 ما يشاء فليأخذها
 فان الدنيا دار فانية
 وما فيها الا فساد

شکستہ روسیہ کا صفحہ شرافت و مردانہ

کر کے جو کرے ہے سخن اور لگا زبر و زیر
صحت سے عجب کیا ہے کہ طلیعت کا ہفتخیز
اور لکھنؤ کی چینی چین دے غلق میں نشو و
غلاظ کو اور دستہ کو گئے گا کلو گریہ
بہر ہونچانے کے تھا اور کے بہر پرے پر
ہر مین کنی روز کے ایک صاحب توفیق
جو اوٹھیں لہ الفاظ و معانی سے لہ لہ
آئینہ میں ہر لفظ کے ایک معنی کی تصویر
کس خوبی سے تب ایک رسالہ کیا تحریر

اوستاد و ان کے شمار پر اٹھایا کا اطلاق
آگاہ ہوا اس فن سے جو اس طرح سے ہو سکے
ہے شاعری میں جو کہ فی اس طرح کا محتاط
جو شخص کہ ایسا ہو وہ کہ اپنے سخن کے
از میں کہ وہ شاعرین کہ کہیں کہیں
سودا کے دین ان کہیں لے لے آخر
اپنے کہ بتا مل جو لانا کہہئے سودا
اشعار میں اس کے جو نئے طرز سے دیکھے
اوس شاعر ذی ہوش کی تعریف میں شاد

[illegible]

جریان رسالہ عبرۃ الخافلین

مہاراجہ نے تو لکھنے کے رسالہ کی یہ تقریر
 جو اس کے قلم کے تحت ہوئے طعنے شمشیر
 استادوں کے اشعار کیے ہیں زبردست
 کس لطف سے تقریر کر لایا ہے بہ تحریر
 سودا نے جن اشعار کی مدح میں کو تو تقریر
 اور پائی ہر ایک سمت میں نگراؤ کے تشہیر
 زبان اپنی اس شان کا وہ موجب کسیر
 پاس اس کے جو عالم میں تھا کیا سے شاہیر
 سن اس کو کہ ہے محبت آخر کی یہ تقریر

کی دوسرے رسالہ کی عرض پانچ مہینے تک
اور دوسری دفعہ فصل کے حسین بنی اشعار
اور تیسری دفعہ فصل کے اصلاح کردہ سنہ
اور فصل چہارم میں وہ اشعار مکین کے
پنجم میں وہ اشعار مکین میں کر اصلاح
القصدہ ہو واجب وہ رسالہ مترتب
کرنے کا رسالہ کے جوہر و دنیا اور اسے احوال
تیسرے تھا بقا کے تین مہینے کی اسناد
ہر چند یہی اثنین یہ مکرار کئی روز

[illegible]

تایک در حیرت با طرابطه کشیدند بر خراب سے تو کہ بدل کر فائدہ از حد شرح شراب سے کہ

ادب و ادب کا احوال کیا کہیں گے
ادب و ادب کا احوال کیا کہیں گے
ادب و ادب کا احوال کیا کہیں گے

[illegible]

فصل

جس نے یہ فعل کیا اس کے لئے عذاب ہے جس نے یہ فعل کیا اس کے لئے عذاب ہے جس نے یہ فعل کیا اس کے لئے عذاب ہے

ہے جس نے یہ فعل کیا اس کے لئے عذاب ہے جس نے یہ فعل کیا اس کے لئے عذاب ہے جس نے یہ فعل کیا اس کے لئے عذاب ہے
 سودا سے کسی روز کے بعد کے بقا فر
 اور کہنے کا یہ کہ بلا شک ہو مسلم
 یہ عرض ہے میری جو قبول اسکو کہیں
 دیکھتے ہیں دیوان کو اصلاح کی نشر لین
 ہر چند کہ خانگ کا سودا کے یہ جب
 آیا کیا لینے کے وہ اصلاح کے خاطر
 دیوان کے اصلاح تاک کہی یہ صحبت
 دیوان کو کیا اپنے جب اصلاح سے غلغ
 شاگرد میں سودا کا ہوا لے لیکن
 شاگردی سودا کی وہ جیت شکنی کر
 اوس طوع اطاعت سے کل اپنی گلین
 برکت ہو کہنے لگا بیوہ وہ و اسی
 یہ تو نے سنی سو کہ آبی بقا کی
 سودا سے ہو سطح بقا امر کہ رواز
 اوستاد کے بھیجے سے تو آئے کو بقا کے
 لے وہی کیا تذکرہ میں تو نے ہی اپنے
 اوس شہرہ آفاق کے احوال کو کوئی
 نسبت کری ہے سرقہ کی لو چل کی اوس

جسے پڑی افساد کے دنیا کو تیر
 اوس بخشش مافی کا کیا عذر افسار
 اوستاد تم اس میں باور جا یہ
 افس ہے میری غم کے نزدیک بد خبر
 نا اہل سخن میں ہونے کو میرے تو قہر
 پر غلوں سے قبل میں کی اس کے نہ اخیر
 دیوان جو کہی چیز کا تھا کرو اسو فعل گہر
 کی وقت میں اصلاح کے سرگز نہ کچھو
 بعد اوس کے معاوہ کے تین سو بھی پتیر
 ہو دیکھیں شنگ اس احوال کو دلیگر
 لاجت ہو جب و بے ربط تہر
 جاؤ الی پورا اس سلسلہ کی پانچونین پھر
 مجزوب کے مانند وہ جذبے کا ہو تہر
 اوس کذب کو وہ احوال کر اس صدق کو پھر
 خورشید کا زور نہ کچھو ہو دے گلہر
 گر مرکہ سمجھے تو ہے اس میں تیری تقصیر
 مذکور کو سودا کے عجب طرح سے تہر
 لکھتا ہے بے رہی و حق و تحسیر
 کہ بعضوں پر غندی کی اپنے کرتے تقصیر

جس نے یہ فعل کیا اس کے لئے عذاب ہے جس نے یہ فعل کیا اس کے لئے عذاب ہے جس نے یہ فعل کیا اس کے لئے عذاب ہے

۲۱
 کھشتان کی اوس کے نہیں غلامان
 جو بے پروا ہو سکی اگر کسے کسے
 دھو پھٹکا تویشک و گلاب اپنے میں
 اوس شخص کا تہ لایان اسم جو قہر
 سودا کے گدازت وہ تقصیر
 تو اپنی کہ یہ اوستاد و امیر
 مقبول اسے جانے تو بقول سکود
 کہ اسے تو پھر کس کی ہے سلفی یہ تقصیر
 اوس کا کہ بھر دل میں حشر میں
 تو کہو یہ حق کہ میں تم کو
 نہت سے حق کہ میں تم کو
 کھشتان کی اوس کے نہیں غلامان
 جو بے پروا ہو سکی اگر کسے کسے
 دھو پھٹکا تویشک و گلاب اپنے میں
 اوس شخص کا تہ لایان اسم جو قہر
 سودا کے گدازت وہ تقصیر
 تو اپنی کہ یہ اوستاد و امیر
 مقبول اسے جانے تو بقول سکود
 کہ اسے تو پھر کس کی ہے سلفی یہ تقصیر
 اوس کا کہ بھر دل میں حشر میں
 تو کہو یہ حق کہ میں تم کو
 نہت سے حق کہ میں تم کو

اوستاد کے لئے عذاب ہے جس نے یہ فعل کیا اس کے لئے عذاب ہے جس نے یہ فعل کیا اس کے لئے عذاب ہے

[illegible]

والله الذي لا يخفى على الخلق
ما في هذا الكتاب من فوائد كثيرة

مکتبہ خانقاہی

[illegible]

ما تاملان سر کلاه
 محمد سر کلاه
 زانکه پیر کلاه
 بافت و ریخت و کلاه
 زلفت لیل و شبهای
 بخت بر رخ و لبهای
 بوی مرز باشد خدایا
 شمعهای او
 ز میاد تو باشد

کتابخانه جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

۲۹

کتابت سعید

سرم در قبضہ مرثگان جلد دوم ہے باشد

امینی کی

کتابستان آن

[illegible]

پیش فکرے نمیتوان رفت ✽ از تو به تو آید مگر به زنبار ✽

مولانا سے روم

اے خداوند کی بارگاہ کاشش دو
 واپری عشقہ گری سیرش فدو غواش دو
 نامہ اندک شب مایہ حسان بیگدو
 و عشقش در دوزخ غشت شد وایار ش دو

این بر دو شعر دیگر تذکره باب نام مولوی روم ثبت است و زبان زده عالم نیز چنین است
و می باشد صاحب سیف نمایند که این بر دو شعر از مولوی روم نیست خوب معصوم
ستماع نیک از هر دو کان که باشد | قابل خط کشیدن مجود +

مولوی جامی

سه و در مجلس در دست آمد و ناله ما
مرا بگوید تو خواهم که خسته باشد
آه از آن شوخ که من بر سر زارش چوروم
گذر کن از سخن بوسه این لب باشد
خوایم از دل برگشتم پیکان تو
شکار همیشه و دیگر انداخته چشمانش

آئے سبز واری

شود از دیگران چشم و برین امر افشانند
 عبا سے در دل اندھیر کس کھڑو و برین افشانند

تا بوقت آن آید که ز کوشش گذر آید
 چون نیست امید سے کہ بیا یوم و گر آید

	مولانا فسر	
--	------------	--

انی و گنڈری دین بچ منگی *	لے جان فدا سے تو این خیر گنڈری
---------------------------	--------------------------------

بهره و بیت عارضش چه قوتیاب شد
بنام بخت چون که کلام شب
نیز نگارم در دلم که شود دل
از غم و اندوه و سوز و گریه
دلی که از دست تو جداست
دل من را به دل تو رسان
چون که در این عالم
چون که در این عالم

اینک که در این عالم
 میگردی بهر حال
 در این دنیا که در این عالم
 میگردی بهر حال
 در این دنیا که در این عالم
 میگردی بهر حال

میرزا صایب

کشته گردی میسایه افکن از بر و پوشش
 صورت ابلهس را بگذار تا آدم شوی
 بغیبه با کوه و ششام میس تواند داد
 ماسر سیه و سیاه و دیده ایم
 صایب چها شین زرد و دم پاسب تو
 سخت تر سرم و دو چار آفتاب بن شود

حکیم شیخ حسین شهرت

اگر گردم حسبت تا که دنیا حسبت گردم
 بیدردنخ جوهر قفس را از ان گمان
 زبان خویش را از ان گمان ندیدی کاش می پیدی
 اگر از زلف یار افتد بدست من بشنوی
 چه سیکرند اگر سید باشند این قوم و نیاس
 نمیدانم که از زلف ما کاکل کشاد مشب
 کس کابو نمایان کرد نام نهم میخواستیم
 شاد و ساد از بهر این دعوای ساز شمشیر نیست
 کو کین معشوق را از سنگ پیدا کرده است
 بندگی باید پیسب زادی منظور نیست
 همچون خودی ز بند از خاک بر ندارد

خطت این نمایان شده از طبع با کوشش
 ترکی عجب و کبر کن تا قیام عالم شوی
 که کام عاشق ناکام میس تواند داد
 هرگز نبوده است باین رتبه حسن خط
 اگر نشووی از دو دوستی نبی چه میشود
 آنکه دارو اعتمادی برگی پیشم خویش

نشد هرگز کس نمیدانم از دم و دنیا
 سوای بار محنت وصل تو دور گرفت
 به پیش چون خودی هر گاه عرض عاقل عالم
 بر رنگ موی صبی میسید هم جا بدول خویش
 گدایی را به نجات می کنند امروزی در ایشان
 پریشانست بوست نافته هر جا میرود شهرت
 اگر تم بوسه از لعل لبش و ششام میخواستیم
 نام صاحب جوهر ان از کار و نماند بلند
 عشق چون کامل عبارتند کند ایما حسن
 شهرت از فرزندی آدم نگروی خوش شناس
 دنیا سب مغرور و ز گرفت دست مروی

اینک که در این عالم
 میگردی بهر حال
 در این دنیا که در این عالم
 میگردی بهر حال
 در این دنیا که در این عالم
 میگردی بهر حال

کلام و دامن من نسبه و سر بر نهند
 در زخم و وصل نیست بهمن آرد و مرا
 گر میسوی کیست طوفان و پندار و درخت
 زین پیش طاعت جورا به چندان دور نیست
 تا چند خون توان کرد اندل که مانداریم
 یک آن ششامه با ناله در دوزخ گار نیست
 بقیه عجب بودم رفیق محنت و غم

کلام سواد

اینک که در این عالم
 میگردی بهر حال
 در این دنیا که در این عالم
 میگردی بهر حال
 در این دنیا که در این عالم
 میگردی بهر حال

کہ در پیکانہ ماہ کہ بود و محبتش خون شد
 فکر آزاد می چوید اندیشه نیست
 شد چو سودا سیران نگاه خو آنست
 گفت این بد بخت عشق عشقنا می میکند
 دماغ کو که کس صرف انتظار کند
 خونهای خلق کهند شد این غم تازه است
 آه اگر نه خموشی ز دمان بر خیزد
 چون در محشر می که در غمت دوچار شوم
 این گنا نیست که سبب بخشیدن نیست
 که هر چه کوفی ازین روزگار می آید
 چه توان کرد چو تندی آید باقی باشد
 نه ز دید به دل نارسد و کارم شد
 صدانی خند در غم از سر یک تیر می آید
 که چون برگ گل هر جا میسوزد میلزد
 چهار در چین امروز میمان گل است
 آفرین گویند بر هر زخم تیر یکدگر
 صد بار گفتند که سلیم نجیبین سببش
 نصیحت من دیوانه بعد ازین عجب است
 چیزیکه درین فصل ضرور است دماغ است

نامین پادشاه
 فرودیش و بی
 بیک و بیاد
 مبارک و بیاد
 کشته و بیاد
 از بیاد و بیاد
 بیاد و بیاد
 بیاد و بیاد

طيات

313

چندم صفت کسب خون دل بجزاران
داود بنیوی

سید دوست محمد در خواست زویر لیا
اقدام و بکشت زدن تو کلام گزین
سید علی محمد دوست آید و آرام

[illegible]

بزم خلد ز نایان رخ
 ز گلشن چمن برون چمن
 حسن پادشاهی
 سلطان سلجوقی
 دقوس زید توان رود بس نام دارم
 که روی بر سر آن کوه و دوش بیا آبی
 شکل صدفی که دوش نام کرده اند
 سلمان بیاد دقوس و در بر گرفته است

اضطراب اندر سخن عیب است انا چون طلال	مصراع بر لبه باید بویس ماهی رسد
فقیه و مومن	
نامه ام تابا ز تمایذ گشته خواب مرا	گشته قاصد را بگردن بسته مکتوب مرا
دومی شهیدی	
صد سفر همراهی بودیم از عهد صبوری	از قیام امروز می پرسد که او چه کسیت
رضی الدین نیشاپوری	
کبر بر سرین ز سپید آتش بارود	مکن بود که دل ترا بگذارد + +
آخر روزی که گریخت بر دل تو	این سوخته دل با امید می دارد
رضی اصفهانی	
رضی بین نزد که دم تیغ بر داشت	بشکلی جفت من ازین قیاس کهن
رضای هروری	
دل جان سپرده بسکپید است در برم	من خوش بر این گمان که دارم آفت
میر رضی اطمانی	
باور مکن که از تو دل آزرده میسر دم	دنبال مرا صلیق تو بیج عتسبار نیست
چند دوستی است بآن سنگدل رضی	چند دشمنی است که با جان خوشترن داری
رضای کاشفی	
میان عاشقان مستغرق را و ناز می آرد	تو مرا تا پادشاهی ترا من بهوفا کردم
سعد الدین راسم	
ز کار دل من گیر مگر غیب گردد	سنگ جوفا بر گشته خرگانه که من دارم

افتاد در شب شکار به چرخ
 دنده سرم انگیزه غار به چرخ
 ساق و سرم در بیدم و بس که در راه
 گریه و دلم مرا انگار به چرخ
 میر نظام الدین سنجلی
 بهر است که آن نام بران یکبار پیش کند

کلمات سودا
 دوم از خوش و دایمی با چشم ز خوش

سنی خجاری
 سنی که دیدار علم باهوسین را بر دست
 سنی که ترا بست چمن گیاه است
 سنی که در دشت در دل بر غنچه چوب
 سنی که شکار گشته است در دشت

میرزا سلیمان جاری قزیر
 اگر ز دل غرض است صبر و صبر است
 حاجی قزوینی شایق
 دست و پیکار و نواز و نواز
 قاصد شایق
 قاصد شایق
 قاصد شایق
 قاصد شایق

بزم خلد ز نایان رخ
 ز گلشن چمن برون چمن
 حسن پادشاهی
 سلطان سلجوقی
 دقوس زید توان رود بس نام دارم
 که روی بر سر آن کوه و دوش بیا آبی
 شکل صدفی که دوش نام کرده اند
 سلمان بیاد دقوس و در بر گرفته است

دل محمود شد ایام +
 کما خود کرد عشق مبره نواز
 که کجاست باشد کجا رسیده باشد
 سالک فزونی
 دشت نام خشک بزم به جا گوئی رسد
 دست اسپر گرفت بدست پدر در هر
 این عالم شکسته چون استند
 بند قباغ خویش با خاطر خود گره خورن
 که در به گوشه انچه تو افتاد است بجا
 دست تا در گردن من که تیغ خویش است
 آن سوز که بے منت پرور توان ست
 سر پیاد لاهوتی
 رسید بر سره نافرین خدای عشق
 سرخوش
 گفتم پیام شوق تو قاصد ز خویش
 سبب بستی نشسته سبب آمد
 سری مشهدی
 از بوس پهلور و عشق که یاد زانو است
 سخنور

[illegible]

سبب از اینست که این چنین سالیها در این شهر
 زلزله و آتش و آفت و باده و چپ و بر سرست
 من اینجا بودم میوه از آن بعل حب
 مافصل خود و شکر که پیشتر که در دواش
 شفا از تو تناسات یک نمک باره

بیدل بیانی

و اما بعد پوچھو دی نمازیہ اسے خوشامقرب
نماز پڑھو، پھر نماز پڑھو، پھر نماز پڑھو

اسی کیلئے جو عالمِ ایں و ایں ہیں۔ سے باید
ان کیلئے جس کو بہار آباد نہ تھے سلمانی

دل داد و جان از این لب شکفتن زلفت
شرف

جان تهر و اور و خوش بختان است

جبرئیل علیہ السلام نے یوسفؑ کو بتایا کہ تیرا رب ہے
 یوسفؑ نے کہا کہ میں نے اپنے رب سے کچھ نہیں سنا

من و کعبان یار یار قسمت

تو هم بکسیوس خود گوله واشدو با ما
ساخت آینه سان باخوبی رشت و سکار

اول تا سبب شام با نوبت بیان است
دل بهر جوهرت که باشد زنده کافی میماند

دوست لکنتی که رقیب از نوشکایت دارد
با

هر چه خواهی تو بگو غیر چه طاقت دارد

جسراں خود مر کہ از چہ خشم

من اسبج باين وآن نماغم *

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

Page 14 of 14

بسم الله الرحمن الرحيم

بابی
در الزامات و
در قضاوت و
ساز

بیدل بہ نیشنل روزن آباد
سنگ تاج سنگ گشت و خجارت
روزن آباد کائنات دیدار

کتابت شد

این کتاب
بیاضی
نویان سوسه نظرت
دو سید شوقین
از آتش کجاست

میدل بسجود بندگی تو اعم بایش *
رباعی
پیش درای مهربانی *
بکار طیفیت

ماہنامہ فیضانِ عربیہ
ریجنل عوارڈ کے فاتحین

ساغر خور و عشرت کرن اقبال طلب | یہاں کریم رافضوی مرتبہ است

رباعی

بیاد غم نیست کہ طلب در بدر ایم | ہر کسی تحقیق جان ہے بے بیم
تو پہ وہ شکا فتنہ و سپرے نکشود | اکنون بر خیز تا گریبان ہر بیم

شوکت بخاری

خطے کہ بیا قوت تو اہل ہا پسند است | گرد میت کہ از آمدن خندہ باند است
کہ بود طاقت آغوش من اندام ترا | میگذارد چوشت آب نمکین نام ترا
کے سے سخی آن مذاق بیا قوت لب اورا | کہ از شبنم بود سنگ بزرگ گل ترا و ش

خان آرزو و در اول مصرع این بیت چہ بین دخل لڑوہ اند *
نہ مسجد کو ہر و زمان ویا قوت لبش آنکس | کہ از شبنم بود سنگ بزرگ گل ترا و ش
میز صاحب بعد از غلط کشیدان و تذکرہ مذکور بہ خط فاس نوشتہ اند و یہ دو صورت معنی
و برابر اب فہم روشن است کہ ہر دو صورت یہی معنی ندارد و در قول زمان آئینہ ز قیامت

غنی بیک قبول

بے اصل ہر کہ دیو بسا سے زمانہ را | آئینہ دار ساست کہ یک شست خانہ را
تقت ویرہ فکر و زمی صاحب شمشیر را | باشد از ناخن کلید رزق و کف شہر را
تقی نہی کشیدہ سے آید * | واسے بر عاشقی کہ سبے سب گراست
گر بپسند رخ زیباسے ترا * | گل فرستد بہ محمد صلوٰات *
و شیشہ بلور سے جان نسنہ قبول | ہر کس کہ دید گفت کہ روح مجسم است
قبول بسکہ گنی خویش را بومش گم | ترانہ سستہ بہ پہلو سے یار نتوان دید

چندین سال پہلے میں نے ایک شخص کو ملا تھا جس کا نام تھا محمد علی رافضوی۔ وہ ایک بہت ہی دلکش اور دلجو شخص تھا۔ اس کی طبیعت نہایت نرم و لطیف تھی۔ اس کی صحبت میں ہر لمحہ خوشی رہتی تھی۔ اس کی زندگی بھر میں میں نے اس کی خدمت میں گزاری۔ اس کی وفات کے بعد میں نے اس کی قبر پر کئی بار گئے۔ اس کی قبر پر کئی بار گئے۔ اس کی قبر پر کئی بار گئے۔

۳۵
یہاں کریم رافضوی مرتبہ است
چندین سال پہلے میں نے ایک شخص کو ملا تھا جس کا نام تھا محمد علی رافضوی۔ وہ ایک بہت ہی دلکش اور دلجو شخص تھا۔ اس کی طبیعت نہایت نرم و لطیف تھی۔ اس کی صحبت میں ہر لمحہ خوشی رہتی تھی۔ اس کی زندگی بھر میں میں نے اس کی خدمت میں گزاری۔ اس کی وفات کے بعد میں نے اس کی قبر پر کئی بار گئے۔ اس کی قبر پر کئی بار گئے۔ اس کی قبر پر کئی بار گئے۔

یہاں کریم رافضوی مرتبہ است
چندین سال پہلے میں نے ایک شخص کو ملا تھا جس کا نام تھا محمد علی رافضوی۔ وہ ایک بہت ہی دلکش اور دلجو شخص تھا۔ اس کی طبیعت نہایت نرم و لطیف تھی۔ اس کی صحبت میں ہر لمحہ خوشی رہتی تھی۔ اس کی زندگی بھر میں میں نے اس کی خدمت میں گزاری۔ اس کی وفات کے بعد میں نے اس کی قبر پر کئی بار گئے۔ اس کی قبر پر کئی بار گئے۔ اس کی قبر پر کئی بار گئے۔

ویدم می خورم ز غنای زمین
 ناله ای که از لاله می شنیدم
 می خواند صاحب در هم غنائی بلفظ است بی
 نصیحت نموده میفرمایند که لاله غنای زمین است
 نه بد و بدین حال که شعر می خواند
 نقد و سبک الفت و زینت آن در آواز استادان
 است ز حسن شعر و ادب و آفت
 محسن شاعر و آفریننده
 کس ندارد که بر نفس آتش زد
 و خناب و خناب از هر جان آتش زد
 خواجہ حافظ نیز شعر فرساید
 این چه شعر است که در دور فرج می خورم

است که گفت و زبان و از غافلان
 محسن شایسته گفت و از غافلان
 کس چنین ناله مرغان آتش زد
 و خباب یغضاب حضرت رسید
 خواجه حافظ بنام حضرت رسید
 این چه شور و هیست که در دور فرج میتم

عزت
لطف صولت نایب الرعای
جنابا نفیس در حلیت سے آید و بیجا
وقتیاریا بدو است که این بیانی منقذ را بدو
میدانسان برافزیند و شکرست بفرمود
۶۳۶

عزت
لطیف صولت نامہ از المرحوم سید محمد شاد علی
جنابا نقض درجہ است سے آید و بیجا
نقص لطیف مذکور در اول و طحا ابو جلال
و قیام یہ درست کہ انتیابی مرغ ز ایدر
میدانانی پر از قند و شکر سے قیم

عزیزت
چون بود در می کاس نتواند در بست
دست در میان اصلاح میرزا نیست
چون بود در میان اصلاح میرزا نیست
چون بود در میان اصلاح میرزا نیست

از چاک تم در دلی پر خون نقشه ی کن	حالتی	نظاره صد بار ز من خسته ز می کن
-----------------------------------	-------	--------------------------------

چون ہوا درجہ صفر آئے
وہ صفر چاہی اصل صفر آئے
چون ہوا درجہ صفر آئے
وہ صفر چاہی اصل صفر آئے

[illegible]

کلام دل در حق تعالی
از دامنش نشسته و ملک
خاطر دارد و دل در حق
کلام دل کلام عشق و در حق
هر نفس که عاشق در حق

و کیکین
طریقت بن خجرات و خافا و کیکین
دو عبادہ رسو یا بن خافا و کیکین
عاصی گوید
البت این خجرات با ابوم کلثبان خافا
میں سے ہے جس کی طرف سے اس کی نظر ہو
نہا

دوست این باشد یعنی قول و فعل او
برگشت نیست چرا که چون دوست از نظر
گفته اند نه دوست گفتن را یعنی
مستحق را با هم گفتن او لای این بیت
این بیت از آن غزل است که در غزل
دل عاشقین غافل از دین بیندادن است
لا بد در این دوستی
دوست این باشد یعنی قول و فعل او

[illegible]

۱- در این کتاب که در این کتابخانه است
 ۲- در این کتاب که در این کتابخانه است
 ۳- در این کتاب که در این کتابخانه است
 ۴- در این کتاب که در این کتابخانه است
 ۵- در این کتاب که در این کتابخانه است
 ۶- در این کتاب که در این کتابخانه است
 ۷- در این کتاب که در این کتابخانه است
 ۸- در این کتاب که در این کتابخانه است
 ۹- در این کتاب که در این کتابخانه است
 ۱۰- در این کتاب که در این کتابخانه است

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

عاصی گوید اگر که دشواری برب از ترس و بیم که شود او را وسعت حوصله دل نبیند
گفت بلکه نبارخون جان خواهد بود حوصله آنجا کار میکند شخصی که بقوت و قدرت

شعبه کتب خطی و کتب نفیس و کتب چاپی و کتب مرصع و کتب مصدق و کتب خطی و کتب نفیس و کتب چاپی و کتب مرصع و کتب مصدق

[illegible]

این زمان دم از محبت میزند آن میوفا
 است چون زین از خط و آنهم صبر و وفا
 و طالع مصرع دوم مصرع اولی چنین است
 شکر از دور که یار از دوستی دم میزند
 رباعی مکین

در خدمت شاه عالم و عالمیان	بش است از کین مزن العننه بر آن
بر خاک افتد ز خاکساری سایه	ناچار پیش آفتاب تابان
افشادان سایه پیش آفتاب خست	است آفتاب از دهن او شد در حجاب
اندیشه چاه حافظت گوید	و نیز شعری است که در مرغ افیه غنی
سایه را باشت جناب از آفتاب	چشم با چشم کند پای او جنب زحل
سخن بس می دهد چیز محال را در عالم بیالغه و تقبالت و مع جی آید آفتاب پیش آفتاب	
جامی بو محسنی این شعر را سه صد و چهل و پنج و خونی داشت فلک را بر این زافاخر مکین	
این شعر را دیده سایه پیش آفتاب اند و حرف می گوید	
سر اسرافات عشق تا پید است عالم را	تو فکر سایه کن اول پس انگیر مایان پیدا
موافق هم میده بر سه مصرع آخر رباعی این مصرع مربوط است اصلاح	
این خال نشین نشست همچون پر تو	ناچار پیش آفتاب تابان
غرض از نوشتن این اشعار خداوند است عداوت به مصنف منظور نیست بلکه عدا	
بترتیب خود است اگر حق تعالی توفیق مطالعه این اشعار به سخن سخنان دهد و درین امر	
راست میده بر خطا باشد ازان اطلاع بخشد تا مقبیه شوم و اگر بر عداوت است باید که دشمنان	

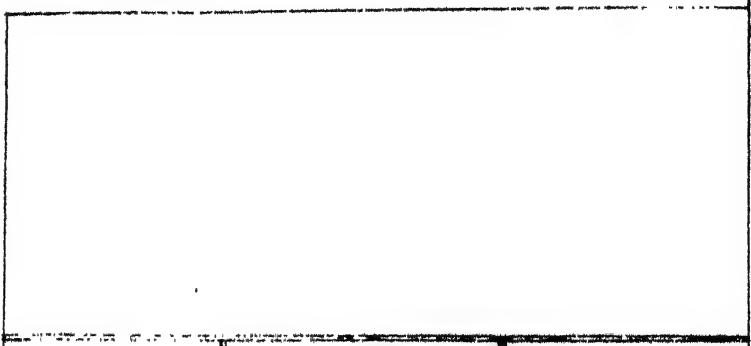
این زمان دم از محبت میزند آن میوفا
 است چون زین از خط و آنهم صبر و وفا
 و طالع مصرع دوم مصرع اولی چنین است
 شکر از دور که یار از دوستی دم میزند
 رباعی مکین

کتابت شود
 حق است که هر کس که این کتاب را بخواند
 شکر از دور که یار از دوستی دم میزند
 رباعی مکین

شعر خاص
 این زمان دم از محبت میزند آن میوفا
 است چون زین از خط و آنهم صبر و وفا
 و طالع مصرع دوم مصرع اولی چنین است
 شکر از دور که یار از دوستی دم میزند
 رباعی مکین

نور مصلی الله علیه و آله و سلم
 و علی بن ابی طالب
 و حسن و حسین
 و زین العابدین
 و سید الشهدا
 و ائمه اطهار
 و صلوات الله علیهم
 و علی بن ابی طالب
 و حسن و حسین
 و زین العابدین
 و سید الشهدا
 و ائمه اطهار
 و صلوات الله علیهم

و علی بن ابی طالب
 و حسن و حسین
 و زین العابدین
 و سید الشهدا
 و ائمه اطهار
 و صلوات الله علیهم



بسم الله الرحمن الرحیم

رفیع ترین کلامی که نعمت بخش دنیا و آخرت تواند شد حمد و مدحیست که بآئینه شکیست
 و نون رنگ نمون نقش گوناگون کلیات و جزئیات و کمالات و صفتیستی
 ریخته و نه تزیین بند افلاک نه گنجینه شش بهشت و سبعة علقه غیث آسمان و غیث بند
 سبعة ستاره سدس جهات سته و خمس حواس خمسہ رباعی ارکان اربعه مثلث اربعه
 ثلثه و عشوی روز و شب و فزونی رتبه آفتاب و قسیده کهکشان و قطعه با ساره
 مسطح تربیه برق بنظم آورده و ذات فصاحت آیات سرور انبیا سالار صفیا
 مطلع نور هذا مظهر هر مصداق حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم را که نور العرش فاطمه
 مصطفی نبوت و مکیه اطهرش خاتمه رساله رسالت بیت القصیده نبوت گردانیده
 و ذات بلاغت سات فضل اوصیا ابوالامیه الهدی امیر المومنین علی مرتضی
 را که سلیم قرآن و صایت است مطلع غنمزل امامت ساخته و در ذرات مقدسه باقی
 حضرات معصومین صلوات الله علیهم جمیعین را که هر یک از ایشان از کمال علو بیت
 در صفی روزگار خود فردیست و شاه بیت دیوان احبب اهل بیت الله واقع است اینجا

و علی بن ابی طالب
 و حسن و حسین
 و زین العابدین
 و سید الشهدا
 و ائمه اطهار
 و صلوات الله علیهم

و علی بن ابی طالب
 و حسن و حسین
 و زین العابدین
 و سید الشهدا
 و ائمه اطهار
 و صلوات الله علیهم

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مازار کوسے سے ہے مگر کوسے سے ہے
 مگر کوسے سے ہے مگر کوسے سے ہے
 مگر کوسے سے ہے مگر کوسے سے ہے
 مگر کوسے سے ہے مگر کوسے سے ہے

نویزہ باز کو تر کی طرح سے ہر دم
 زبیں رواج تیرے عہد میں پیشکش کا
 گدھے دے تیرے مہر کے تین زار سرخ
 شہا میں کیا کہوں انگشت دس کے اسکے
 کہو نہ کھل سکے مرضی سوا تیرے تقدیر
 خصوص میں کہ عقد ہے یہ میری خاطر
 پس اب بتا کہ اس کو بھیر کی سوا تیرے
 وہ تیری ذات ہے مشکل کشا کہ جو کھولے
 امید بھگو بھی ہے تیرے حول قوت سے
 سپند گرمی آتش سے چون گریزان جو
 کروں ہوں ختم دعا یہ پرتن کہ ادب
 سوا کیا کی دلو کی شگفتگی سے ساتھ
 براسے خاطر اعدا زمانہ ہر ایک آن

لگی وہ کرنے ہوا چ بار بار کرہ
 رنگ آبلہ دل ہے یہ ناگوار گرہ
 دیا ہے کھول کے واسطے اپنے بار گرہ
 جنھوں نے جس گئی گئے ہونے شمار گرہ
 کیلئے کام سے کھولے اگر ہزار گرہ
 کہ ہر گرہ میں ہزاروں میں ہزار گرہ
 کھلاوے کس کئے جا کر وہ خاکسار گرہ
 جہاں کے کام سے کیا لیل و کیا نہا گرہ
 کر کے میری خاطر میں اب قرار گرہ
 میری بھی لئے کرے اس طرح فرار گرہ
 زبان کو وہی ہے خوشی سے شغلاہ گرہ
 ہمیشہ گل کی طرح دیو سے روزگار گرہ
 طلب کیا کرے غنچوں سے ستار گرہ

قصیدہ در مناقب حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب
 یار و متاع و گل و شمع بہار دہن ایک
 ہے مجھے ابرو ہوا شیشہ و جام کجہرئی
 بار اگر گلہ احزان میں نہ ہو دے تو ہمیں
 آہ کس کس سے پیچے دل کہ ہولے چہرے
 باد تہذیب شر و برن خوش و غار سے یار

مازار کوسے سے ہے مگر کوسے سے ہے
 مگر کوسے سے ہے مگر کوسے سے ہے
 مگر کوسے سے ہے مگر کوسے سے ہے
 مگر کوسے سے ہے مگر کوسے سے ہے

۵۵
 لکھنؤ
 یہ غلط ہے یہ غلط ہے یہ غلط ہے
 یہ غلط ہے یہ غلط ہے یہ غلط ہے
 یہ غلط ہے یہ غلط ہے یہ غلط ہے
 یہ غلط ہے یہ غلط ہے یہ غلط ہے

[illegible]

وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے
 وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے
 وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے
 وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے

شاہ در در گاہ کا تیرے جو ہے قدیل
 جو خاک ہوا در کے تیرے خاک کا او سکے
 ناقہ تیرے شتاق زیارت کا ہفتار
 وہاں مرتبہ کہتا ہے جس خضر کے دل کا
 جو صاحب تحقیق ہیں افسے نہیں نفی
 یازہر کی اور زہر کی شاہ بہ نسبت
 تیرا بھی آہستہ خلقت میں خدا کے
 لنگر جو تیرے علم کا جاری ہو زمین پر
 ہمیشہ میں عدالت کے تیرے گراں سے تاثیر
 بہ خالمین درہ کے صبا بعد میں تیرے
 شاہ تودہ عادل ہے کہ شیر سے تیرے
 ہواں مھر تیرے رخسار فلک سیر کے گنگ
 تو راز الہی ہے کردن کیا تیری تقدیر
 شایان ہے تیرے وصف کے قرائلی قصا
 جس جاچیں وصف لگی تیرے کیا ہے
 سو وادیا ختم کرے ہے لے شاہ
 یارب یہ سدا گوش زد اپنے ہو کہ باہم
 کہنے پھرین دشمن کہ تیرے غم سے ہمارا

کب جلویت اوسکے مرے تیاں ہے برابر
 جو درہ ہے سو مہر و نشان ہے برابر
 صدمت سحر کے یہ بیابان ہے برابر
 واوہ کے رتہ ہے درے خوان ہے برابر
 چشم اوسکے میں تو غامہ و نہان ہے برابر
 چون پرورش جسم باریاں ہے برابر
 ہم دشمن ہم دوست پہ آسان ہے برابر
 یابی یہ زمین کشتی یہ طوفان ہے برابر
 گلہ کی نگہ بانی کو چوچان ہے برابر
 گلشن میں ترشح کے نگہ بیان ہے برابر
 دو حصہ عدو ہو تو بنیان ہے برابر
 بند و علستان و غامان ہے برابر
 کو کھنچے میں زبان ابرو افشان ہے برابر
 یہاں لے سکے سوا طوطی و سبحان ہے برابر
 سوس کی زبان سے یہ زبان و دان ہے برابر
 تجھ مدح میں نظم ہنر بیان ہے برابر
 دل دو دستوں کا ختم و شادان ہے برابر
 آتشکدہ و سینہ سوزان ہے برابر

وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے
 وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے
 وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے
 وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے

وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے
 وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے
 وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے
 وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے

۵۷

وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے
 وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے
 وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے
 وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے

وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے
 وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے
 وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے
 وہی کہ جو کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے

[illegible]

Handwritten text in a triangular arrangement, likely a continuation of the previous page's content, written in a cursive script.

افسوس کہ اس کی جگہ پر کبھی سے قدرت و نیرت
 سطح پر اس کے ملک بچہ تے میں بازو ق تمام
 اس کے قتل میں چراغ کے پور شد و فلک
 شعلہ کو وہ طور سے کیا کہ سناس نہ کی شمع
 عالم لاموت ہو سکی نگہ کا سیر گاہ
 ہے عنایت و کرم کا مبع عالم میں وہ
 ملتی اس در پر ہر یک صبح محتاج و غنی
 کیا تاؤں ہے جو کچھ سکی کتاب کو شرف
 گھوٹے یکٹان سے وہ کار و دعال کی گرہ
 ایک دن پوچھا میرے دل نے یہ عقل سے
 کیا ہا سکر معا و اللہ سے ناواں نموش
 مطلق اس معانی سے آگاہی نہیں میر تین
 واقف اسرار و سکا کون چھت اسرار حق
 لیکن اتنا تجھے کہتا ہوں اگر ہے تجھ کو پوش
 کہہ کو تفاق سے ہرگز نہ کرنا کوئی فسرت
 یمن کھلا زبان سے جوہن پیر عقل کے
 پس یہ اتدبے شک لاریب بازوئے نبی
 گوہر حقیقت حاصل کان معرفت
 اس کے شمع اسے سے روشن ہو چیں جاگہ چراغ

دیدہ تحقیق میں یہ روش کا پایہ اب ان
 معنی میں کہ تاتے روح اللہ میں آجائے وہاں
 جن چراغ غطرب پائے غریب کے و میان
 دونوں آپس میں گویا خلقت ایک دان
 دیوین جس اعلیٰ کو گرد اس کے سے کر کیہ دان
 دست نیش جو اس کے ستارے کا چہ زبان
 اتمس جہانم دربان سے گدا و خسروان
 جو کو تھے ہمہ شک نہ نوشت و مسلمان
 معر و جواب سے اس رے ہوتا ہوا عیان
 کس کہیں سے یہ شرف رکھتا ہے کہ تو وہ کائن
 کیوں گنا یا جاتا ہے خلقت سے یہی زبان
 تجھ یہ اس تحقیق پرست کہہ یقین بلکہ گمان
 راز کا سکے نہیں جزا و حق کے راز دان
 سسکے یہ کر لاسی سے اپنی توفاع و نشان
 گر نہ ہوا اسکا وہاں پائے تولد و مسان
 ستے ہی اس حرف کے دل نے کہا اس کے گنا
 قوت ہر یک ضعیف و طاقت ہر ناتوان
 نور ہر لامکان چشم و چراغ قدسیان
 عقل کل گرد اس کے بال افشان پھر روانہ

کرسی اس کی جگہ پر کبھی سے قدرت و نیرت
 سطح پر اس کے ملک بچہ تے میں بازو ق تمام
 اس کے قتل میں چراغ کے پور شد و فلک
 شعلہ کو وہ طور سے کیا کہ سناس نہ کی شمع
 عالم لاموت ہو سکی نگہ کا سیر گاہ
 ہے عنایت و کرم کا مبع عالم میں وہ
 ملتی اس در پر ہر یک صبح محتاج و غنی
 کیا تاؤں ہے جو کچھ سکی کتاب کو شرف
 گھوٹے یکٹان سے وہ کار و دعال کی گرہ
 ایک دن پوچھا میرے دل نے یہ عقل سے
 کیا ہا سکر معا و اللہ سے ناواں نموش
 مطلق اس معانی سے آگاہی نہیں میر تین
 واقف اسرار و سکا کون چھت اسرار حق
 لیکن اتنا تجھے کہتا ہوں اگر ہے تجھ کو پوش
 کہہ کو تفاق سے ہرگز نہ کرنا کوئی فسرت
 یمن کھلا زبان سے جوہن پیر عقل کے
 پس یہ اتدبے شک لاریب بازوئے نبی
 گوہر حقیقت حاصل کان معرفت
 اس کے شمع اسے سے روشن ہو چیں جاگہ چراغ

افسوس کہ اس کی جگہ پر کبھی سے قدرت و نیرت
 سطح پر اس کے ملک بچہ تے میں بازو ق تمام
 اس کے قتل میں چراغ کے پور شد و فلک
 شعلہ کو وہ طور سے کیا کہ سناس نہ کی شمع
 عالم لاموت ہو سکی نگہ کا سیر گاہ
 ہے عنایت و کرم کا مبع عالم میں وہ
 ملتی اس در پر ہر یک صبح محتاج و غنی
 کیا تاؤں ہے جو کچھ سکی کتاب کو شرف
 گھوٹے یکٹان سے وہ کار و دعال کی گرہ
 ایک دن پوچھا میرے دل نے یہ عقل سے
 کیا ہا سکر معا و اللہ سے ناواں نموش
 مطلق اس معانی سے آگاہی نہیں میر تین
 واقف اسرار و سکا کون چھت اسرار حق
 لیکن اتنا تجھے کہتا ہوں اگر ہے تجھ کو پوش
 کہہ کو تفاق سے ہرگز نہ کرنا کوئی فسرت
 یمن کھلا زبان سے جوہن پیر عقل کے
 پس یہ اتدبے شک لاریب بازوئے نبی
 گوہر حقیقت حاصل کان معرفت
 اس کے شمع اسے سے روشن ہو چیں جاگہ چراغ

افسوس کہ اس کی جگہ پر کبھی سے قدرت و نیرت
 سطح پر اس کے ملک بچہ تے میں بازو ق تمام
 اس کے قتل میں چراغ کے پور شد و فلک
 شعلہ کو وہ طور سے کیا کہ سناس نہ کی شمع
 عالم لاموت ہو سکی نگہ کا سیر گاہ
 ہے عنایت و کرم کا مبع عالم میں وہ
 ملتی اس در پر ہر یک صبح محتاج و غنی
 کیا تاؤں ہے جو کچھ سکی کتاب کو شرف
 گھوٹے یکٹان سے وہ کار و دعال کی گرہ
 ایک دن پوچھا میرے دل نے یہ عقل سے
 کیا ہا سکر معا و اللہ سے ناواں نموش
 مطلق اس معانی سے آگاہی نہیں میر تین
 واقف اسرار و سکا کون چھت اسرار حق
 لیکن اتنا تجھے کہتا ہوں اگر ہے تجھ کو پوش
 کہہ کو تفاق سے ہرگز نہ کرنا کوئی فسرت
 یمن کھلا زبان سے جوہن پیر عقل کے
 پس یہ اتدبے شک لاریب بازوئے نبی
 گوہر حقیقت حاصل کان معرفت
 اس کے شمع اسے سے روشن ہو چیں جاگہ چراغ

افسوس کہ اس کی جگہ پر کبھی سے قدرت و نیرت
 سطح پر اس کے ملک بچہ تے میں بازو ق تمام
 اس کے قتل میں چراغ کے پور شد و فلک
 شعلہ کو وہ طور سے کیا کہ سناس نہ کی شمع
 عالم لاموت ہو سکی نگہ کا سیر گاہ
 ہے عنایت و کرم کا مبع عالم میں وہ
 ملتی اس در پر ہر یک صبح محتاج و غنی
 کیا تاؤں ہے جو کچھ سکی کتاب کو شرف
 گھوٹے یکٹان سے وہ کار و دعال کی گرہ
 ایک دن پوچھا میرے دل نے یہ عقل سے
 کیا ہا سکر معا و اللہ سے ناواں نموش
 مطلق اس معانی سے آگاہی نہیں میر تین
 واقف اسرار و سکا کون چھت اسرار حق
 لیکن اتنا تجھے کہتا ہوں اگر ہے تجھ کو پوش
 کہہ کو تفاق سے ہرگز نہ کرنا کوئی فسرت
 یمن کھلا زبان سے جوہن پیر عقل کے
 پس یہ اتدبے شک لاریب بازوئے نبی
 گوہر حقیقت حاصل کان معرفت
 اس کے شمع اسے سے روشن ہو چیں جاگہ چراغ

خدا کو تیرا ہوا کہ آسمان کی گردش سے
فلک سے اوسکو ملا کہ آگے ہانچ وین
اگر وہ خاک سے اوسکو شفا کی نیت سے
ہے اس قدر وہ زمین نور سے ہے نال
اسی ہی غم سے جہان میں نہور کرتی صبح

خدا طیب ہونے کی گریح ہو میرا جب اوس دیا کے جادو کش سحر سے قصا قصا ہی کرے ملک اگر سے تکرار کہ جسکی رات کے آگے نہیں ہے دیگر قرار ہریشہ چہ غور شہ سے گریبان تار	خدا کو تیرا ہوا کہ آسمان کی گردش سے فلک سے اوسکو ملا کہ آگے ہانچ وین اگر وہ خاک سے اوسکو شفا کی نیت سے ہے اس قدر وہ زمین نور سے ہے نال اسی ہی غم سے جہان میں نہور کرتی صبح
--	--

ہوا کے پوتے میں او جہا کے کرنا ہوں غل
میرا سخن ہے سہر سہر تار روز شمار

شرار سنگ میں ہے رشک ناسے مار نہو سوا سے زمرہ عقیقہ میں ہاں زہار ہر ایک شاخ و دھن بنہ مو کے لاوت بار اگر زمین پر کرے توٹ سجدہ زوار عجب ہے لطف کی اوس تھن زمین پر بار جو کوئی میر کرے اوس دیا رکھلا ر پلک کو موندنا زکس کی طرح ہو دشوار جھن ہے سکھ دوا کو واسطے وہ دیار عجب نہیں کہ کسی شرم سے بروز شمار سوا سے عرش پہنچے کسی طرف کو گزار بھلا ہے پردے ہی میں رکھے جوتو کا وقار لگا زمین سے کہنے فلک یہ ہستار	میں ہوا کو تیرا ہوتے نے دیاں کیا ہنوار اگر اوس طرف سے ہو جاوے نہا چمک دنا بچھا ہنشا کی قصور کھینچ دیاں نقاش عجب نہیں ہے کہ ہوں اس سے اور نہ سہر نورس میں کیا کہوں بار و چمن میں قد رست یقین دلوا اگر اس گناں جنت سے زبس تماشے سے آنکھ کو دیاں نہو سہری انہو کی نظروں میں ہوگی بہشت کی کیا قدر بہشت عرض کریں چناب قدس میں جو کر بلا کے ہیں ساکن اوٹھو کو ہوا مر پیری تو ذات پرورش ہے جزو کل کا حال غرض کہ دیکھ کر اسجا کے مرتبہ کے نہیں
--	---

خدا کو تیرا ہوا کہ آسمان کی گردش سے
فلک سے اوسکو ملا کہ آگے ہانچ وین
اگر وہ خاک سے اوسکو شفا کی نیت سے
ہے اس قدر وہ زمین نور سے ہے نال
اسی ہی غم سے جہان میں نہور کرتی صبح

خدا طیب ہونے کی گریح ہو میرا
جب اوس دیا کے جادو کش سحر سے
قصا قصا ہی کرے ملک اگر سے تکرار
کہ جسکی رات کے آگے نہیں ہے دیگر قرار
ہریشہ چہ غور شہ سے گریبان تار

خدا کو تیرا ہوا کہ آسمان کی گردش سے
فلک سے اوسکو ملا کہ آگے ہانچ وین
اگر وہ خاک سے اوسکو شفا کی نیت سے
ہے اس قدر وہ زمین نور سے ہے نال
اسی ہی غم سے جہان میں نہور کرتی صبح

۴۵
غبات سودا

کلیات سودا
 ۶۷
 کجی سب سے بدہ ماہر کھن میں پہل تلک
 چارین کہ تم کلام ہوں اس سے تو پہل میں
 پہونچنے سے تیرا کس کس خاندان تلک
 پہونچنے سے تیرا کس کس خاندان تلک
 سودا اورانی میں کوئی نہ سنا تلک
 کجی سب سے بدہ ماہر کھن میں پہل تلک
 چارین کہ تم کلام ہوں اس سے تو پہل میں
 پہونچنے سے تیرا کس کس خاندان تلک
 پہونچنے سے تیرا کس کس خاندان تلک
 سودا اورانی میں کوئی نہ سنا تلک
 کجی سب سے بدہ ماہر کھن میں پہل تلک
 چارین کہ تم کلام ہوں اس سے تو پہل میں
 پہونچنے سے تیرا کس کس خاندان تلک
 پہونچنے سے تیرا کس کس خاندان تلک
 سودا اورانی میں کوئی نہ سنا تلک

<p>تنہا نہ سبز مویہ قصیدہ ہے چون چمن ایسی غزل کہوں کہ پرمین بلبلان تلک</p>	
<p>کیفیت بہار ہے گلشن دیان تلک صحن چمن میں چہرے میں مہتی سے لٹکتے نشو و نما سے سبزہ وریحان و یاسمن سوسن پس نکلتے ہے شبنم کہ چون نہا</p>	<p>لیلی سے مست ہو گئے اب باغبان تلک لیکر ہوا کی موج سے آب روان تلک ہے طعنے زن نمود خط گلرخان تلک آتا ہے عارض بت مذہبستان تلک</p>
<p>ساتی اوٹھالے شیشہ دسافر کو لامیاض تلک اس غزل کو پڑھتے طلیح گلستان تلک</p>	
<p>آیات ایک گل کجھو اس دوستان تلک وہ مرغ ناناوان ہوں کہ صحن چمن میں کیفیت اپنی سے مین لکون ہوں ناگہ تلک روشن ہو اک چراغ سے چون نخل شمع دان سیٹھا لگے ہے تھک کو میر سے نہر دشمنی شکل بہت ہے امر قناعت جہا کی بیج مینے زیادہ تاشب بیغم سے ماہ کو ن ستارہ جگوارات کچ قناعت مین فک شعہ گدازا دوہن بدل مین کہ مین کی راہ سے نوچند سیت موج مین او سکے قصیدہ طور تاہو یقین کو صفو زہی سے او سکنا نام</p>	<p>جسکی بہا پہونچنی نہو سے خزان تلک بے زربان پہونچ نہ سکوں آشیان تلک ورنہ نہ پہونچے ساغر سے لبان تلک پہونچا ہے داغ دل کا میر سے استخوان تلک پہونچے ہے شہد کوئی جب تھان تلک لیکر مین سے چرخ کے باشندگان تلک قانع نہ ہتے دیکھا کجھو نیم نان تلک ناگہ طمع کو چرم سے جنبش ہی بیان تلک جا پہونچن اگر کسی نواب و خان تلک ایسی ہی کہہ کے لادون قلم کے زبان تلک اوٹھتے کوئی صبح نہ دو چربان تلک</p>

کلیات سودا
 ۶۸
 کجی سب سے بدہ ماہر کھن میں پہل تلک
 چارین کہ تم کلام ہوں اس سے تو پہل میں
 پہونچنے سے تیرا کس کس خاندان تلک
 پہونچنے سے تیرا کس کس خاندان تلک
 سودا اورانی میں کوئی نہ سنا تلک
 کجی سب سے بدہ ماہر کھن میں پہل تلک
 چارین کہ تم کلام ہوں اس سے تو پہل میں
 پہونچنے سے تیرا کس کس خاندان تلک
 پہونچنے سے تیرا کس کس خاندان تلک
 سودا اورانی میں کوئی نہ سنا تلک
 کجی سب سے بدہ ماہر کھن میں پہل تلک
 چارین کہ تم کلام ہوں اس سے تو پہل میں
 پہونچنے سے تیرا کس کس خاندان تلک
 پہونچنے سے تیرا کس کس خاندان تلک
 سودا اورانی میں کوئی نہ سنا تلک

ہر ایک کو اپنے لیے ایک کلمہ دیا ہے جو کہ اس کی زندگی میں اس کی مدد کرے گا۔
 اگر کوئی اس کلمہ کو پڑھے تو اس کی ہر بات سچ ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی۔
 یہ کلمہ ہے: **اے اللہ! میری ہر بات کو قبول فرما اور میری ہر بات کو سچ کر۔**
 اگر کوئی اس کلمہ کو پڑھے تو اس کی ہر بات سچ ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی۔
 یہ کلمہ ہے: **اے اللہ! میری ہر بات کو قبول فرما اور میری ہر بات کو سچ کر۔**

قصیدہ درود قرۃ العین رسول ان حضرت امام ضامن علی ہوی ضیاء شاہ اس

<p> اگر عدم تہو ساتھ فسر روزی کا نہیں میں طالب رزق آسمان پر کہ مجھے کل وطن سے بغیرت میں زو کیفیت ہنسہ کو غلی ہرگز ضرر نہیں کہ نہیں بلند ہمت اگر ہوں نہ زیر جرح ضعیف جونا توان نکرین دستگیری دشمن فتادگی میں یہ عزت ہے دیکھ لے کرش نہ ہو سکین سیری شکون کی سدرہ مرگان ہوا ہوں بزم جہان میں ہلاک غیرت شمع لکھوئی جو کرے دنیا میں ہو سے دو پامال سبجی نہ نیت دنیا سے شخص شکل تیری کلام شیریں پست جا تو اہل دنیا کے کشندہ تر ہے مرض سے مجھے عیادت غیر خفا کرے ہے دل انا میں مٹیت المکر جہان کے بھین چون شاخ بے ثمرینے کیا عزیز بہت تجھے دیکھ کر ہیکو جیون میں گب برائید غسل ہر تے جٹے دہرے سنگدل کو نازک دل </p>	<p> ۱۰ تو آج دانہ کو لیس کر گھر نہ ہو پیدا یقین ہے کاسہ واز و نہیں کچھ نہیں ہوتا کلاب بخت ہے جب تک ہے ناک میں ہبیا چنار کو تہیدستی سے نقص حق ہر کا ہلال عید ہو عالم کا کیونکے روزہ کشا تو غار خس نہ کرے شملہ کو کچھو بر باد کہ نیک بد نے کیا نقشش پاکو راہ نما پکڑ کر رکھ سکے خفا شاگ دامن دریا کہ زیر تیغ سر عجب زاون نے ختم کیا لبان جاوہر کیو تو راہ مست بتلا لباس زر کو پہنکر نہو تو جو م طسلا نام زہر لامل بھی ہو دے ہے شمشا بھلی ہے اونسے تو بالین پصورت سیا دے میں کیا کروں ہے تنگ عرصہ دنیا کسی کو سستی سے نفع جز ضرر نہ لیا اوٹھا کے تیج ستم کے تلے اوس نے دیا نہ خوش کیا سیری ہمت نے قد کو ختم کیا بنے ہے شیشہ جہان میں گدا از ہوجارا </p>
---	---

توحید کا ارتداد سے بچنا
 جہنم سے بچنا
 جہنم سے بچنا
 جہنم سے بچنا
 جہنم سے بچنا
 جہنم سے بچنا
 جہنم سے بچنا
 جہنم سے بچنا
 جہنم سے بچنا
 جہنم سے بچنا

۴۹
 حیات سودا
 دوہا میں جہاں میں فدا
 کو جان کو جان کو جان
 کو جان کو جان کو جان
 کو جان کو جان کو جان
 کو جان کو جان کو جان
 کو جان کو جان کو جان
 کو جان کو جان کو جان
 کو جان کو جان کو جان
 کو جان کو جان کو جان

اگر کوئی اس کلمہ کو پڑھے تو اس کی ہر بات سچ ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی۔
 یہ کلمہ ہے: **اے اللہ! میری ہر بات کو قبول فرما اور میری ہر بات کو سچ کر۔**
 اگر کوئی اس کلمہ کو پڑھے تو اس کی ہر بات سچ ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی۔
 یہ کلمہ ہے: **اے اللہ! میری ہر بات کو قبول فرما اور میری ہر بات کو سچ کر۔**

نہایت دہش و خوف و گھبراہٹ سے کہہ رہے تھے کہ اگر وہ اس قدر بڑا ہے تو اس کا کچھ نہ ہو سکتا ہے۔

گداغ عشق ہوں اتنا کہ چند قطرہ شکر
 غرض کہ سیکہہ آبِ شوق سے لٹے ہیں
 نے لگاہ جو کرتا ہوں سیکہہ و کی طرف
 کہ مست جا کر گیانِ جبائے شہر پر آب
 یہ حال دیکھ کے دانگا خرد سے چھپائیں
 دیا جواب خود نے مجھے کہ سنے نادان
 نہیں ہے اس کو بہنِ نیر آسان ہرگز
 نہ ہے زمین کہ شادابِ آفتابِ حسین
 شرفِ یکبوتِ ندے اس زمین کو یکدم
 رخصت ہو سکی دوی ہے جو کچھ ضائع
 جدی ہو موجِ عجبی پائے جو ہر آئینہ سے
 عجب نکو تواسی و طیب ستر و علن
 شفا کو برونِ آہر سے کرے نہ اجل
 حرقتِ شمع نہواو سکے روضہ میں جا کر
 نہ ہے وہ گنبدِ زمین کہ جگہ ہے پر گنبد
 لکھنہ جا کئی جھک کو خبابِ اندس نے
 شمعِ نور سے غور شد جبکہ جتنے کی وہ
 زبیں کیا ہے مرصع اسے جو ابر سے
 اگر نہ ہو وہ یہ کہ اب دمان کے صفحے

مطلب
نفت کروٹن مری ہر دیہت کے اس
جو سہلے کو زبان سے کر زبان پیدا
ہوئے تھانیں جو مری زمین کے سوسا
توسہ علی زبان ہونے حال سے اولیا
کہان زبان کو جسے طاقت الیہان یہ

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

پیشہ حال سے سزاوارتہ ہو کر
نہی رہا جو کچھ کہہ کر ادا کر دیتا
وہی حضرت ابراہیم خاں علی
وہی رضا شاہ خاں علی

وہی رضا شاہ خاں علی
وہی رضا شاہ خاں علی
وہی رضا شاہ خاں علی
وہی رضا شاہ خاں علی

وہی رضا شاہ خاں علی
وہی رضا شاہ خاں علی
وہی رضا شاہ خاں علی
وہی رضا شاہ خاں علی

زبسکہ عہد میں تیرے ہے رسم داد رسی
بہشت ہے تیرے بستان چھوڑا کنگ
سموم قہر تیرے ترو بجر پر جو چلے
زبسکہ خوف ہے اسباب منع کے دہن
شراب پینہ مینا سے چاہتی ہے نک
تیری کمان کے لگے حسرت روند بند
کہ جسکے تیرے کیمیت سے آسمان نکلیجھ
کہ آسمان کو اوشاکر سپر کرے منہ پر
جو روز رزم مقابل تیرے کمان کے ہو
کہ جس صفا سے نگہ پار نکلی شیشہ سے
شہا عجب ہے وہ شمشیر جکی صولت سے
گراو سکے بعد مقور جو کینچے اسکی شبیہ
تیرے سمند کے میدانیں نقش پا چوڑے
شار قطرہ خون ہون ٹپک پڑیں وہ میں
ہے عرض حال غرض مجھکو ورنہ مدح تری
نہیں ہوں اگر کسی لائق نلے ہے شرم
کیا ہے دہرنے عرصہ کو مجھ پر تناسک
نہ اتنی کی رگ دپنے کو کون میں جگہ
میں کھینچ نہ دیوار سبیل اشک سے

ن

جس کی بھی کوئی فریاد سن نہیں سکتا
سفر شرار ہے تیری غضب کے آتش کا
گھل کے آب ہوں کہسا خشک ہو رہا
شہا اس عہد میں تیرے غضب کے لہو کا
صدائے رفتہ سے کہتی ہی نے کہ آج
کہا نے لائے بھلاقت جو ہوس کے سیدھا
بنیخسرم کیے پشت اپنی سروٹھانہ چلا
تیرے عدو میں یقوت ہی سینے فرض کیا
صفا سے شست تیرا اسکو پیچھے دکھلا
اوسی صفا سے گل جلے تیر بھی تیرا
تیرے عدو کو نہر میت سے شوق جراتنا
تو روح اسکی پکارے کہ پہلے پاؤ بنا
کرے وہ خون میں اعدا کے روز رزم شنا
لے جو کوہ کو گر خجہ غضب تیرا
بجائے ہرین سو جو زبان نہو سے ادا
کہ دو جہا نینج سامی رکھوں ہونچن
کہ جان بلب ہو چکے جی نہیں نکل سکتا
جو کہ کرے ہے میرے تن کے ج تیرے
غدا رسم میرے چہرہ پہ اسقدر چھپایا

جانی ہے وہی رضا شاہ خاں علی
جانی ہے وہی رضا شاہ خاں علی
جانی ہے وہی رضا شاہ خاں علی
جانی ہے وہی رضا شاہ خاں علی

اوس کو بھی پھوڑیں کہ ہوں یہ کہتے ہو
اوس کو بھی پھوڑیں کہ ہوں یہ کہتے ہو
اوس کو بھی پھوڑیں کہ ہوں یہ کہتے ہو
اوس کو بھی پھوڑیں کہ ہوں یہ کہتے ہو

وہی رضا شاہ خاں علی
وہی رضا شاہ خاں علی
وہی رضا شاہ خاں علی
وہی رضا شاہ خاں علی

وہی رضا شاہ خاں علی
وہی رضا شاہ خاں علی
وہی رضا شاہ خاں علی
وہی رضا شاہ خاں علی

اوستا کی ایک ہے اوتھون کو یہ نصیحت
 اتنا تو ملازم رکھو انقباض کا ملحوظ
 جب تک کہ نہ منظم ہو پیا سنگ ترازو
 تم غرو سخن اپنے کی بندش میں کمان بن
 چہرہ کو نہ سستوں کے دو شمعے تشبیہ
 مضمون جو قد و زلف کا مضمون ہے باندھو
 ملحوظ قرین رکھو ہر آن نظر میں
 اوستا کی اس پسند یہ کی اور ترقی
 مضمون جو ہو محنت کا تازہ کیلک
 پھر کہتے ہیں ہون ہے کسی اوستا کا یہ شعر
 اور اوستا کو فی فضل و کمال آگے جو دیکھے
 سر قہ کو نہ سمجھیں نہ توار و لوگرافے
 پھر بعد تامل جواب اسکے یہی ہوش
 محمود و شائے تخیل میں انھوں کے
 اثنایہ سمجھتے نہیں نادان کہ جہان میں
 سر رشته ہے عزت کا نقطہ اقصا خدا کے
 قطرہ و وہی پانچا ہے قسمت کی جو تقریریں
 ایتکا ہو اگر بو علی سینا بھی مستسلم
 نسبت سے فلذات کے مس جو ہے فنا

عقلی نہ تناسب ہو تو کجاست کہ شے
 ہے چنب و ناخن نہ لکھو و دھ کو تم
 باندھو نہ کچھ شعر میں تم لفظ شکم یہ
 بولو نگہ یار کو یار و نہ کچھ ترس
 تازہ لکھو باندھو نہ کسو شکل سے کلمہ
 لکھو اے دلام کے سیارہ کی تفسیر
 مبعوع ہو موش توفیر اسکی ہو تذکرہ
 شہوہ وہ لیا غیر کی حسین کہ ہو تفتیش
 کرتے ہیں اوستے نازی میں باندھو کشتیر
 سر قہ یہ کیا جن نے پڑا ہے کوئی بے پر
 ہیں طرفہ وہ حجون جو جو خطے تحسب
 پوچھے جو کوئی کیا میں یہ دونوں کو تفسیر
 رو بہ کہیں سر قہ تو توار کو کہیں شیر
 ہو سے نہ کمان حسد انکی سے جدا تیر
 حاصل نہیں ہوتی ہے کچھ ان باتوں تو غیر
 افزائش قد ای میں جہل ہی نہیں تیر
 ہوا ایک نلگ ایک گہر ہو کے گر گہر
 تعلیم کرے کس روش کو کسی نہیں تاثیر
 پتھر کی جو ہو غیس تودان کیا کرے کسیر

غرض کہ اگر تازہ لکھو تو کجاست کہ شے

اوستا کی ایک ہے اوتھون کو یہ نصیحت
 اتنا تو ملازم رکھو انقباض کا ملحوظ
 جب تک کہ نہ منظم ہو پیا سنگ ترازو
 تم غرو سخن اپنے کی بندش میں کمان بن
 چہرہ کو نہ سستوں کے دو شمعے تشبیہ
 مضمون جو قد و زلف کا مضمون ہے باندھو
 ملحوظ قرین رکھو ہر آن نظر میں
 اوستا کی اس پسند یہ کی اور ترقی
 مضمون جو ہو محنت کا تازہ کیلک
 پھر کہتے ہیں ہون ہے کسی اوستا کا یہ شعر
 اور اوستا کو فی فضل و کمال آگے جو دیکھے
 سر قہ کو نہ سمجھیں نہ توار و لوگرافے
 پھر بعد تامل جواب اسکے یہی ہوش
 محمود و شائے تخیل میں انھوں کے
 اثنایہ سمجھتے نہیں نادان کہ جہان میں
 سر رشته ہے عزت کا نقطہ اقصا خدا کے
 قطرہ و وہی پانچا ہے قسمت کی جو تقریریں
 ایتکا ہو اگر بو علی سینا بھی مستسلم
 نسبت سے فلذات کے مس جو ہے فنا

۷۲

اوستا کی ایک ہے اوتھون کو یہ نصیحت
 اتنا تو ملازم رکھو انقباض کا ملحوظ
 جب تک کہ نہ منظم ہو پیا سنگ ترازو
 تم غرو سخن اپنے کی بندش میں کمان بن
 چہرہ کو نہ سستوں کے دو شمعے تشبیہ
 مضمون جو قد و زلف کا مضمون ہے باندھو
 ملحوظ قرین رکھو ہر آن نظر میں
 اوستا کی اس پسند یہ کی اور ترقی
 مضمون جو ہو محنت کا تازہ کیلک
 پھر کہتے ہیں ہون ہے کسی اوستا کا یہ شعر
 اور اوستا کو فی فضل و کمال آگے جو دیکھے
 سر قہ کو نہ سمجھیں نہ توار و لوگرافے
 پھر بعد تامل جواب اسکے یہی ہوش
 محمود و شائے تخیل میں انھوں کے
 اثنایہ سمجھتے نہیں نادان کہ جہان میں
 سر رشته ہے عزت کا نقطہ اقصا خدا کے
 قطرہ و وہی پانچا ہے قسمت کی جو تقریریں
 ایتکا ہو اگر بو علی سینا بھی مستسلم
 نسبت سے فلذات کے مس جو ہے فنا

اوستا کی ایک ہے اوتھون کو یہ نصیحت
 اتنا تو ملازم رکھو انقباض کا ملحوظ
 جب تک کہ نہ منظم ہو پیا سنگ ترازو
 تم غرو سخن اپنے کی بندش میں کمان بن
 چہرہ کو نہ سستوں کے دو شمعے تشبیہ
 مضمون جو قد و زلف کا مضمون ہے باندھو
 ملحوظ قرین رکھو ہر آن نظر میں
 اوستا کی اس پسند یہ کی اور ترقی
 مضمون جو ہو محنت کا تازہ کیلک
 پھر کہتے ہیں ہون ہے کسی اوستا کا یہ شعر
 اور اوستا کو فی فضل و کمال آگے جو دیکھے
 سر قہ کو نہ سمجھیں نہ توار و لوگرافے
 پھر بعد تامل جواب اسکے یہی ہوش
 محمود و شائے تخیل میں انھوں کے
 اثنایہ سمجھتے نہیں نادان کہ جہان میں
 سر رشته ہے عزت کا نقطہ اقصا خدا کے
 قطرہ و وہی پانچا ہے قسمت کی جو تقریریں
 ایتکا ہو اگر بو علی سینا بھی مستسلم
 نسبت سے فلذات کے مس جو ہے فنا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

٢٥

[illegible]

دیتا ہے راز عشق کو پردہ سے یہ نکال
خون بہا تیغ خزان پر کرے حلال
سبز لب لکھے ہے خاطر لیل کو پر طلال
گر سخت سخت بنے بگڑ کو کہ کو خنیاں
شکوہ لکھو تو اس کے کہ ناحق بنے یہ جلال
آہن کو سرد کو شیتے گر تانبہ ارسال
دوڑی اور دھڑی اب جہ حرمین پہنچاں

مٹھا نہیں ہے جاننا تیرے زاد و گاہ عیب
 ہم پر سدا رکھے سنے گلزارِ کوہِ رام
 ہر روز اوٹھ کے غنچہ گل کو کرے تیرے
 بوجھ او سکے ہاتھ سے داں ہر دشتِ خایاں
 ایسا غرض کیسکو نہ ہے چین آسان
 مائل نہ ہو سوائے شققت کے اور کچھ
 سرِ پستِ فطرتوں پہ حاکمیتِ تیغِ رخ

گر ہوشیار اس تہ سپاہیں کشادہ کار
اس مطاع دو کیم کو بہرین جسکے سب مال

سیرتِ نبویہ سے عقیدہ لے کر انسانیت پر اس
ایمل تو ہر ذرہ کوئی ستا یعنی باقی اعمال
جہنمِ شامِ ستروعلیٰ ست ستین کمال
مرکز کو خاک کے تو قوسی ہے یا حمال
لے شرق تا مغرب جنوب اور تا شمال
پایا کہ وہ سامنے سکے عرش کا خیال
کرنا ہے عرش سے عرشِ شرمِ انفعال
نائل ہوئی ہے استدراجِ صورتِ ملال
رکھتا جو رخِ سر کے تین پلنے نیربال
کب چار عنصر نہیں ہے جدا اعتدال

گرہوں سے کاہستہ کھلے ہیں کج رجحان
ابیں کیا ضرور تھا جو کیا شلو کا سپہر
خوابش ہے درجہاں کی اگر تو زبان سے
مندی بادی ہو کہ راز کا نہ ہو سے غفلت
کھل جائے سب میں کی گرو آہین ابھی
جسکے قدم سے گلشن دینا ہے یہ شرف
شبنم نہیں کہ چہرہ گل پر ہر ایک رات
میں قدم سے اسکے بہان میں خوشی آئے
ممکن نہیں کہ رات کو شاخ درخت پر
اوسکا قدم نہ ہو دس جہاں کے چور بیان

[illegible]

کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔
 کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔
 کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔

نادان جانتے ہیں کہ کلمہ ہے یہ ہلال
 ساتھ اس کے دورے کر کے دیکھو غزال
 پہونچتے وہ اس جگہ کہ نہ پہونچتے خیال
 ہر وقت جو تو سوار ہو گئے اپنے قتال
 حاتمہ نہون۔ کباب سعادت میں کیا مجال
 بیہات اس زبان کے تین کباب ہو مجال
 اس کے تین کباب ہیں شجاعت میں یکا مال
 گردن اس اتھوان کے جو بند ہو دی ہوا مال
 جون اڑو پادشاہت جانتے ہے نکل مال
 خالق حجت وکیل حق ہی مخلوق کو محال
 ہے کیا بے دین مجھے کیا فضل و کیا کمال
 تیرے نیاز کے لیے پہونچتے تھے سال
 تادوست ہو دین شاہ دشمن ہوں پامال
 اس محالی کا تجھ پہتہ موقوف انفصال
 اسکی پشت خاک ہو تیری صفات افعال
 صفحہ میں روزگار کے روشن ہے جمال
 خلعت ہی میں سبر کر رہے بد خصال

آئینہ سپہ میں پرتا ہے اس کا عکس
 سخت میں اس کے راہ سے یہ کر کے مہر می
 جب تک ہر دوک سے نہ پہونچے وہ کھنکھس
 کیا یہ اس کو تخت سلیمان سے کم جان
 سب جن و انس دیو پری اور جن و طیل
 شام تیرا بیان شجاعت میں کیا کردن
 وعوئے بندگی ہو جسے اس خباب میں
 سنگ میں نعل است کے لئے اگر وہ تیر
 سو فار اس طرح سے نمودار ہو رہی
 پس جسکے ہر غلام میں قدرت ہو اس قدر
 تیری ثنا و مدح کو فی مجھے ہو سکے
 دریا سے طبع سے یہ کئی گو ہر سخن +
 اے شاہ دین پناہ شتابی سے کہ طور
 اکثر جو اختلاف میں دین نبی کے بیچ
 سودا کو آرزو ہے کہ جب تو کرے ظہور
 تیرے ہر ایک دوست کا مانند مہر عید
 جن شام سلخ نام محرم تمام عمر

در عقبہ خلیفہ الرحمن امام محمدی الہادی آخر الزمان صلوٰۃ اللہ علیہ السلام
 و ملحقین بر شاعر کا ابراہیم شاعر میرا کہتے ہو

آواز و دست میں ہنسنے کی دنگ کابلان
 طبع و تیرے ہونے کی ہر طرف ہر میدان
 ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف
 ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف
 ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف

۷۶

کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔
 کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔
 کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔

کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔
 کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔
 کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔

در ستایش
فصلی از کتاب
تاریخ جهانگشای
سلطان محمد شاه
که در این تاریخ
مجلسی است که
در روز شنبه
ماه ذیحجه
سال ۱۰۲۵
قمری در شهر
اصفهان
عظیم الشان
و کبیر العظمی
بود

فلک بارگاہ عالمی
 قصیدہ در شای شاہ
 جہان کی بولی ہے تو ہے جہان کی سبکدوش
 ادب کی دینی ہے تو ہے دین کا ہونے والا
 جہان کی بولی ہے تو ہے جہان کی سبکدوش
 ادب کی دینی ہے تو ہے دین کا ہونے والا

تیرے دلا کو ہے اطمینان
 خدا ہونے کے زینت اقواء
 کہتے وزیر کا تیرے خطاب آصف جام
 ہے فلک ہی کو او سکے بزرگ شمع نگاہ
 ہر آسمان کے پھینکی ہے آسمان پہ نگاہ
 بغل میں غماش یہ پلنے چلے ہے شرب ماہ
 رکاب داب کے اقبال بولی لب لہجہ
 ظفر جو طر تو بولے تو فتح پیش نگاہ
 کسی کو دیوے اذیت کوئی سعادۃ اللہ
 تو جمع شمع کے آتا ہے سر پہ روز سیاہ
 لے آوے کھینچ کے دیوان میں کوہ کوہ گاہ
 کباب و نور سے خالق ہی جھلکے ہے آگاہ
 کوئی نکر کے ہرگز کسی طرح کا گستاخ
 تو موج آب گہرے وہ کھلے کر کے شہا
 زمانہ جا ہے تھا جھوکے بجاں تباہ
 ہوا ہے آں کے حاضر یہ بندہ درگاہ
 اسید جسکی برائی ہوا تھی خاطر خواہ
 جنہیں جھول چو بند کبھی شوکت و جاہ
 وہ چوہو بچے غل جہانک میں تا بطل اند

بساں رشتہ کہ دانوں میں تیرے ہوئے
 یہ نام پاک کہ کہتے ہیں جسکو عالم گیر
 سجا ہے شمع و سیماں جلال گر کیسے
 علم و مرتبہ تیرا نظر کرے جو کوئی
 شہا جو لب تیرا آفتاب کو چوہو بچا
 نہیں کھٹ یہ فلک سیر کا تیرے لیکر
 کرے جب آئینا تو عزم نیت پر او سکے
 جدھر کو ہو تو جلوہ زہر تیرے آگے
 جہان پناہ تیرے درگاہ عدالت میں
 چلے جو شام کو پروانہ بزم میں تیرے
 شرار رنگ سے خاشاک کو چوہو بچہ ضرر
 کر مہی اتانی تیرا ہے خلق کے اوپر
 اسید و غفو تیرا گرنہ بیچ شناسن جو
 جوش فیض تو کھولے کسی پتھر میں
 کرے ہے عرض یہ سووا اجاں لب میں
 تیرا آستان پہلے اب مدد و طالع کے
 بس اب جہان میں کوئی خوش نصیب نہ بچا
 کیا میں عرض کہ کئے سے زیر بال ہما
 پر او نکوا وچ سعادت سے میر کیا نسبت

جہان کی بولی ہے تو ہے جہان کی سبکدوش
 ادب کی دینی ہے تو ہے دین کا ہونے والا
 جہان کی بولی ہے تو ہے جہان کی سبکدوش
 ادب کی دینی ہے تو ہے دین کا ہونے والا

جہان کی بولی ہے تو ہے جہان کی سبکدوش
 ادب کی دینی ہے تو ہے دین کا ہونے والا
 جہان کی بولی ہے تو ہے جہان کی سبکدوش
 ادب کی دینی ہے تو ہے دین کا ہونے والا

جہان کی بولی ہے تو ہے جہان کی سبکدوش
 ادب کی دینی ہے تو ہے دین کا ہونے والا
 جہان کی بولی ہے تو ہے جہان کی سبکدوش
 ادب کی دینی ہے تو ہے دین کا ہونے والا

کھلون بھی اوسکو کھیے تو ہے یہ سخن کب
 کھل رہ غنائ کشیدہ تو اوس پر کبہ خرام
 بخششی جو شکوہ حق نے جو آنے میں سلطنت
 نزدیک شام کچھ یشوق پھولتی نہیں
 اس بار کبہ کو کیوں نہ فلک مرتبت کیوں
 استاد ہونے میں ہے یہ کچھ اوسکی غم شان
 رفعت ہر ایک چوب کی برتر خیال سے
 خوبی میں باور سونکی اوسکے کہیں سو کیا
 اس میں دش کی قالیگ کھلون سے اوس پر غم
 برج محل کس طرح سے ہے اوسکے بیچ تخت
 سودا کرے ہے ختم دعائیں پر ترن
 اوس تخت پرست قبل سال بیٹھ کر

آتی ہے باس جبکی عین سے ہر از گلاب
 سے آرزو صبا کو کہ بوسہ ہے ہر رکاب
 شیب زمانہ کو بہر ہوئی خواہش شباب
 کرتا ہے فرخ چہرست باندھ کر خضاب
 جسکی بلند گاہ کشان سے بھی ہر طباب
 اوٹھتا ہے جس طرح شفق زنگ ہو طباب
 کو لہین قطرہ وہم کے اوسے یکا حساب
 جون مخروخی سے ہو دھند مانتاب
 دیکھی نہ ہوگی موسم گل نے سے بے بخواب
 تو اوس میں یوں شرف کے ہو جو کہ بختاب
 اسجا نہیں بن ملال سخن مقتضات داب
 کرتا ہے تو شادی نور و زلے جناب

کھلون بھی اوسکو کھیے تو ہے یہ سخن کب
 کھل رہ غنائ کشیدہ تو اوس پر کبہ خرام
 بخششی جو شکوہ حق نے جو آنے میں سلطنت
 نزدیک شام کچھ یشوق پھولتی نہیں
 اس بار کبہ کو کیوں نہ فلک مرتبت کیوں
 استاد ہونے میں ہے یہ کچھ اوسکی غم شان
 رفعت ہر ایک چوب کی برتر خیال سے
 خوبی میں باور سونکی اوسکے کہیں سو کیا
 اس میں دش کی قالیگ کھلون سے اوس پر غم
 برج محل کس طرح سے ہے اوسکے بیچ تخت
 سودا کرے ہے ختم دعائیں پر ترن
 اوس تخت پرست قبل سال بیٹھ کر

کھلون بھی اوسکو کھیے تو ہے یہ سخن کب
 کھل رہ غنائ کشیدہ تو اوس پر کبہ خرام
 بخششی جو شکوہ حق نے جو آنے میں سلطنت
 نزدیک شام کچھ یشوق پھولتی نہیں
 اس بار کبہ کو کیوں نہ فلک مرتبت کیوں
 استاد ہونے میں ہے یہ کچھ اوسکی غم شان
 رفعت ہر ایک چوب کی برتر خیال سے
 خوبی میں باور سونکی اوسکے کہیں سو کیا
 اس میں دش کی قالیگ کھلون سے اوس پر غم
 برج محل کس طرح سے ہے اوسکے بیچ تخت
 سودا کرے ہے ختم دعائیں پر ترن
 اوس تخت پرست قبل سال بیٹھ کر

قصیدہ در مدح نواب وزیر الممالک عمار الممالک مدار المہام احمد جاب
 نظام الملک بہا و غیاث الدین خان

۱۷
 دی دوہین کے خوشی نے در دل پرست
 نہ لگے شوق میں جسکے کچھ شایق کی ہلک
 زندگانی کی حلاوت ہے جہا نہیں جھلک
 پھر خدا جانے یہ دن کب تجھے دکھائے فلک
 اشد نور کی سی جھلک نظر آئی جھلک

خیر ہوئی جو گئی آج سیر ہی آکھ چپک
 پر چھامیں کون ہے بول کر وہ میں ہوں غافل
 ہے خوشی نام سیر ہوں میں غم سیر دلہا
 کھول آغوش دل اور لے مجھے جلد ہی دان
 تنکے یہ عروہ جان بخش جو میں کھولی آکھ

کھلون بھی اوسکو کھیے تو ہے یہ سخن کب
 کھل رہ غنائ کشیدہ تو اوس پر کبہ خرام
 بخششی جو شکوہ حق نے جو آنے میں سلطنت
 نزدیک شام کچھ یشوق پھولتی نہیں
 اس بار کبہ کو کیوں نہ فلک مرتبت کیوں
 استاد ہونے میں ہے یہ کچھ اوسکی غم شان
 رفعت ہر ایک چوب کی برتر خیال سے
 خوبی میں باور سونکی اوسکے کہیں سو کیا
 اس میں دش کی قالیگ کھلون سے اوس پر غم
 برج محل کس طرح سے ہے اوسکے بیچ تخت
 سودا کرے ہے ختم دعائیں پر ترن
 اوس تخت پرست قبل سال بیٹھ کر

کھلون بھی اوسکو کھیے تو ہے یہ سخن کب
 کھل رہ غنائ کشیدہ تو اوس پر کبہ خرام
 بخششی جو شکوہ حق نے جو آنے میں سلطنت
 نزدیک شام کچھ یشوق پھولتی نہیں
 اس بار کبہ کو کیوں نہ فلک مرتبت کیوں
 استاد ہونے میں ہے یہ کچھ اوسکی غم شان
 رفعت ہر ایک چوب کی برتر خیال سے
 خوبی میں باور سونکی اوسکے کہیں سو کیا
 اس میں دش کی قالیگ کھلون سے اوس پر غم
 برج محل کس طرح سے ہے اوسکے بیچ تخت
 سودا کرے ہے ختم دعائیں پر ترن
 اوس تخت پرست قبل سال بیٹھ کر

[illegible]

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے آپ کو
 ایک نئے عالم میں ڈال دیا ہے۔

<p>۱۸</p> <p>تھجہ کے دفتر قسمت کیا کر اب تھجہ یہ کہ جام مہرین آتش ہے سر کو کا نہ شیر کہ برنگے تو عریان جاب پہنے حریر درست کرے خطا دلو کر کے اپنا مشیر کہیں ہیں شوق سے تاغوب چھینو وکیہ</p>	<p>ہے ہے کاتب و دران منشی تقدیر یہ روز و شب تو بنائے گا نا کجا اس طرح گمان و عہد نہ کر اب تو بحر دنیا سے رہائی اسین ہے تیری کہ کاغذ سابق وہ سلطنت کہ نمود ہے جسے خدائی کا</p>
--	---

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

غرض یہ ثابت ملے گا۔ فیہم انسان کی
زمین کی چھائی کو دایاں آبیسی نے
مال پر بھی اس گشت و گوشت سے ہے
کہ حبدن ابوس پہناری تو بازہ کرہ و سر
سیان میں کیا کروں سامان تیرے شکار کا
گمان میں خلق کے آنا ہے دیکھ کر یہ نگاہ
ستم جان سے تیرا عدل یوں کرے محرم
یہ پرورش ہے جان کی تیری عداوت
جو کینچی یا باین تجھ خلق کے چمن نقاش
تسلیب قہر تیرا جو کجسر و براو پر
وہ کہنے کو نہیں ہے پروہی دے کے بیج

چنانچہ مجھ سے جواب چھو تو یہ ان کا رون فیر
زبان ضلوع او سے کچھ سیا کرد تعبیر
جہان تک ایسکے ہن دایع یہ صدغیر
لوگوں یا ہج محل میں ہے آفتاب سیر
کرے ہے کچ کسی سمت جب ہج کثیر
زمین پر ابر یہ چھایا ہے یا چلی ہے بہر
کہ جیسے خاصہ تریاق زہر کی تاثیر
کہ شیر کا بچہ گو سپند ہے ہمیشہ
تو وہ شام میں عالم کی وی گل تصویر
جگ بھنگ کا ترے تہو تب زہر شیر
کہ تیرا در کہ اور سکا ہوا نہو دے شیر

مدبری کی تیری کیا شنا کرے کوئی
کہ جسکے حق میں بیطام ہے مثل مہر شیر

مطلع

نہیں ہے سچوہ جیسے سے کم تیری تیر روح دین نبی کا یہ عبدین تیرے شکست ہے بے تونکو جو سونا کھینچ اگرچہ فتح دکن بیچ جا کے اکبر نے عزیت اسم کو تیرے اگر ٹیٹھے کئی	کیا ہے زندہ مرنے سے جتنے عالم گیر کہ شکل انس پہ عایہ بنو سے اب تکفیر صد انکھتی جس سے ہے کیا ہے تو تکفیر یہاں بھاگ نکلو رتھلہ چسیر کرے وہ ہندو میں ٹھیک ستارے کو تیر
---	---

[illegible]

Handwritten text in Persian script, likely from a manuscript or document.

نظر آید کہ جس طرح کہ ایک شخص اپنے دوست کو دیکھ کر کہتا ہے کہ تیرے لئے میں نے کچھ کر دیا ہے۔ اسی طرح ایک شخص اپنے دشمن کو دیکھ کر کہتا ہے کہ تیرے لئے میں نے کچھ کر دیا ہے۔

دل نہ تھکتا ہو سیلا کسی طوطی کا کیا دخل
کھینچا ہے زبیں سر فلک عدل نہ تیرے
آتش ہے یوں تب تب ان انصاف سے تیرے
تجھ سے شرم کا ہے رنگ شہلا چمنستان
دل بھر گیا شیعہ احسان تیرے
پس جو کوئی تجھ سے ملے تو اس کی بوجھ سے
جس مرتبہ میں تجھ کو بھجتا ہوں میں مدوح
کئے سخن واقعی میں عرض کیے ہیں
سودا نہ چل اب نگے کہ یہ جایاویں
قبضے میں تیرے قوت شمشیر سے تیرے
یروا زہا جب ہو سوئے اپنے عداوت

آئینہ تلک عہد میں تیرے نہ لگے رنگ
میزان طوف دیکھ کہ تیرے نہیں پاسنگ
آئینہ میں جس شکل ہو گیس رخ گل رنگ
پاناہوں مروت کے تین کو غیب رنگ
خالی ہو گئی تو معدن سے تین دگرنگ
ہرگز نہ ملے مانیوگ تجھ میں تین رنگ
یہ مدح تو بلبل عار سے تیرے رنگ
خواہ او گلو کہ تیرے تواب خواہ آئین رنگ
کہ قطع سخن کا تو وعدہ عسائیہ پر آئین رنگ
لے شام سے تار و دم ہے روم سے تاز رنگ
شہباز کا طالع کی تیرے اور ہے چنگ

۲۲
خون میرے دل میں نہیں نشہ ہے گو تیرا ناز
گردش دہراں آگہوں کی بلا گردان ہے
غیش لب سخن آبرو سے چشمہ خضر
سے سر بہرین تجھ زلف سے سودا کیو
نذر منگام او ایک جہان کا دل و دین
تو کی گئی گانچہ کا کب ہم پہ کھلے عقدہ
خصمت آفت نہو اقدیر سے جب کبھی

ایک شخص اپنے دوست کو دیکھ کر کہتا ہے کہ تیرے لئے میں نے کچھ کر دیا ہے۔ اسی طرح ایک شخص اپنے دشمن کو دیکھ کر کہتا ہے کہ تیرے لئے میں نے کچھ کر دیا ہے۔

ایک شخص اپنے دوست کو دیکھ کر کہتا ہے کہ تیرے لئے میں نے کچھ کر دیا ہے۔ اسی طرح ایک شخص اپنے دشمن کو دیکھ کر کہتا ہے کہ تیرے لئے میں نے کچھ کر دیا ہے۔

ایک شخص اپنے دوست کو دیکھ کر کہتا ہے کہ تیرے لئے میں نے کچھ کر دیا ہے۔ اسی طرح ایک شخص اپنے دشمن کو دیکھ کر کہتا ہے کہ تیرے لئے میں نے کچھ کر دیا ہے۔

[illegible]

سیر خجی ہے ابائی کہ کسی بانگ کے پنج
یہ سلم ہے کہ وہ پہ لکھنا ق کے پنج
لیکن انجام کو پہنچا ہے نہ تو کا شفا
عہد میں اپنے شجاعوں کے دوشع ہے تو
غور و فکر کو تر ہے جو سنے رو میں تن
شعلہ پروہ تیری تیغ ہے جسکی حدیت
لاکھ پانی سے بچھائے ہے آتش لیکن
اطلس غت فلک ہو جو عار کی جلتہ
کام صحت سے نہیں او کی راحت کو لہر
ورنہ خراج کی کب بخشد دم کہ ساتھ
حکم ادا ہے وہ تو کہ کمان کا قبضہ
جیشم نے دہر کے دکھانا ہوا این ہرگز
زیر ان ہے وہ تیری خیرش را اسی اردن
جلد پروہ کی صفات ہر یک کیفیت
ہوئی خوش باو تر یا سے اس کے تنہ
گوش سے تابہ لہ سے بین گل اس خوبی سے
اچھا مہت سے نور پرتی میں یہ او کی تعین
پرتیہ ہو کی باو غیب سے سن کہ ہے
مولد ہو مکا ہے گر خجد کہ رکھتا ہے

[illegible]

ترتیباً خضیبان کو نے کئی دفعہ سے
 ہرگز نہ دیکھا تھا کہ اس نے کئی دفعہ سے
 ہرگز نہ دیکھا تھا کہ اس نے کئی دفعہ سے
 ہرگز نہ دیکھا تھا کہ اس نے کئی دفعہ سے

تو بان جا بیسے لب شوق اوس پہ ہو
 تو دے یہ تیرے ہاتھ سے بوسے بھی کہ جب
 یہ ہو نہ چاہے کسکے ہاتھ سے جڑا تھکے کی تیر
 جون میل لپیچتا چلے سر نہ بچشم مور
 لہ کر کے کمان تیر سے تیر جس جگہ
 چشم قضا کا حلقہ لاشاک تیری کمان
 بچوئے ہے تجھے یہ کہ لکل کر کمان سے
 لکھو داکرے جو داہرہ خلق جس جگہ
 ہر سرے کس کا تیر تیر سے تیر سے کہ یہ
 جاتی تیری ترخوردہ کی ہے اسلئے سحر
 تجھے سپر کی صید تپے گریہاڑ مین
 لیک لیکان کرے جو تو غم شکا مرغ
 اور تے کہیں نہ لکھ سکے ملک مہبت
 سودا کی یہ دماغ کہ تیر سے مراد کا

اس دھج سے تجھ کا کفار سے ہے دام تیر
 پہونچے تیر سے عدو کو اجل کا پیام تیر
 کار صفائی شست ماین انصرام تیر
 بے تیر کے سوا تیر سے ایسا کہ نام تیر
 پہونچے نہ زبان قیاس کا ہاتھ قلم تیر
 اوس چشم کی نگاہ کو کہتے بے عوام تیر
 جس جاز میں کے تو دین پاوے قیام تیر
 بھلے تو بھلے صبح سے تا شب شام تیر
 انشت ہے قضا کی لہریں مین مینام تیر
 جب مین تیر سے جتنے مین مینام تیر
 تو حیان کر پہاڑ کو کہ دے تو دام تیر
 ہرگز نہ کہے ہوا مین طائر کا نام تیر
 جڑ پنے یک ہرگز نہ کہے تو دام تیر
 بٹھا کر سے فشانہ یہ یارب مدام تیر

در مدح نواب زیر الممالک جلال الدین حیدر شجاع الدولہ بہادر جرجنگ
 و دفتح کردن بجا فطرت خان

آیا عمل میں تیغ سے تیرے وہ کارزار
 بے مہر ہوئے مین آج یہ سرکش کو کونال
 سرخپاک اس طرح کی نہ کھائے کہ تیر جگر

۲۲
 دیکھا جسے نہ ترک ملک نے بروزگار
 خاک اونکی پر ہو تو نہ شمر لاوے شامخا
 مدفون ہوں جس زمین پر وہاں تیرے کھیا

کا نہ بچھا تیرے باج میں
 ہرگز نہ دیکھا تھا کہ اس نے کئی دفعہ سے
 ہرگز نہ دیکھا تھا کہ اس نے کئی دفعہ سے
 ہرگز نہ دیکھا تھا کہ اس نے کئی دفعہ سے

۲۹
 حیات سودا

عانت ہر روز اس کی تھی
 لیکن غلامی سے اس کی تھی
 لیکن غلامی سے اس کی تھی
 لیکن غلامی سے اس کی تھی

اس نے کئی دفعہ سے
 اس نے کئی دفعہ سے
 اس نے کئی دفعہ سے
 اس نے کئی دفعہ سے

[illegible]

کونی قزاق کونی خان بودس
دوست

کرمی صفت منجی بین باطن این
دو چیز است او خطای که از نظر
بوی که می خورند آن کی یک بر سر
من غایت ساقی از سر به
نمونه ای که در میان اینهاست
با دین ادیب بانه به
که در میان اینهاست

روبر و زیر سائبان ہو دے
اور ہو واسطیج خوان ہو دے
اوسکے ہم بار پر زبان ہو دے
آمین آمین جس طائران ہو دے
آنکھ تنگھ دل سے توان ہو دے

و تلبسته طبع فرمان کا
 پنجہ آفاق میں موجب ممدوح
 نہیں ثانیان کہ عرض مطلب کی
 اب دعا و کردن ہوں شک سے
 شادی و عیش و سرور

قصيده ورمذ خواب وزير الممالك آصف الدوره بادير ستم جنب

کہہ راوے کے سے دل کو سہو
خط خط کلف زار کا دستہ
کھینچی ہر طرف کی آپ کو دور
قلم اتنی رسم سے نہ سو
جو رسم سے یہ خوشی کا دور
اوس طوفان تھاں زمین و شعور
خلق میں جسکے خلق نے شہو
ہو سلیمان پہو نیچے جس تک نور
شاہد اسکا ہے تہ نق مجبور
اوسکے آگے کیا جو باہم زور
ہو دے خاک یہ عدم میں فتور
سخت اور نرم پر باین دستور
نرم پر چون ہوا میں بال طیور

کیا قلم کو قسم سے ہے منظور
نور صبح بہار کا غنڈیرہ
دلف خویاں چین سے خوبی میں
ہے بزم قلم کے نقشہ پر عشق
نامہ پیش ادا کیا ہے کیا ہے جسے
نما اس امر بیچ کرنا ہے
کہ لکھا جاتا ہے اوسکی مدح
یعنی خواب آصف الدولہ
ہے توان بخش ناتوان کا وہ
لے گیا بیل بیل کو پٹہ
غفلہ پیر ابو جس دم اوسکی تیغ
اوسکی بڑش کا دھت کیا میں کروں
سخت پر جیسے تار صبا میں

[illegible]

۹۲

[illegible]

مجلس تہذیب و تعلیم کے اجلاس میں شریعت کے احکامات اور فرائض کی روشنی میں مسائل و مسائل کے حل و فصل کیے گئے۔

مجلس تہذیب و تعلیم کے اجلاس میں شریعت کے احکامات اور فرائض کی روشنی میں مسائل و مسائل کے حل و فصل کیے گئے۔

قسم سودا کے تین بدعا فصل سے حق کے توجہ شمت و جاہ	آمین سب بولیں بندرگان حضور یہ ہے تاحشر خورم و مسرور
قصیدہ در مدح نواب وزیر الممالک سودا و تہذیب جنوں نے کیا خواب و خورام	۲۷ لالی کھراوس طبیب کے ہوشل چنگام اب قصد و مسہل اوسکے لیے جو مفید نام
کھنکے لگا سن اوسکو وہ پوانہ در جواب جو کچھ کہ میرے تن میں اچھا تھا سب کی سال	مجھے میں لہو کو مان یہ تیرا ہے خیال خام عال نے خیر آباد کے پی کر گیا تمام
مسہل طلب کرے ہے غذائی زیادتی کیا سودا اس علاج سے کہہ اسکے ماسوا	محکو سودا غیب بھی گذرا مہ صیام تا اپنی میں دو اکرون اب کر کے قرض طام
تب اون لے یوں کہا کہ تباہ نہیں در علاج اوسکے حضور عرض یہ کر جسکے سایہ میں	اس درو سے تو پاک شفا ہو جو شاو کام روضعیت پیل سے لے اپنا انتقام

۹۳
حکایت سودا

تا اوسکی تو نے زمین غنا کو کیا مقام
اعداس بد خصال کی تہذیب سے کیا مقام

سنتی یہ نوید قصیدہ برائے نذر لیکرا بس جناب میں حاضر ہوا غلام	لے وہ کہ تیرے عدل کی نسبت بخاں غلام دینا ہے تیرے عدل میں اعدا دل زبان
نوشتر دان پہ عدل کا گویا ہے اتہام زخم جگر کو سودا الماس التسیام	کیا کیا بھی ہوئے کیا حق نے شکو خلق مذکور حکم کا میں کروں یا بیان خلق
ابناے روزگار کے لے فخر و احترام یامین تری شجاعت و ہمت اب کلام	تیرا ہی بار عالم ہے لے صاحب وقار اوسے نسیم اگر کہیں خلق سے تیری ہ
کشتی خاکدان کا جو پانی پہ ہے قیام خوشبو جہانور کا ابد تک ہے مشام	

مجلس تہذیب و تعلیم کے اجلاس میں شریعت کے احکامات اور فرائض کی روشنی میں مسائل و مسائل کے حل و فصل کیے گئے۔

اس کا نام ہے کہ جو وہ عطا اس جناب کی
 و یہاں جو میں صرف بطبع کے اہمیت سے
 اس کے بخش خلق میرا ہے جو نہ
 سو و اس اب جنوشتی کہ جانا اب ہوتا
 تابدہ جب تک لفلک ہو وین نہ مہماہ
 دینا ہو اور تو ہو آہی بخیر می

اور انہی میں مہابت و سنت کروں مہام
 اس اندھی کے خوش ہو مجھے تنہا کے طعام
 گریہ و احضور تیرے کے قدر ہے کام
 اس نظم کا تو کہ بد سالیہ اختتام
 تا جلوہ گر زمین بچوان صبح اور شام
 تیرے نصیب حیا مے ہمیشہ بچام

انصاف ہے کہ جو وہ عطا اس جناب کی
 و یہاں جو میں صرف بطبع کے اہمیت سے
 اس کے بخش خلق میرا ہے جو نہ
 سو و اس اب جنوشتی کہ جانا اب ہوتا
 تابدہ جب تک لفلک ہو وین نہ مہماہ
 دینا ہو اور تو ہو آہی بخیر می

در مدح نواب وزیر الممالک صف الہ ولہ بہادر رستم جنگ
 تیرے سایہ تلے ہے تو وہ مہبت
 پش کر جائے دیو دوسے اوطاف
 یہ چلین جو سے شیر ہو گردنت
 سامی بھول جائے اپنی پڑہنت
 کا بچی ہے زمین کے بیچ گزرت
 تیرے آگے جو وہ کرے اگر نت
 متھے پہ راون کے بچول جاہنت
 داب کر دم کسک چلے مہونت
 روز ہجاک کے سور یا سادنت
 مرغ کے دام میں ہو چون پھر کنت
 گاہ سے کوہ تک ہو سب حسنت
 زہ فلک بولی اور ملک حسنت
 خوب بازو سے تیرے سر کنت

در مدح نواب وزیر الممالک صف الہ ولہ بہادر رستم جنگ
 تیرے سایہ تلے ہے تو وہ مہبت
 پش کر جائے دیو دوسے اوطاف
 یہ چلین جو سے شیر ہو گردنت
 سامی بھول جائے اپنی پڑہنت
 کا بچی ہے زمین کے بیچ گزرت
 تیرے آگے جو وہ کرے اگر نت
 متھے پہ راون کے بچول جاہنت
 داب کر دم کسک چلے مہونت
 روز ہجاک کے سور یا سادنت
 مرغ کے دام میں ہو چون پھر کنت
 گاہ سے کوہ تک ہو سب حسنت
 زہ فلک بولی اور ملک حسنت
 خوب بازو سے تیرے سر کنت

اس کا نام ہے کہ جو وہ عطا اس جناب کی
 و یہاں جو میں صرف بطبع کے اہمیت سے
 اس کے بخش خلق میرا ہے جو نہ
 سو و اس اب جنوشتی کہ جانا اب ہوتا
 تابدہ جب تک لفلک ہو وین نہ مہماہ
 دینا ہو اور تو ہو آہی بخیر می

در مدح نواب وزیر الممالک صف الہ ولہ بہادر رستم جنگ
 تیرے سایہ تلے ہے تو وہ مہبت
 پش کر جائے دیو دوسے اوطاف
 یہ چلین جو سے شیر ہو گردنت
 سامی بھول جائے اپنی پڑہنت
 کا بچی ہے زمین کے بیچ گزرت
 تیرے آگے جو وہ کرے اگر نت
 متھے پہ راون کے بچول جاہنت
 داب کر دم کسک چلے مہونت
 روز ہجاک کے سور یا سادنت
 مرغ کے دام میں ہو چون پھر کنت
 گاہ سے کوہ تک ہو سب حسنت
 زہ فلک بولی اور ملک حسنت
 خوب بازو سے تیرے سر کنت

اس کا نام ہے کہ جو وہ عطا اس جناب کی
 و یہاں جو میں صرف بطبع کے اہمیت سے
 اس کے بخش خلق میرا ہے جو نہ
 سو و اس اب جنوشتی کہ جانا اب ہوتا
 تابدہ جب تک لفلک ہو وین نہ مہماہ
 دینا ہو اور تو ہو آہی بخیر می

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اسی کی عید مبارک کا نام ہے جو عید کا نام ہے
 اسی کی عید مبارک کا نام ہے جو عید کا نام ہے
 اسی کی عید مبارک کا نام ہے جو عید کا نام ہے
 اسی کی عید مبارک کا نام ہے جو عید کا نام ہے
 اسی کی عید مبارک کا نام ہے جو عید کا نام ہے
 اسی کی عید مبارک کا نام ہے جو عید کا نام ہے
 اسی کی عید مبارک کا نام ہے جو عید کا نام ہے
 اسی کی عید مبارک کا نام ہے جو عید کا نام ہے
 اسی کی عید مبارک کا نام ہے جو عید کا نام ہے
 اسی کی عید مبارک کا نام ہے جو عید کا نام ہے

بولیں ہیں جسکو کہ شخصیت کہیں ہیں تدبیر
 ہوش اس فن میں تو یہ ہے چو اس سر
 عہد میں اچسکے ہے وہ خوان کرم پر جسکے
 اسم پاک لو کا ہے نواب شجاع الدولہ

قصیدہ در مدح نواب سرفراز الدولہ حسن ضامن بہادر
 صبح عید ہے اور یمن ہے شہر عام
 پھر ہے آج مقصود باد و خماران جریخ
 بعیش گاہ جہان خوش ہو غمی نے آت
 سعلقہ بجہان آج سے پرستون کی
 نشہ نے سے کے سر خوش کیا لکھنؤ باد
 سرور ہے جہان میں کہ شمع و زار و زرد
 وہ او سکے غنچ گل سمجھے ہے جزا ہنگ
 یوں آج ہرین ہم اطفال دیکھے ہے قار
 نہ دلمیں یاد سوں ہے نہ خطرہ آخوند
 ہر ایک کرم میں صدا ہے سنی و مطرب
 دلونین کے خوشی نے جگہ کی اتنی کراچ
 ہرین عطر مال بنا کر لاس رنگا رنگ
 نظرمین گل کی طرح یکدگر ہیں اہل زمین
 ہر ایک دست نگاہ میں ہیں یوں دست خا

بولیں ہیں جسکو کہ شخصیت کہیں ہیں تدبیر
 ہوش اس فن میں تو یہ ہے چو اس سر
 عہد میں اچسکے ہے وہ خوان کرم پر جسکے
 اسم پاک لو کا ہے نواب شجاع الدولہ

بولیں ہیں جسکو کہ شخصیت کہیں ہیں تدبیر
 ہوش اس فن میں تو یہ ہے چو اس سر
 عہد میں اچسکے ہے وہ خوان کرم پر جسکے
 اسم پاک لو کا ہے نواب شجاع الدولہ

بولیں ہیں جسکو کہ شخصیت کہیں ہیں تدبیر
 ہوش اس فن میں تو یہ ہے چو اس سر
 عہد میں اچسکے ہے وہ خوان کرم پر جسکے
 اسم پاک لو کا ہے نواب شجاع الدولہ

ازل سے منقسم ہو سو پہ لایا یہ حلال
 ولیک سختی طالع میری ہے سنگ ساق
 توجہ رخ بنو فری کو کبھی ستر کرنا مشاق
 اگر نایاب آہر سے ہے تھکتے نفاق
 جہانیں اہل جہان جسکے مورد اتفاقات
 زبان پہ ہے میرے سن لکھتے آفتات
 سبب ضعیفی کی طاقت جوئی میری طاقت
 نہیں جو تکرار آؤ نہیں بکار سیاق
 کہ چون کہان کا قہر نہ رہے قابل فاق
 لیا میں فن سخن کھول کر کمر سے یراق
 ہوں نخیاب مدد کی جو ہو تو تیری فاق
 ذلیل و خوار ہو نہیں چشم اہل نفاق
 بیان میں ہے مثال زیر کہ ہے رواق
 گئے میں کرتے پانکھش ہاتھ میں ہو چاق
 کیا ہے اتنی وہ مخلوق کا ہے جو حلال
 کہوں معاش بسرا میں یہ قوم و طاق
 بے پروا میری جس سے زیر کہند روان
 ہزار طرح کی نعمت ہونا مشک و قاق
 نہ سو کھکھوں طرح میرزا رفیع کے قاق

جو کچھ کہ دولت دینا تھی میرے حصہ کی
 میں از قبیل جواہر ہوں باز زیر فلک
 کروں ہوں گشت میں جس گز میں پنجم اسید
 کہا یہ سکنے اسی پر عقل نے لے لے یار
 دلوں کا درد کا سامع حسن و ضامان ہے
 چنانچہ کرتا ہے تعلیم پر عقل عینش
 دیامے قوت اعضائے دلوں میرے جواب
 سپہ گری میں تو گدڑا سر شہاب کا عالم
 جواہر ہوں اس پہ کباب تو بندہ سلطان
 جو دست و پائی نہ سانسے جی زینت
 سوا ہے میں تیغ زبانتے ادا و تیغ کی تیغ
 سلامتی میں تو اپنے رواج کچھ مجھ پر
 بھر کر دینیں لیے شہت استخوان اپنے
 سوا تو اس سے بھی نوبت گذر گئی ہی کر
 سپرد جنگو ہے سر رشتہ سبکی حرمت کا
 سو طالب ملتے ہیں حرمت کا اینہیں جس سے
 عوض میں مجھے اس نقدی کی تو اب گاہوں
 یہ ایسا گاؤں کہ جس سے بردی دسترخوان
 شکل تو علیجان ہوں کھاکے میں مرے

ازل سے منقسم ہو سو پہ لایا یہ حلال
 ولیک سختی طالع میری ہے سنگ ساق
 توجہ رخ بنو فری کو کبھی ستر کرنا مشاق
 اگر نایاب آہر سے ہے تھکتے نفاق
 جہانیں اہل جہان جسکے مورد اتفاقات
 زبان پہ ہے میرے سن لکھتے آفتات
 سبب ضعیفی کی طاقت جوئی میری طاقت
 نہیں جو تکرار آؤ نہیں بکار سیاق
 کہ چون کہان کا قہر نہ رہے قابل فاق
 لیا میں فن سخن کھول کر کمر سے یراق
 ہوں نخیاب مدد کی جو ہو تو تیری فاق
 ذلیل و خوار ہو نہیں چشم اہل نفاق
 بیان میں ہے مثال زیر کہ ہے رواق
 گئے میں کرتے پانکھش ہاتھ میں ہو چاق
 کیا ہے اتنی وہ مخلوق کا ہے جو حلال
 کہوں معاش بسرا میں یہ قوم و طاق
 بے پروا میری جس سے زیر کہند روان
 ہزار طرح کی نعمت ہونا مشک و قاق
 نہ سو کھکھوں طرح میرزا رفیع کے قاق

ازل سے منقسم ہو سو پہ لایا یہ حلال
 ولیک سختی طالع میری ہے سنگ ساق
 توجہ رخ بنو فری کو کبھی ستر کرنا مشاق
 اگر نایاب آہر سے ہے تھکتے نفاق
 جہانیں اہل جہان جسکے مورد اتفاقات
 زبان پہ ہے میرے سن لکھتے آفتات
 سبب ضعیفی کی طاقت جوئی میری طاقت
 نہیں جو تکرار آؤ نہیں بکار سیاق
 کہ چون کہان کا قہر نہ رہے قابل فاق
 لیا میں فن سخن کھول کر کمر سے یراق
 ہوں نخیاب مدد کی جو ہو تو تیری فاق
 ذلیل و خوار ہو نہیں چشم اہل نفاق
 بیان میں ہے مثال زیر کہ ہے رواق
 گئے میں کرتے پانکھش ہاتھ میں ہو چاق
 کیا ہے اتنی وہ مخلوق کا ہے جو حلال
 کہوں معاش بسرا میں یہ قوم و طاق
 بے پروا میری جس سے زیر کہند روان
 ہزار طرح کی نعمت ہونا مشک و قاق
 نہ سو کھکھوں طرح میرزا رفیع کے قاق

ازل سے منقسم ہو سو پہ لایا یہ حلال
 ولیک سختی طالع میری ہے سنگ ساق
 توجہ رخ بنو فری کو کبھی ستر کرنا مشاق
 اگر نایاب آہر سے ہے تھکتے نفاق
 جہانیں اہل جہان جسکے مورد اتفاقات
 زبان پہ ہے میرے سن لکھتے آفتات
 سبب ضعیفی کی طاقت جوئی میری طاقت
 نہیں جو تکرار آؤ نہیں بکار سیاق
 کہ چون کہان کا قہر نہ رہے قابل فاق
 لیا میں فن سخن کھول کر کمر سے یراق
 ہوں نخیاب مدد کی جو ہو تو تیری فاق
 ذلیل و خوار ہو نہیں چشم اہل نفاق
 بیان میں ہے مثال زیر کہ ہے رواق
 گئے میں کرتے پانکھش ہاتھ میں ہو چاق
 کیا ہے اتنی وہ مخلوق کا ہے جو حلال
 کہوں معاش بسرا میں یہ قوم و طاق
 بے پروا میری جس سے زیر کہند روان
 ہزار طرح کی نعمت ہونا مشک و قاق
 نہ سو کھکھوں طرح میرزا رفیع کے قاق

[illegible]

اعلان آسمان کہ میں ہوں کہ جس کو خدا ہوا
 ہے دلوں کو روشن کرے کہ جو کچھ ہے اس میں ہے
 لیکن تم سے حال اخلاقی ہمارے نیک
 اس گفتگو سے دل میں میرے نیک
 دینار سے خریدیں لیکن یہ سودا کی چیز نہ
 یا خلعت خریدیں یا دروس
 غلامی سے دوام دیانیت
 کہ ہے نہ یوں تو تھیں اداس کا کام میں
 شہزادہ تخت کے بیٹے ہیں نہ تین سدا
 بیٹے ہمارے ابی حسدات میدان جنگ
 قصیدہ

نواب مدح حاضر و غائب اگر تیری
 بیٹھے تے اوکے نسل کے نکلا کو سے ہجا
 جس وقت کہ بطور ہو تیری یک نگاہ محمد
 پائے غزالہ دامین وہاں جس در بدر اگر
 حکم صلاح سے تیرے لئے صباغ زمان
 کے کشمکش شراب کو جب کیٹھے نظر
 سید میں کیا بیان کروں تیری کیا نگاہ
 شمع زمیں پر تو اوستہ سچہ نپائے
 طاقت کا روبرو کے معیت سی ہو یہ حال
 مانگ پناہ دہشتے اوس آن فیلست
 بحث ندی صفای ربش اوسکے تیغ کی
 گریخت آسمان پہ وہ آئے تو ہر حکم
 ہے دلو یقین کہ ہنگام کار ناز
 مارے تو جسکے خود پروا سکون کیا عجب
 لیتے ہوئے زمین کو تحت الزلزلک
 تصویر کھینچنے کی تہیں خورش کے تیرے
 گذری تمام عمر اسی سوچ میں اوسے
 آخر قلم کو اٹھ سے رکھ دیکھے یہ کہے
 افواج قاہرہ کا تیرے کیا بیان کروں

کلیات سودا

۱۲۱
در ملاح نواب احمد خاں
سید الدردہ السید صلابت
خان بہار
۱۲۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ شعر
 میر تقی میر کی ہمدردی سے لکھے گئے ہیں
 اور ان کے اندر ان کی تمام خوبیوں کا
 عکس ہے۔ ان کے ہاں ایک ایسا عالم ہے
 جہاں ہر شے اپنے جہان میں گہوار ہے
 اور ہر چیز اپنے جہان میں گہوار ہے۔

بعد صد سنت و ساجت کے
 سیر مجلس کی تاب و طاقت کیا
 شعر اپنا پڑھیں جو ادو لکے حضور
 ایک کہتا ہے یہ توار د ہے
 خلق کو انتظار کش کر کے
 درد کس کس طرح ملا تے ہیں
 اور جو جمع ادب کے سامع ہیں
 جیسے سجان من پرانے پر
 کوئی جو پوچھتا ہے عالم میں
 شعر و تقطیع ادب کے دیوان کی
 ہمیں بھی دیکھیے تو آخر کار
 اتنی کچھ شاعری پر کرتے ہیں
 غرض اس جنبش کے تئیں شکر
 کہا سو داکو ان بزرگوں نے
 اور جو ہوسے بھی تو لایں ہے
 ہے وہ مداح ایک ایسے کا
 لیکن نواب سیف دولہ سدا
 رفعت جو دست سے جبکہ
 پنہ آفتاب ہے جس طرح

جاوین گریہ شاعرے میں کہیں
 کرے تکلیف شعر ادب کے تئیں
 کر کے سرگوشی بکیر و وہیں
 دوسرا بولی ادب سے تمکین
 بکیر و مصرع پڑھیں جو آپ کہیں
 کر کے آواز منحنی و حسن
 و مبدعہ امون کو یوں کرے تحسین
 ادب کے مکتب کے کہتے میں آمین
 فو کس چیز کا ہے ادب کے تئیں
 جمع ہووے تو جیسے نقش نگین
 یا تو اردو ہوا ہے یا قصہ میں
 بیخ در کون آسمان و زمین
 ہو کے بے اختیار بولے وہیں
 مست گنوں او سکا ہے یک آئین
 فخر کرنا بھیجے ہے اوسکے تئیں
 مست جاہ جبکہ عرش تیرین
 جبکہ شہر و فرس و دشمن دین
 دامن خلق کا ہے یہ آمین
 بہرہ ور ہو ہمیشہ روے زمین

میر تقی میر کی ہمدردی سے لکھے گئے ہیں
 اور ان کے اندر ان کی تمام خوبیوں کا
 عکس ہے۔ ان کے ہاں ایک ایسا عالم ہے
 جہاں ہر شے اپنے جہان میں گہوار ہے
 اور ہر چیز اپنے جہان میں گہوار ہے۔

۱۰۳
 حیات سواد

میر تقی میر کی ہمدردی سے لکھے گئے ہیں
 اور ان کے اندر ان کی تمام خوبیوں کا
 عکس ہے۔ ان کے ہاں ایک ایسا عالم ہے
 جہاں ہر شے اپنے جہان میں گہوار ہے
 اور ہر چیز اپنے جہان میں گہوار ہے۔

میر تقی میر کی ہمدردی سے لکھے گئے ہیں
 اور ان کے اندر ان کی تمام خوبیوں کا
 عکس ہے۔ ان کے ہاں ایک ایسا عالم ہے
 جہاں ہر شے اپنے جہان میں گہوار ہے
 اور ہر چیز اپنے جہان میں گہوار ہے۔

[illegible]

شمس جاب سے ہے یغیان کیلے کا
 شمس کے دو خون سے دانہ کارزبان ہو
 ب ناخوان کی اوکے نظر اور شش ہو
 نور اوکے سپاس آدے تو بھلون ہو
 بیت سے دن بدن وہ خون بدنا تو ان ہو
 مبدائین جی کہ اوکے ہر خیز و ان ملان ہو
 علقہ بکوش لاکے ہر خیز و ان ملان ہو
 بنداپون یک اوکے مین بزرگ و خاک
 رنگ سے خاک خون اوں سے جدا جہان ہو
 ہر کلمہ بناؤں عشرہ کابین اوکے

کل حرص نام شخصے سمو واپہ جہان ہو
گواشنی روپے کی خواہش ہو تیری دین
محل دلہری ہوئے تھکوا اگر تنہا
عہد تو اس قدر ہو سہ کار بیچ تیرے
جہاد و جلال یہاں تک دیوے تجھ نہ
کر ملک چاہتا ہو تو تخت بیچ تیرے
اگے تو کیا کہوں میں دل چاہتا ہوں
سکر یہ حرف بولا سو واکہ قدر و تیرے
یہ تو ہے میں اٹنے آفاق میں کہ جنگو
محل دل گہر جو جو پتھر میں اور پانی
عہد تودہ کوئی ہے نزدیک فہم جسکے
نام کو سے بہتر دنیا میں کیا نشان ہے
ملکوئے سرزمین سے حاصل یہی ہو آخر
ارض سا کا جو ناقصے کے بیچ اپنے
جو کچھ کہا ہے تو نے یہ محکوب مبارک
دیکھے ہے جسکے جلوہ پاکیزہ ملتون کی
جو مرتبہ جا نہیں ہے بے نیاز یوں کا
یہ وضع اللہ باری رکھتا ہے وہ کہ جسکا

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اور اس کے لئے وہ دنوں کا ایک ایک لمحہ
 سنہاقت ہوئے ہیں اس لئے کہ اس کے لئے
 گزرا ہے اس لئے کہ اس کے لئے
 اور اس کے لئے وہ دنوں کا ایک ایک لمحہ
 سنہاقت ہوئے ہیں اس لئے کہ اس کے لئے
 گزرا ہے اس لئے کہ اس کے لئے

جوان روح دوڑتی ہو رہی جانکی ہست کو
 شفاف یوان نلک ہیں کھانکھانک شیشے
 آوے نظروہ جون رل یاقت ہو ہو
 کوئی سیاہ ست پڑا ہو کسار جو
 کیفیت بہاے اس کے غنچہ کو
 مستی میں چیت کے جاربے ساغرتہ ہو
 وٹان موزیم بہا میں آئین جو سہر کو
 مستی سے وہ چلین کر دو راہ ہر ایک
 جو عامو باغ سے کراو سکی گفتگو
 اوہیں بست خان ہوا ورو اور تو
 غیر از شمار دتوبہ نہ کھیا کوئی کبھی
 تاثیر جون دوا کی پہونچتی ہو درد کو
 عالم کے دل کی اوہ سے نکلتی ہے آرزو

جوجی کوہ چمن کے روان یون ہلو ککاب
 کنکر ہر ایک جو میں جھلو کو فرے آب کے
 جلوہ اوخو نہیں ہو جو گنگا کے عکس کا
 یون جلوہ گر ہو سرو کا سایہ کہ سطر ج
 موزیم جہا فصل کا آس بھرا ہے
 یون ہو لکڑی اوہیں کہ جون نکلی ہاتھ
 پی پی شراب سرش جوانان سنہ فام
 باہم گامین ڈال کے باہرین رنگ تاک
 القصہ شے خوبی نے تاثیر سے کہا
 بوسے کہ مدعا تو یہی ہے کہ تا ابد
 اس میکہ میں فیض سے جسکے شاکہ حال
 مطلب کو اس طرح سے وہ پہونچتی غفلت کے
 کہ ہے گرنگا سے تھا حاتم کہہ تو کب

اور اس کے لئے وہ دنوں کا ایک ایک لمحہ
 سنہاقت ہوئے ہیں اس لئے کہ اس کے لئے
 گزرا ہے اس لئے کہ اس کے لئے
 اور اس کے لئے وہ دنوں کا ایک ایک لمحہ
 سنہاقت ہوئے ہیں اس لئے کہ اس کے لئے
 گزرا ہے اس لئے کہ اس کے لئے

کلمات سودا ۱۰۶

انصاف نہیں ہے جو میری
 کہ میری نہیں ہے جو میری
 کہ میری نہیں ہے جو میری
 کہ میری نہیں ہے جو میری
 کہ میری نہیں ہے جو میری

دل مدح غائبانہ سے کیونکر کھلے میرا	تا اس غل کو پڑے سجاو سکے رو برو
طرہ کی تر سے کہت سنبھل میں دیکے جو	پانی بہت چمن میں ملے اپنی تشنگی
پہونچے تھی جھوکو باہر شامی کبھی کبھی	چاہے کہ آب رفتہ ہے آوے بوی جو
ہم آتش مزاج ولبیارتند خو	دیکھا جو میں تو ہے وہ عجب یک مقام ہو

اور اس کے لئے وہ دنوں کا ایک ایک لمحہ
 سنہاقت ہوئے ہیں اس لئے کہ اس کے لئے
 گزرا ہے اس لئے کہ اس کے لئے
 اور اس کے لئے وہ دنوں کا ایک ایک لمحہ
 سنہاقت ہوئے ہیں اس لئے کہ اس کے لئے
 گزرا ہے اس لئے کہ اس کے لئے

[illegible]

[illegible]

منہ بانی ہونے کے لئے جو کچھ ہو گیا ہے وہ سب کچھ ہو گیا ہے
 منہ بانی ہونے کے لئے جو کچھ ہو گیا ہے وہ سب کچھ ہو گیا ہے
 منہ بانی ہونے کے لئے جو کچھ ہو گیا ہے وہ سب کچھ ہو گیا ہے
 منہ بانی ہونے کے لئے جو کچھ ہو گیا ہے وہ سب کچھ ہو گیا ہے

علی کا نام لے کوئی جو کہ مجلس میں
 سناو یہ کو سمجھ کر خلیفہ پنجم
 اور خلیفہ کی اپنے مریدوں کو یہ وصیت ہے
 شہداء کے ریش کو اس شخص کے بنا چوری
 جو کوئی اونکو کہے ہے بزدل کا گانڈہ
 اگر جو پہچنے کوئی اصل و نسل کو اونکی
 بواب شمر کا تھا سوا اونکو کا تھا دادا
 اونکو کی بہن ہے ابن زیاد سے منسوب
 جگر کے ٹکڑے بن خولیکے نور ویدہ شمر
 نضر کہ انہیں اور انہیں گروہ ہے شمر کی
 نہ پوچھو تم کہ ذات شریف سے اپنی
 انھوں کے داؤ لکھائے نام باندھی میں تدار
 پڑا ہے حیض کے لومہ میں اونکی انکی
 جو کور موہلی سنتی ہو سو عصا لیکر
 کہے ہے اپنی یہ تفریق شیخ وہ میں ہوں
 کہ جسکے داؤ سے نہ جا کر بلا میں موز غا
 وہ ایسے باپ کا بیٹا ہے جو کہ شکون پر
 نہیں حسین دگر نہ کرے ابھی قیتل
 کہ تو ایسے کی تہمت جسکے تین سودا

کہ میں میں قتل کروا سکوں یہ ایرانی
 کرین ہین موہو اپنے کو اوسیدہ فریانی
 جو چھوڑ جائے میری روح عالم فانی
 کرے سناو یہ کی گور پر گس رانی
 تو کہتے ہیں کہ سادات ہے اونسے مروانی
 کہوں میں یون نہ ہو دی کہ نہ نصرائی
 جو یازید کی تھی سوا اونھ کی تھی نانی
 منور جس سے ہے دنیا میں آل مروانی
 میں ہوں شمش کے دیکھے سے اونکی فریانی
 یہ گانڈہ کھلے تو شکل سے سخت تلخانی
 ہوئے ہیں آل مخوکے دشمن جانی
 منور قتل پسید کے آل مروانی
 سنان بن انس دابن حد کا پانی
 کہتے تھا اونکے بڑوں کو گھر کی درباری
 یہ رافضی نکرین گو میری قدر دانی
 کیا فراط کا سب بدل بیت پر پانی
 چلا کے گھوڑوں کو کہتا تھا تیسیرانی
 غرض جہانم یہ بھڑوا یزید کا تانی
 کرین ہین یمن چہ ایرانی وچہ تورانی

دست بانی ہونے کے لئے جو کچھ ہو گیا ہے وہ سب کچھ ہو گیا ہے
 دست بانی ہونے کے لئے جو کچھ ہو گیا ہے وہ سب کچھ ہو گیا ہے
 دست بانی ہونے کے لئے جو کچھ ہو گیا ہے وہ سب کچھ ہو گیا ہے
 دست بانی ہونے کے لئے جو کچھ ہو گیا ہے وہ سب کچھ ہو گیا ہے

۱۰۹
 حیات سودا

کہ میں میں قتل کروا سکوں یہ ایرانی
 کرین ہین موہو اپنے کو اوسیدہ فریانی
 جو چھوڑ جائے میری روح عالم فانی
 کرے سناو یہ کی گور پر گس رانی
 تو کہتے ہیں کہ سادات ہے اونسے مروانی
 کہوں میں یون نہ ہو دی کہ نہ نصرائی
 جو یازید کی تھی سوا اونھ کی تھی نانی
 منور جس سے ہے دنیا میں آل مروانی
 میں ہوں شمش کے دیکھے سے اونکی فریانی
 یہ گانڈہ کھلے تو شکل سے سخت تلخانی
 ہوئے ہیں آل مخوکے دشمن جانی
 منور قتل پسید کے آل مروانی
 سنان بن انس دابن حد کا پانی
 کہتے تھا اونکے بڑوں کو گھر کی درباری
 یہ رافضی نکرین گو میری قدر دانی
 کیا فراط کا سب بدل بیت پر پانی
 چلا کے گھوڑوں کو کہتا تھا تیسیرانی
 غرض جہانم یہ بھڑوا یزید کا تانی
 کرین ہین یمن چہ ایرانی وچہ تورانی

منہ بانی ہونے کے لئے جو کچھ ہو گیا ہے وہ سب کچھ ہو گیا ہے
 منہ بانی ہونے کے لئے جو کچھ ہو گیا ہے وہ سب کچھ ہو گیا ہے
 منہ بانی ہونے کے لئے جو کچھ ہو گیا ہے وہ سب کچھ ہو گیا ہے
 منہ بانی ہونے کے لئے جو کچھ ہو گیا ہے وہ سب کچھ ہو گیا ہے

چھان مارا ہے گھر انیکو تیرے عالم میں
اقربا تیرے کوئی بھی گھر نہیں کہہ
ساتھ انسان کے ہزارہو جس طرح وہین
زن کو شوہر کی کمائی سے قید میں تیرے
کر دیا وہرنے ہر ایک محبہ رو کا گھر
آل تھامین تیرے آتا ہے منک خانہ
تو ہوا مست عمل در نہ تیرے باپ کی عہد
یاد کرتا ہے زن اپنی کو تو اس خوبی کو
شکل زن ہو ملا خواہیں انے شیطان
پشت در پشت تیرے قوم میں ہوتا آ
تیرے والد ہی نے بجائو نہ پوریا تہا
رشتہ داری جو تیرے سلسلہ میں ہا ہم
ایک کے صلے جو ہو دین و خیر میدا
بھانجا جسکے ہنہ ماہو لکا خسرو پرا ہے
اس گھر انہیں سدا بیٹی یہ ماں ہے باپ
نہیں وہ ماہ جو بیٹی کی نہوا اپنی سوت
خانہ داماد سے یون پٹن نسائیں گھر کے
اسکی بھیجی کے بھر آتا ہے تھنہ میں پانی
بھانجا جسکے کا جوانی سے ذرا کچھ گدرا یا

رشتہ سربستہ بجز لطن نیانی ابلک
بن سناقی نگیا چلتے میں پاؤں کی دھمک
ایک شوہر ہے تو ایک یار بلا شہر شک
پار چنان کا پوہ ہنچا نہ کبھی زیر فلک
واسطے او سکے عیشت کی مقرر صحنک
جدو آبائی سند پر ہے تیرے صحر اوک
زندگی خرچی کو نکل سکتی بن اسکے دھمک
اپنی کے ہو سپردانی کے چون بائس
چو نے بالغ جو لگے تیرے بزرگ و کوچک
وہ عمل جس سے کہ لرزے نہ ماتا بہ سہمک
صورت سلک گہر پوہ ہنچا ہی ہر وقت تھک
لعن کہتے ہیں او سے فرس ہوئے غزلک
پسر اپنے کا وہ ہم زلف ہوا سے مردک
نانا جسکے ہے نواسے کا خسرو لاشک
ہر گھڑی دلو چچا کر ہے بھتیجے یہ لپک
نہیں داماد جو وہ ساس سے جاوی نہانک
سرور کی چوب سے جس طرح لگے ہے بیک
جس بھتیجے کے ہے چہرہ پوہ جانکا نک
اسکی خالا چہرے ہے رات کو پٹھا و خوشک

اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص اپنے دل سے اللہ کی تعریف و ثناء کرتا ہو اور اس کے لئے دعا کرے وہ بھی پورا ہوتا ہے۔
اور اگر کوئی شخص اپنے دل سے اللہ کی تعریف و ثناء نہ کرے تو اس کا دل نہیں پورا ہوتا۔

اور وہ جو میں کم زور دیاں تھے میں نہیں
 اور وہ کہ وہ کہتا ہے میں نہیں جانوں
 یوں بھی غلا کچھ تو ہر ایک یا لکی آگے
 کوئی سر پہ کے خاک گریبان کیسا چاک
 بند و بستان کو چھو اس پاکلی اوپر
 نہ سوجھ گئی دیکھ کے جانا سب ارٹھی
 کہ جو بنے جا کر کسی عمدہ کے صاحب
 وہ جا کے جو رات نامہ تو شیشے میں دوزانو
 بیوقت خورش او سکی جو اپنے تئیں جو کہ
 گدہ مال کی جب بیٹھے ہوئے گنتی میں گھریاں
 خمیازہ پہ خمیازہ ہی اور چرت اور چرت
 سفید طبابت کے چلا آدمی نور
 سبقت ہو اس آگرا کا کو تین چھینک
 دیتے ہیں سنگا تیر و کان ہاتھ میں آوے
 اور حاضر اور پر جوہ نواب کون دیکھے
 بطریق میں ہے خرزہ اور خرزہ پر درد
 یہ بھی تو نہیں ہے کہ اسی سے ہو تسلی
 اس میں جو کہیں آدو اٹھا پیٹ میں آوے
 کہتے ہیں غرض مرگ سے رو نیکو سپاری

یہی کے جو آگے کی یہ ہر ایک کان ہے
 در بارہ اس غم میں جو نہ دیکھان ہے
 اس تی سے مالاکار سی روان ہے
 کوئی رو دے ہے شمع پیٹ کوئی نمونہ ہے
 اتھمی کا نہ ہم نہ ہزارہ کا گمان ہے
 کرتے ہیں جو دیاں غرض تو یہ ہے کہ ہاں
 او سکی تو اذیت جو بڑی آفت جان ہے
 کیسا ہی اگر اپنے تئیں نواب ران ہے
 کو کیا کہوں آہستہ کہ نصیب کا کیا ہے
 اور یہ غلام و دھن جن اسب دواں ہے
 شمع صورت سونا گر شکل دیاں ہے
 سود و سود کا جو کسی عمدہ کی بیان ہے
 آوے تو وہ او سکو بخت و نگران ہے
 ٹھنڈی ہوا آٹیکا کر او سوت گمان ہے
 کھانا تو یہ کھاتے ہیں پر او سکو خفقان ہے
 ہے دو دو پھیلی قس اور گاؤں بان ہے
 اس سب پر تفسیر کے لیے مینی مان ہے
 پھر رو علی سنیان تو دیاں ہر چوچان ہے
 اگر کوئی سمجھو طبابت کی کہاں ہے

اور وہ جو میں کم زور دیاں تھے میں نہیں
 اور وہ کہ وہ کہتا ہے میں نہیں جانوں
 یوں بھی غلا کچھ تو ہر ایک یا لکی آگے
 کوئی سر پہ کے خاک گریبان کیسا چاک
 بند و بستان کو چھو اس پاکلی اوپر
 نہ سوجھ گئی دیکھ کے جانا سب ارٹھی
 کہ جو بنے جا کر کسی عمدہ کے صاحب
 وہ جا کے جو رات نامہ تو شیشے میں دوزانو
 بیوقت خورش او سکی جو اپنے تئیں جو کہ
 گدہ مال کی جب بیٹھے ہوئے گنتی میں گھریاں
 خمیازہ پہ خمیازہ ہی اور چرت اور چرت
 سفید طبابت کے چلا آدمی نور
 سبقت ہو اس آگرا کا کو تین چھینک
 دیتے ہیں سنگا تیر و کان ہاتھ میں آوے
 اور حاضر اور پر جوہ نواب کون دیکھے
 بطریق میں ہے خرزہ اور خرزہ پر درد
 یہ بھی تو نہیں ہے کہ اسی سے ہو تسلی
 اس میں جو کہیں آدو اٹھا پیٹ میں آوے
 کہتے ہیں غرض مرگ سے رو نیکو سپاری

اور وہ جو میں کم زور دیاں تھے میں نہیں
 اور وہ کہ وہ کہتا ہے میں نہیں جانوں
 یوں بھی غلا کچھ تو ہر ایک یا لکی آگے
 کوئی سر پہ کے خاک گریبان کیسا چاک
 بند و بستان کو چھو اس پاکلی اوپر
 نہ سوجھ گئی دیکھ کے جانا سب ارٹھی
 کہ جو بنے جا کر کسی عمدہ کے صاحب
 وہ جا کے جو رات نامہ تو شیشے میں دوزانو
 بیوقت خورش او سکی جو اپنے تئیں جو کہ
 گدہ مال کی جب بیٹھے ہوئے گنتی میں گھریاں
 خمیازہ پہ خمیازہ ہی اور چرت اور چرت
 سفید طبابت کے چلا آدمی نور
 سبقت ہو اس آگرا کا کو تین چھینک
 دیتے ہیں سنگا تیر و کان ہاتھ میں آوے
 اور حاضر اور پر جوہ نواب کون دیکھے
 بطریق میں ہے خرزہ اور خرزہ پر درد
 یہ بھی تو نہیں ہے کہ اسی سے ہو تسلی
 اس میں جو کہیں آدو اٹھا پیٹ میں آوے
 کہتے ہیں غرض مرگ سے رو نیکو سپاری

اور وہ جو میں کم زور دیاں تھے میں نہیں
 اور وہ کہ وہ کہتا ہے میں نہیں جانوں
 یوں بھی غلا کچھ تو ہر ایک یا لکی آگے
 کوئی سر پہ کے خاک گریبان کیسا چاک
 بند و بستان کو چھو اس پاکلی اوپر
 نہ سوجھ گئی دیکھ کے جانا سب ارٹھی
 کہ جو بنے جا کر کسی عمدہ کے صاحب
 وہ جا کے جو رات نامہ تو شیشے میں دوزانو
 بیوقت خورش او سکی جو اپنے تئیں جو کہ
 گدہ مال کی جب بیٹھے ہوئے گنتی میں گھریاں
 خمیازہ پہ خمیازہ ہی اور چرت اور چرت
 سفید طبابت کے چلا آدمی نور
 سبقت ہو اس آگرا کا کو تین چھینک
 دیتے ہیں سنگا تیر و کان ہاتھ میں آوے
 اور حاضر اور پر جوہ نواب کون دیکھے
 بطریق میں ہے خرزہ اور خرزہ پر درد
 یہ بھی تو نہیں ہے کہ اسی سے ہو تسلی
 اس میں جو کہیں آدو اٹھا پیٹ میں آوے
 کہتے ہیں غرض مرگ سے رو نیکو سپاری

اور وہ جو میں کم زور دیاں تھے میں نہیں
 اور وہ کہ وہ کہتا ہے میں نہیں جانوں
 یوں بھی غلا کچھ تو ہر ایک یا لکی آگے
 کوئی سر پہ کے خاک گریبان کیسا چاک
 بند و بستان کو چھو اس پاکلی اوپر
 نہ سوجھ گئی دیکھ کے جانا سب ارٹھی
 کہ جو بنے جا کر کسی عمدہ کے صاحب
 وہ جا کے جو رات نامہ تو شیشے میں دوزانو
 بیوقت خورش او سکی جو اپنے تئیں جو کہ
 گدہ مال کی جب بیٹھے ہوئے گنتی میں گھریاں
 خمیازہ پہ خمیازہ ہی اور چرت اور چرت
 سفید طبابت کے چلا آدمی نور
 سبقت ہو اس آگرا کا کو تین چھینک
 دیتے ہیں سنگا تیر و کان ہاتھ میں آوے
 اور حاضر اور پر جوہ نواب کون دیکھے
 بطریق میں ہے خرزہ اور خرزہ پر درد
 یہ بھی تو نہیں ہے کہ اسی سے ہو تسلی
 اس میں جو کہیں آدو اٹھا پیٹ میں آوے
 کہتے ہیں غرض مرگ سے رو نیکو سپاری

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

جلادوبه حسن شکل خطوط شاعری است
جلادوبه حسن شکل خطوط شاعری است
دل را از آن صفا که بود دیدم در
آتش در شعله ناله کرده است
عکس کرده در آن آینه شادمان
چشمه یقین از آب است که در
آب شادمان از آب است که در
دردم کرد و در وقت از آب است
چون صورت صفت از آب است
نقاشی عمارت آن عجب گاه خلاق

حرف زبان کلک من از کثرت جلا سے
 ہر گز رسد چو شاہد حق بنیاط بم
 چشم اگر بسینہ خطبتان فست
 بازو سے شاہناہ خبلم کہ دیو است
 از استماع نظم کلام درین تقسام
 نامہ دنیا است آتشہ در ذمہ قبول کس
 چون محاسب سوا شود در باب او
 شادی غمہ رمضان زیر آسمان
 بنی بزیر بار سے پیوستہ میان
 تابش و بیدار سے بانگ و معلوۃ را
 خوابان سپہیکہ بود خسلق دانہ اش
 در فکر بویاست کہ ایں ہے نیاز
 دیدیم تازہ مسجد نورافنے کزو
 آئے کہ غمخند پیغمبر آن مکان
 ہر رنگ اوز عکس کو اکب بوقت شب
 یارب چہ مسجد بیت کہ گرد حرم او
 فرقہ و فاسح بھار آن بنیاست
 آید صلا ز گنبدش از جنبش نسیم
 دل در تعجب است کہ گلدستہ سے او

[illegible][illegible]

نظر آتے دو تائب ہو گئے ہیں
مضامین ہو گئے ہیں
صبر سے ازل سے
یہاں زلفوں کی
سویاں میں
ظہر پر
خواب
پچھائی
جس میں
ہاتھوں
نظر آتے دو تائب ہو گئے ہیں
مضامین ہو گئے ہیں
صبر سے ازل سے
یہاں زلفوں کی
سویاں میں
ظہر پر
خواب
پچھائی
جس میں
ہاتھوں

تھکا کے تھمیں ساقی شیدائے
 کہ پہونچا ہے وقت یادہ نوشی
 خروش و جوشِ مرغانِ چین کا
 اوتھا کر جلد کھکاندے پہ طینہ
 تیرا کانادہ پی کر ساغِ غل
 جو بولے غائب تھ توڑا سکا
 غنِ اس وقت انکا بے محل ہے
 کہے ہے دیکھ کر ابراس ہوا کو
 کریم اپنے کو مین کر لون گا راضی
 سنے ہے ساقیا تک آن کر جہان
 کھے ہے دستِ قدن بند کارنگ
 یہستی کو گھٹا کے ملک نظر کر
 زبس باد بہاری مین نشا ہے
 گلِ محض پہ بیداری ہے نایاب
 کھے داؤدی کے غنچِ چین مین
 اوتھا کتے نہیں سر ہے پیغیس
 قبا گل چھاڑی ہے ہو کے سرشار
 جھکا دیتا نہیں بارِ شر شاخ
 ہوا ہے شاخِ گل یون بھوتی ہے

[illegible]

کون ملک اسے دیوانی نہ تو خاک
 دے گا یا خودی راد کی دست
 کھانے کا پھون سے دیوانہ
 ہون

کہ ہے وہ کھن داؤد ہی کے انبیق
پت نکا جام شہد بت اُٹھ ہو
کرسٹا یاد کتا تھا غلام
کیا بت ہنس سودا کو پلج
لیا ایسے کو ہم دیک کے دو بات
کیا دونوں نے لکھا قصہ داؤد
کہ ہے وقت سحر پہنچے رہ دین
اوست ذالو پہشت بار بردار
کرین مرکب پیشیں و پس سواری
سجے آب حضرت اسکا کیا ذکر
حرم کو سر سے چنا سے سعادت
غلامان ان کے جب تب بھوکے ناچار
مرید ابن کے ہوئے گرد آئے کسب
عصا کوئی کوئی لے نہ پھیل اتھ
کوئی حضرت کے آگے کوئی دنبال
چلا سلوات پرعتا شاد وغورم
پہنہ پاؤسہ سودا اظہر
کہ شیطان نے کیے عراق دینے
وہ پونجے کرتے حضرت کے قدس

سوزن کی صدا سننے سے رکھ نہ
 گئے گا تو سخن یہ سب ارجو منظور
 اگر یہ بات میری تین خانے
 فرض اسکی کمان تک کیجیے شہرت
 نہیں یہ بات خالی از کرامات
 پھر ادسکے بعد سامان معسر کر
 یہ مندرمایا کہ مرکب پہ کرورین
 جو اسباب سفر ہے کہ کے طیار
 انا سودا ہے ہم خم میں ہویاری
 وہ بولایون سواری کامری فکر
 چلاگو پاؤن میں بہر زیارت
 بہت فرما ہے اوسکے تکرار
 سوار اپنے ہوئے مرکب پہ پیب
 اوٹھا ہر ایک کے عمدے کو ہوں ساق
 کوئی لے پیکان اور کوئی دمال
 مصلحا کوئی سر پر رکھ کے اوسدم
 بوضع خویش اوس مجمع کے اندر
 غرض دور چار کین تعین نفلین طے
 رہی جب پانچوین منزل لگی کوس

طيات سودا
١٢٢

چلو گے گھر کو تم اپنے کس اسلوب
 کو حضرت نے سننا تم ہو گمراہ
 ہم کا فرض غی قصہ در پر ہون
 مریدان پس تھے گھر چلنے کے مال
 سخن حضرت ہمارے کا ہے مقبول
 کما سودا نے سننا تم جو بحث
 غرض جب بات پھرنے ہی پہ تھری
 ہوے تھے صبح جس منزل سے راہی
 گئی کچھ شب تو فرمایا کہ احباب
 کما سودا سے قصہ ناگمانی
 کما سودا نے حضرت کو تو غی ضبط
 کہیں اک شہر کی مین واردات اب

ہے اس سے قصد اور دھڑکاہٹیں خوب
 نینیں سلسلہ سائل سے کچھ آگاہ
 گیا یا نال آگے جان کا خوف
 کما سو دا سے باہم ہو کے کیدل
 یمن سے حج اونھون کا ہوگا مقبول
 سخن میرا نہ خاطر پر کرو بار
 نماز ظہر پڑھ وقت سپہری
 پھر آئے شام دان بوکرت باہی
 میسر تو نمودے گا خور و خواب
 کہ جو وہ نینیں او سکی زبانی
 مجھے قصہ کہانی سے ہر کیا ربط
 جو گوش موش سے انے نینیں

حکایت پس نشینہ گر کہ دجلت بوز از سبب
الا اے ساقی میمنہ عشق
مئی الفت کا میا رہے نشینہ لیکر
مجھے اوس مئی کے تو دوچار سے جا م
طلب میں تھا پس اک نشینہ گر کا
پدر کا وہ دل و جان و جگر تھا
بنایا حق نے سب سے دور او کو

قدرا و بر سر زگر عاشق و فریاد
چھکا دے گری مجھے پیسا یہ عشق
باب ساغرزین کو تو مجھ
سمن کو عشق کے مین دون سلجھام
نسایت لاڈ لا مادر پدر کا
پدر عاشق وہ مشوق پدر ہوتا
پری پونچھے نہ ہرگز عوراد کو

کے ایک شاہک

کتابخانه عمومی
مجلس شورای اسلامی
تهران

A black and white photograph of a dense, repeating pattern of stylized, calligraphic script, likely Arabic or Persian, used as a decorative background or endpaper. The pattern consists of numerous small, interconnected loops and flourishes, creating a complex, textured appearance. The script is arranged in a way that suggests movement and flow, typical of traditional Islamic art. The overall effect is one of intricate detail and cultural heritage.

[illegible][illegible]

کونئی بولا کہ سیہ سے پری کا
کونئی بولا کہ یہ جسم غلط ہے
بنا یا حق نے اسکو جو پر یک
بجرا ہے اسکی آنکھوں میں وہ جاؤ
لگا اونہیں سے کہنے ایک ذی فہم
یہ روکا تھا تو شمع بزم افسہ وز
بقہ فہم ہر کس یک گمان تھا
اوسے تو چڑھ رہی تھی عشق کی تب
نگہ پڑتی بب اوس کے ہر پہن پر
نکرتی تھی اوسے تدبیر کچھ سود
پر آخر سایا اوس پر سب نے تھانا
کونے اوس پر جب کچھ پڑھکے پھونکا

مل ہے اسیہ یا جاؤ دگری کا
پری کی آپ ہی تو یہ منطبت
ہوا اسکا چاہتے سایا پری پر
دیوانہ ہووے سے سارے دیکھتے سنا
کہ کدے ہی مرے دل میں تو یون تم
کیا پیرا دل پر وانہ کا سوز
خمن ہر یک طرح کا دوسیاں تھا
پڑا دیکھے تھا وہ کیا روز کیا شب
نظر آوے تھا خاکستروہ تن پر
بدن پر سوختے یون آتش پہ جون دون
کونئی تھا کونئی لایا سیانا
اوتھا اوس آگ سے دونا سمجھو کا

کونئی بولا کہ سیہ سے پری کا
کونئی بولا کہ یہ جسم غلط ہے
بنا یا حق نے اسکو جو پر یک
بجرا ہے اسکی آنکھوں میں وہ جاؤ
لگا اونہیں سے کہنے ایک ذی فہم
یہ روکا تھا تو شمع بزم افسہ وز
بقہ فہم ہر کس یک گمان تھا
اوسے تو چڑھ رہی تھی عشق کی تب
نگہ پڑتی بب اوس کے ہر پہن پر
نکرتی تھی اوسے تدبیر کچھ سود
پر آخر سایا اوس پر سب نے تھانا
کونے اوس پر جب کچھ پڑھکے پھونکا

کونئی بولا کہ سیہ سے پری کا
کونئی بولا کہ یہ جسم غلط ہے
بنا یا حق نے اسکو جو پر یک
بجرا ہے اسکی آنکھوں میں وہ جاؤ
لگا اونہیں سے کہنے ایک ذی فہم
یہ روکا تھا تو شمع بزم افسہ وز
بقہ فہم ہر کس یک گمان تھا
اوسے تو چڑھ رہی تھی عشق کی تب
نگہ پڑتی بب اوس کے ہر پہن پر
نکرتی تھی اوسے تدبیر کچھ سود
پر آخر سایا اوس پر سب نے تھانا
کونے اوس پر جب کچھ پڑھکے پھونکا

۱۳۴

بسبب جوش عشق بقیہ ارشدن پسر شیشہ گز جانب صحر ارقن از
خانمان آوارہ شدن و آگاہ شدن پدر و بس کردن

کہ ہوا ز دل عشاق سبے پرورد
سخن آوارگی سے بولون یکدست
ہوئی یان تک یہ حالت اوس پر افرو
برنگ گل وہ گلزار تابد امان
کہ جاتا ہوں کدھر جا کر گردن کیا

پہوچ ساتی تو لیکر بادہ درد
مجھے اوس مجھے کہ جون خبست
نکرتی تھی اوسے نفیثش کچھ سود
کہ یک شب پھاو کر اپنا گریبان
چلا اس طرح گھر سے بے سرو پایا

کونئی بولا کہ سیہ سے پری کا
کونئی بولا کہ یہ جسم غلط ہے
بنا یا حق نے اسکو جو پر یک
بجرا ہے اسکی آنکھوں میں وہ جاؤ
لگا اونہیں سے کہنے ایک ذی فہم
یہ روکا تھا تو شمع بزم افسہ وز
بقہ فہم ہر کس یک گمان تھا
اوسے تو چڑھ رہی تھی عشق کی تب
نگہ پڑتی بب اوس کے ہر پہن پر
نکرتی تھی اوسے تدبیر کچھ سود
پر آخر سایا اوس پر سب نے تھانا
کونے اوس پر جب کچھ پڑھکے پھونکا

بجرا ہے اسکی آنکھوں میں وہ جاؤ
لگا اونہیں سے کہنے ایک ذی فہم
یہ روکا تھا تو شمع بزم افسہ وز
بقہ فہم ہر کس یک گمان تھا
اوسے تو چڑھ رہی تھی عشق کی تب
نگہ پڑتی بب اوس کے ہر پہن پر
نکرتی تھی اوسے تدبیر کچھ سود
پر آخر سایا اوس پر سب نے تھانا
کونے اوس پر جب کچھ پڑھکے پھونکا

پیر تیرا نڑا ہے جان بر لب
 نکلتے چاند بدلی سے نہ رو کا
 درِ افشانِ چشم ہے جون ابر نیسان
 ہوئے اس راجہ سے سب خبر دار
 کہ نادرِ خضر سے اب فائدہ کیا
 جدائی اوسکی ہم پر بھی تو ہے جبر
 لے آویگئے اسے ہر طرح تجھ تک
 کہ اگر ہوش میں جا چشم پر غم
 مجھے بھی ساتھ تم بہرِ دالو
 ہمارا بھی یہی چہرہ مدعا ہے
 چلے روتے وہ جو تھے صاحبِ درد
 پھر ہے ہر جہ طرح آبِ چکا بو
 نہ دن کو چین ہے نہ شب کو آرام
 تھکے ڈھونڈا سکون تب دیک اور دو
 منہم کے وہ اور رمال کے پاس
 سکونت چھوڑ دی دن رات گھر کی
 منہم کے پڑے رہتے تھے گھر رات
 عمل سے اپنے ان کو یوں بتایا
 طرفِ مشرق کے یا نے ہو وہ سو کوں

۱۳۴۶

125

ذوق بنیاد کس صحرای کے نام لکھ
 بڑے نزدیک جسم ماننے وہ بخاؤں
 جگر کس کا کہ عیسے کے دہر و پاؤں
 سلا سب کرنے آپس میں دین
 بھان تک تھے وہ بیکار گاہی دین
 عیسے آکر کون عجز ہر دین
 کہ گفت ادنیٰ عجز ہر دین
 ایسا کہ دین بیکار کس کا
 نو دہی ادس افلاک کا
 دس پناہ ادس کے بیچ کون
 کہ محبت پان ادس کے بیچ کون
 کہ محبت پان ادس کے بیچ کون
 کہ محبت پان ادس کے بیچ کون

ظاہر شدن عشق او بر یمنان و پیرن رفتن از خانه بطرف زرگر مسپر

مجھے جلد ہی پیا لاکر کے لمبے ریز
کھینچی ہوئے جو آتش پر دوبارہ
چلا پھر گھر سے بھرتا آہ پُرسوز
کہ چون شبنم سے ٹپکین گرد گل حنا
برہنہ پاسردن پر ڈالتے خاک
درود یار سے تھی آہ و زاری
کفِ افسوس ملل آہ بھر کر
اس آہو نے کیا بستی سے پھر زم
کوئی انگشتِ حسرت زیرِ دندان
لے آئے گھر اوسے جیلہ فن
کہ جس کو چے مین وہ طفلِ انبیا
تن نازک تھا اوس کا مور و سنگ
اوسے ہوتی تھی اوس دمِ فرحتِ بیع
دل اوسکے آگئی جس طرح کی لہر
کسی کے در کسی بقال کے ہاٹ
درختوں مین کین کٹ جاتی اوقات
ہوا تھا زندگانی سے زمیں سیر
حرام اون پر ہوا کیا شرب کیا اکل

کتابت ۱۹۰۱

152

کے ہر پیر و روز و وقت سے کہیں دور
جہاں میں عشق الگ شان عسل ہے
وہ کیا ہی کوئی ہو صاحب پوش
پیشہ کار نہیں ہے یہاں تو پیش
تو حب بنار یا مین رہم دلاہ عشق
سنگ بنی بھانڈ کے سر علم رکھ
نیکو عشقوں میں نام روشن

۱۔ اہل بیت علیہم السلام
 ۲۔ اہل بیت علیہم السلام
 ۳۔ اہل بیت علیہم السلام
 ۴۔ اہل بیت علیہم السلام
 ۵۔ اہل بیت علیہم السلام
 ۶۔ اہل بیت علیہم السلام
 ۷۔ اہل بیت علیہم السلام
 ۸۔ اہل بیت علیہم السلام
 ۹۔ اہل بیت علیہم السلام
 ۱۰۔ اہل بیت علیہم السلام

کسی کی محبت سے دل پہ اوس کی محبت کی یاد آئے
 کس کی محبت سے دل پہ اوس کی محبت کی یاد آئے
 کس کی محبت سے دل پہ اوس کی محبت کی یاد آئے
 کس کی محبت سے دل پہ اوس کی محبت کی یاد آئے

مکرون پر و مل - و دن کی گفتار
 کہ آید جو جان سونے کے لہریں
 یہ قسم عشق کی نشو و نما کی ہے
 ہوا اکل سے بگاڑ لال کا یون داغ
 بیٹے ہے دوسرا کھر ایک کھرست
 کہتے ماریہ کے سانسے گنج
 دل زر گرپ میں تہ مسکھ کی
 کہ دل پھسلا دیا زر گرپ کا
 کٹھالی میں طلا جیسے کہ جواب
 نہ تھا جز نالہ و سہریا چھٹے کام
 بخواب آیا نطفہ روہ آمینہ رو
 دل گرم اپنے سے بھر کر دم سرد
 تنگے کچھ حال سے میرے خبر ہے
 کہ دور اس امر سے شکوہ کہیں ہے
 سچکے کو شکایت کی نہیں جا
 اوسے شکوہ نہیں اپنے زبان کا
 ترانہ گل کو ہے لبس کی مسیاد
 مرے حق میں جو کچھ تیری رضا ہو
 محبت ہی نے تیری یہ گھر ہے

کرب کی کے ہون میں مست و شراب
 ملاقات اس شمع دون یکد گرین
 تجھے بھی کوہین الفت تو ادا کیے
 محبت کا کھلا ہے آخر شش باغ
 کہ جیسے آگ لگ کر یک شرر سے
 نہ پھسل عشق کی دولت ہو بے رنج
 جب اون نے یہ بلا سراپنے پر لی
 کہ شمع تقایہ الفت کے اثر کا
 گل ازاب ہوا دل کھاتہ و تاب
 نہ دیکھو میں اسے فی شب کو آرام
 اسی حالت میں یہ اک دن گیا سو
 کہ یون کتا ہے وہ اس سے بعد
 محبت کا مری تجھ میں اثر ہے
 سخن میرا یہ شکوہ سے نہیں ہے
 کرے گوشخ داغ او سکا سا دیا
 جو ہو مرے جگر کڑے کتان کا
 ہوا ہے یہ گلستان جیسے کباب
 وہی اسے دوست میرا دعا ہو
 اسے زنجیر پامین جو کڑے ہے

کس کی محبت سے دل پہ اوس کی محبت کی یاد آئے
 کس کی محبت سے دل پہ اوس کی محبت کی یاد آئے
 کس کی محبت سے دل پہ اوس کی محبت کی یاد آئے
 کس کی محبت سے دل پہ اوس کی محبت کی یاد آئے

۱۲۸

کس کی محبت سے دل پہ اوس کی محبت کی یاد آئے
 کس کی محبت سے دل پہ اوس کی محبت کی یاد آئے
 کس کی محبت سے دل پہ اوس کی محبت کی یاد آئے
 کس کی محبت سے دل پہ اوس کی محبت کی یاد آئے

کس کی محبت سے دل پہ اوس کی محبت کی یاد آئے
 کس کی محبت سے دل پہ اوس کی محبت کی یاد آئے
 کس کی محبت سے دل پہ اوس کی محبت کی یاد آئے
 کس کی محبت سے دل پہ اوس کی محبت کی یاد آئے

[illegible]

13-

خطات سودا

۱۷۵
سر اسی کا غلط بیٹہ خدیجہ
بھانجرتی کہ اداون میں ایسا حال
ہاں کوئی نہ دیکھتا ہے
خوبیوں سے بھرپور ہے
میں نے اپنے بیٹے کو
دیکھا ہے کہ وہ اس کا
بہت سے دوست ہے
میں نے اس کو
دیکھا ہے کہ وہ اس کا
بہت سے دوست ہے
میں نے اس کو
دیکھا ہے کہ وہ اس کا
بہت سے دوست ہے

<p>خیاں اس شنوی کا جھکوب تھا زمین وہ شاد یارب صبح اور شام شنوی دوم در ترفیت شکار کردن نواب صف الدولہ ہوا اگلا حسن و داین کنے قلم بہت جوان و بہت زیب پریر سلیمان شکوہ و زوی الا عشق تور و باہ تھے بہت وہ شیر کہ قدم رقبہ اپنا سوے کو ہار چکا کر گریب کی وہ گاہ ہر پاڑھے چیل پکاری پتو کیا قصہ جدہم سے نیل گاد قدم پیچھے او سے اپنی پناہ پھیلین اور کا کیا سر کے کوئی سن کنڈا جل سے کیے پاس بند شکاری لگ او بیون کے تھے کا پو نیچے مین ہر گز وان دیر کی تو کھال او کی بھی کھینکھو تھیں کہ باہر ترے تھے زحد شمار پڑی شیر کے مارنے کی یہ دھکا</p>	<p>خیاں اس شنوی کا جھکوب تھا زمین وہ شاد یارب صبح اور شام شنوی دوم در ترفیت شکار کردن نواب صف الدولہ ہوا سر سختی پر آن یون مسجد م جو اس عہد میں ہند کا بہ وزیر بہر آصف الدولہ حبس کا تمام جہان تو نے وہ اپنی شمشیر کو کیا اون نے ناکہ بہ نرم شکار گیا اسطری سے سوے عید گاہ بجز زیر تیغ او کے پاس نے نہ اور تنہا چار پائی تو ہر گز بچپا و ندیکھا جو گاد زمین نے پناہ اگر ار نہ تھا وان دگر کر گدن پھر اوس شت میں کچھ تھے دہ جہان تک تھے روباہ گرگ و خفاں سے جھڑن کو غیر شہر کی جو کیا ہی وہاں شیر تھا منگرا مے شیر بیون میں اتنے شکار کیا دشت پیشہ جو شیر و نے پاک</p>
---	---

[illegible]

میں نے اپنے دل کی بات کہی ہے
 کہ میں نے اپنے دل کی بات کہی ہے
 کہ میں نے اپنے دل کی بات کہی ہے
 کہ میں نے اپنے دل کی بات کہی ہے

<p>معنی رنگین اگر لب سر نہ ہو کیوں نہ شو شیریں کلامی اثر سرنگون رہتا ہے کیا شام و پگہ گر چہ ہے مہر خوشی پر وہاں غور سے دیکھو نظر آتا ہے صاف رفتہ رفتہ پاسے لیس کر تا لہرق سب یہی کہتے ہیں اسکے اہل فن گرچہ سینہ صاف بان رکھتی ہے کیا کیوں تعریف اسکی سرسبز برسر ہر تہہ خط ہے دل یہ اب آپ کا پڑھ کر خط بھرت نظر شکل نرس ہے چشم انتظار سے خیال اس دل میں یا تکلیف کیا لکھوں بے تابی و ذوق تاب دور کی نین سے دکھو تاب آپ سے صاحب نین کچھ دور شمع سان سر شستہ افق نام کچھ نہ چھوٹا ہی ہے آب ہون تم میں اب چشم نظارہ کون</p>	<p>صفحہ قرطاس سب گلرز ہو بند بند اسکا ہر شل نشکر مجھ فرسا ہے سدا یہ رو سیاہ یک قلم ہے کام میں اسکی زبان جون در مقصود ہے سینہ شگفت مشق الفت میں سدا رہتا ہے ہے بجا شیر نستان سخن لیکن اسکے سانسے سادہ لوح آستین سے جھارے پر لعل گوہر موبو کیجے رستم احوال سب کچھ ہوئی استکین نہ اس دکھو نقط رنگینی داد دیکھ کر بے اختیار ابتدا کو ہونہ جس کا انتہا حو کیجئے کا ہے تمھارے اشتیاق یوں جلوں ہوں جیسے دکھو تاب گردش افلاک سے مجبور ہوں سب پر روشن ہے کہ ہے تشریف تشنہ دیدار ہوں بخواب ہوں روز و شب حیران ہوں آئینہ</p>
---	---

انتظار خط میں ہے لب لباب
 سدا ہر شل نشکر
 مجھ فرسا ہے سدا یہ رو سیاہ
 یک قلم ہے کام میں اسکی زبان
 جون در مقصود ہے سینہ شگفت
 مشق الفت میں سدا رہتا ہے
 ہے بجا شیر نستان سخن
 لیکن اسکے سانسے سادہ لوح
 آستین سے جھارے پر لعل گوہر
 موبو کیجے رستم احوال سب
 کچھ ہوئی استکین نہ اس دکھو نقط
 رنگینی داد دیکھ کر بے اختیار
 ابتدا کو ہونہ جس کا انتہا
 حو کیجئے کا ہے تمھارے اشتیاق
 یوں جلوں ہوں جیسے دکھو تاب
 گردش افلاک سے مجبور ہوں
 سب پر روشن ہے کہ ہے تشریف
 تشنہ دیدار ہوں بخواب ہوں
 روز و شب حیران ہوں آئینہ

۱۳۱

حیات سودا

جین کا سبب نش ہو سنا لگا
 غم و دل کی یہ بے لگا
 چاہیے اپنی خبر کس کی
 تا ابد رہو دور ہوں
 سرفروں سے یہاں بھی اور وہاں
 رہے کہی ہے غم و غم
 تشریف کرنا ہے یہ لکھ لکھو
 مثنوی چارم بطور خط

دل کی بات کہی ہے
 کہ میں نے اپنے دل کی بات کہی ہے
 کہ میں نے اپنے دل کی بات کہی ہے
 کہ میں نے اپنے دل کی بات کہی ہے

دل کو ایک لاد بے سہرا
 ہفت سہرا ہوا دل کو
 اس کے ہفت سہرا ہوا
 دل کو ایک لاد بے سہرا
 ہفت سہرا ہوا دل کو
 اس کے ہفت سہرا ہوا
 دل کو ایک لاد بے سہرا
 ہفت سہرا ہوا دل کو
 اس کے ہفت سہرا ہوا

ہمت ہر ایک تازہ خمیوں تھی ہوئی دل کو سطلے سے خوشی خط نہ لکھنے کا جو لکھا تھا کلام منے سوسج مہربان کیا دیکھیے اسین کی بے نصیر نہیں اب خوب زیادہ طول کلام لکھی زندان اک دوٹی بات لیکن اب دل کی بغیر اری ہے اب تدم رنجہ کی جیہ جلدی دل ہوش تاق ہو گئے ملنے کا چاہیے یوں کہ خط کو دیکھتے ہی حد سے افزون ہے شہنائی مجھے یہی جو دل میں آرزو دن رات	نئی طرح سے خوب ہندون تھے آفرین کی ہر ایک سب گد تھی جب پڑھا وہ تو تھن تھا عجب اتنے ملنے کا کیوں گمان کیا جسکی ثابت ہو گئے تیر یہیں تک خط کو میں کروں مہربان تے بکھڑا جی اوتھات وصل کے دن کی انتظار ہی ہے کہ نہیں تاب صبر کی بات خط کتابت سے ابو کھو فائدہ کیا وہ میں شہریت لائے جا رہی سنن اب طاقت فراق مجھے کہ ہدا ایک جا گئے اوقات
--	---

مثنوی پنجم در بیان سغانی بیت مثنوی مولوی روم

حق قتلے لے ہر صاحب کمال دعا پر وہ مقال اس سے نہیں یا سخن ایسا کہ جہیں ہووے شر چاہے نکلے زبان سے وہ سخن سکے عالم جس سے ہووے مستفید	کی عطا موندہ میں زبان ہر مقال گفتگو دنیا کی جس میں کہیں ہو نیچے اپنی جس کو جس سے ضرر آفرین جہیں کرے ہر مردوزن ہر سب ہو فائدہ ادس سے پدید
---	--

مولوی ایک سخی کو لکھا کہ
 دل کو ایک لاد بے سہرا
 ہفت سہرا ہوا دل کو
 اس کے ہفت سہرا ہوا
 دل کو ایک لاد بے سہرا
 ہفت سہرا ہوا دل کو
 اس کے ہفت سہرا ہوا

دل کو ایک لاد بے سہرا
 ہفت سہرا ہوا دل کو
 اس کے ہفت سہرا ہوا
 دل کو ایک لاد بے سہرا
 ہفت سہرا ہوا دل کو
 اس کے ہفت سہرا ہوا

اس کے کیا کیا کردن میں نصرت کیا
 نکتہ دس کی نظر میں ہے یہ حال
 اس سے جو کیش کو بھی دیکھو
 اصل سفت لب و دہن تیرا
 تعجب دین میں زبان حسیہ طراز
 چاہیے یوں کہ طوطی رضوان
 تیسے خاصے کی کیا کر و معین میر
 شعر ناخن ہول ترا جہان
 درد آیات کا ترے مضمون
 ہر غزل ہے تیری کمال سخن
 پڑھے و نخل میں بب باغی تو
 میں جو مرغ تو ہے محسن کے
 نہ بچا تجھے اسی مرے شہباز
 شکر کی جگہ میں ترا اوشتار
 ایک خدمت میں تیری اتنی مضر
 او کو ہر طرح تو غنیمت جان
 کیسی ہی رام ہوں کیسے تھ
 ہوں تو صید اسکے انی کر گم ستر
 تجھ کو بخشی ہے خلق کی خوبے

اس کے کیا کیا کردن میں نصرت کیا
 نکتہ دس کی نظر میں ہے یہ حال
 اس سے جو کیش کو بھی دیکھو
 اصل سفت لب و دہن تیرا
 تعجب دین میں زبان حسیہ طراز
 چاہیے یوں کہ طوطی رضوان
 تیسے خاصے کی کیا کر و معین میر
 شعر ناخن ہول ترا جہان
 درد آیات کا ترے مضمون
 ہر غزل ہے تیری کمال سخن
 پڑھے و نخل میں بب باغی تو
 میں جو مرغ تو ہے محسن کے
 نہ بچا تجھے اسی مرے شہباز
 شکر کی جگہ میں ترا اوشتار
 ایک خدمت میں تیری اتنی مضر
 او کو ہر طرح تو غنیمت جان
 کیسی ہی رام ہوں کیسے تھ
 ہوں تو صید اسکے انی کر گم ستر
 تجھ کو بخشی ہے خلق کی خوبے

اس کے کیا کیا کردن میں نصرت کیا
 نکتہ دس کی نظر میں ہے یہ حال
 اس سے جو کیش کو بھی دیکھو
 اصل سفت لب و دہن تیرا
 تعجب دین میں زبان حسیہ طراز
 چاہیے یوں کہ طوطی رضوان
 تیسے خاصے کی کیا کر و معین میر
 شعر ناخن ہول ترا جہان
 درد آیات کا ترے مضمون
 ہر غزل ہے تیری کمال سخن
 پڑھے و نخل میں بب باغی تو
 میں جو مرغ تو ہے محسن کے
 نہ بچا تجھے اسی مرے شہباز
 شکر کی جگہ میں ترا اوشتار
 ایک خدمت میں تیری اتنی مضر
 او کو ہر طرح تو غنیمت جان
 کیسی ہی رام ہوں کیسے تھ
 ہوں تو صید اسکے انی کر گم ستر
 تجھ کو بخشی ہے خلق کی خوبے

[illegible]

من فوب پلٹتے ہیں دیکھنا میں اس کی پوزیشن پر
 من فوب پلٹتے ہیں دیکھنا میں اس کی پوزیشن پر
 من فوب پلٹتے ہیں دیکھنا میں اس کی پوزیشن پر

مثنوی نم درو پیکر کو لادو وینا
 کو نوال شہ جہان آباد

کیا ہو یاد وہ لے بیہوش
 لکھنؤ کے پور کا لے بیہوش
 مارا جاوے تھک دزد لکھنؤ کا
 شہر میں کیسے رہے تھیں وہاں

کلہات سبوتا
 ۱۳۶

خاموشی کے گہر میں
 خاموشی کے گہر میں
 خاموشی کے گہر میں

<p>کسی مدت کا یہ بام کم ہے سب وہ بانٹ کے سوہن اورو لکھن جب تک نہ او سکوانج و فرد کمین میں اسکو تھی ہے یہ زہیر کہ وہ نکمیں نکلیوئے کو لیکھا نہیں باقی نہ موت کی خبر ہے کہ دست کہ میں کو کیا نکلا ہے عجائب تو وہ ملے خان ہے یہ مجھے من جہلیدار روز میں جتاوے فیل مرغ اپنے تئیں کو سینچر جسکے ہوتا ہے قدیم گویا باروت پر دھڑکا توڑا کیا حلقے کا سارے ستباہاں جان کے سر سے بوجھ اور بھار سننے تھا او سکودان اک مرثیہ کہ او سکا ہو چلا احوال تفسیر کہا اونسے کہ حضرت خیر تو ہے گراہک نہیں سمجھا اسے تو اسے ہن نفع کیا کیا اسے ملے</p>	<p>سمجھنا فیل اسے دیوانہ پن ہے ستون اسے تلے یہ پانو حق جو بیٹھے یہ تو اوٹھنا ہے دور تو سب ناک کا یا کچھ کاوہم ہاتھ لایوں ہے یہ کانوں کو ہر باہ ہے آنا پلٹتے ہیں تجربہ و ذرات یہ عالم چلنے میں خرطوم کا ہے جو کہے فیل اسے ہستان ہے یہ غور شے وقت مجھے پل نہیں عمارت کے گرجے کمین کو یہ ہے اس رتبہ میں منحوس جسے لاپتہ پراوے کے بھایا گرا اس روئے یاں دیکھا بھونا کے یہ آپ یا کوئی مار جاوے غرض تھا جبکہ یہ ذکر و اذکار ہوئی اس ذکر سے یوں آئین اثر ہوا اس کے سمجھنے کے وہ درپے لگے کہنے وہ کر سیری طرہ رو کہ یہ جس پل کا کرتا ہے مذکور</p>
--	---

اون کے زور سے کہہ جان جاوے
 اون کے زور سے کہہ جان جاوے
 اون کے زور سے کہہ جان جاوے

کون سا کھانا کھاؤں گا اس کی فکر نہ کرو
 کون سا کھانا کھاؤں گا اس کی فکر نہ کرو
 کون سا کھانا کھاؤں گا اس کی فکر نہ کرو
 کون سا کھانا کھاؤں گا اس کی فکر نہ کرو

ٹھگ نہ تنہا پڑے ہن او کی آنٹ
 سرتہ یہ دیکھن جکے اچھی شال
 گشت جب او سکا پھر تا آتا ہے
 سن لو پورویہ مختصر قصہ
 نہ نظر باز او سکا پھر ہے
 جتنے نوکر ہن او س کے خدنگا
 کسو کا گھٹ کٹی و تیرا ہے
 جس کے گھر بیچ او سکا آقا جالے
 تاج بندہ دار گھر کا ہو صاحب
 ہنگے از بس یہ بات کے چالاک
 ہنگ یہ غافل جو اونے ہوتا ہے
 ایک دن اونے سب سے طنز کی راہ
 چیز میری جواب چوراؤ تم
 قیمت او سکی جو کچھ شخص ہو
 ایک اون میں سے یہ سخن سنکر
 کیا جب آپ تنے یہ انصاف
 آپ کے سرتہ یہ جو پگڑی ہے
 دس روپے وہ مجھے دلاتے ہن
 دوسرے نے کہا کہ میں ہوں غلام

مل رہی ہر او جکون سے بھی سائٹ
 گویا وہ او سکے باپ کا ہر مال
 یہی نرسنگیا بجاتا ہے
 صبح کو بھیج دیجیو حصہ
 خوب دیکھو تو جیب کترا ہے
 فن وزدی میں سب ہن بانی کا
 کوئی بھڑوا او حٹائی گیرا ہے
 صاحب خانہ پر یہ آفت آے
 چو گھرے پانڈان تک غائب
 ڈالین ہن او سکی انگھون میں بھیجا
 تن کے کپڑوں کو اپنے روتا ہے
 کہ تم ہو مرنے نیٹ دل خواہ
 چوک میں نیچے خب و تم
 اوتنے کو تم او سے مجھی کو دو
 لگا کہنے کہ اس سے کیا بہتہ
 میں بھی کرتا ہوں عرض رکھیے مٹا
 دو خریدار اسکے ہن درپے
 کیسے اب آپ کیا لگاتے ہن
 نہیں ہوں جس سے ہو چکا ایسا کام

چورون کے خند میں
 ہن سب سے خند جاتے
 ہن سب سے خند جاتے
 ہن سب سے خند جاتے

۱۳۷
 کلہات سموا

بجائے کس کے زخم کا سامان
 کس کے زخم کا سامان
 کس کے زخم کا سامان
 کس کے زخم کا سامان

اب تو زدی کا کون سا کھانا کھاؤں گا
 اب تو زدی کا کون سا کھانا کھاؤں گا
 اب تو زدی کا کون سا کھانا کھاؤں گا
 اب تو زدی کا کون سا کھانا کھاؤں گا

اہل خانہ میں بھی ہے یہ د
 یوں یہ آنا مایہ نشین
 کرتے ہیں کہ تو اہل سے فائدہ
 اہم ہے چہ نون کا آب دانا
 سیریں پانی کی گار سے سر پہ مال
 دیکھ تو نکات کسان کسان ہے چو
 ہے امیر ونگ گھڑی میں چو سٹل
 بانہ میں ہے ادا خدہ کن در دنا
 جو ری کرتے تے کن جو غالی
 وقت پہ میں بھی جی چوراما ہوں
 سب خدا کے بھی گھر میں چو کس
 نما مسجد کا سج خیر یا ہے
 کیا ہے امین عیلامری سیر
 چرخ کے گھر یہ لکشان کی کند
 آپ کرتا ہے دزدی سنی

بے خطر تار سے اب کوئی زبا
 نہ عبادت کو جاگتا ہے شیخ
 سابق جب دیکھ کر کہ یہ بیاہ
 بولی حرد کہ میں جی ہوا تھا
 کہتے ہیں سمجھتے اب بھی کراہوں
 بارہ کچھ میل سے میرا زور
 سٹ سے محمد غیب سے یہ نکل
 دیکھتے گزرت ان کو بھی جاب
 کسکو ماروں میں اسلہ دوکان کی
 پڑھکے جب غصہ ہوں چہ جاتا ہوں
 چ رہا ہے اب اسطرت کا ساک
 تین سکا کیونکہ اب کیسیک شے
 کہ میں انصاف اب ہواں چیر
 رتبہ دزدی کا اسقدر ہے بانہ
 یہ جو سودا کے ہے لایسنی

اہل خانہ میں بھی ہے یہ د
 یوں یہ آنا مایہ نشین
 کرتے ہیں کہ تو اہل سے فائدہ
 اہم ہے چہ نون کا آب دانا
 سیریں پانی کی گار سے سر پہ مال
 دیکھ تو نکات کسان کسان ہے چو
 ہے امیر ونگ گھڑی میں چو سٹل
 بانہ میں ہے ادا خدہ کن در دنا
 جو ری کرتے تے کن جو غالی
 وقت پہ میں بھی جی چوراما ہوں
 سب خدا کے بھی گھر میں چو کس
 نما مسجد کا سج خیر یا ہے
 کیا ہے امین عیلامری سیر
 چرخ کے گھر یہ لکشان کی کند
 آپ کرتا ہے دزدی سنی

۱۳۸
 سودا

مثنوی دہم در چوکوسم گراما

کیون ہوا اسقدر ہے عالم سوز ابکی کرتے یہ ہو دے ہے معلوم گرم ہے یہ بہار کا موسم	آنکشی رنگ پر ہوا نور و ز چمن آرا ہو شب بارات کی دھوم شمع گل چوڑی سے نہیں ہے کم
---	--

اہل خانہ میں بھی ہے یہ د
 یوں یہ آنا مایہ نشین
 کرتے ہیں کہ تو اہل سے فائدہ
 اہم ہے چہ نون کا آب دانا
 سیریں پانی کی گار سے سر پہ مال
 دیکھ تو نکات کسان کسان ہے چو
 ہے امیر ونگ گھڑی میں چو سٹل
 بانہ میں ہے ادا خدہ کن در دنا
 جو ری کرتے تے کن جو غالی
 وقت پہ میں بھی جی چوراما ہوں
 سب خدا کے بھی گھر میں چو کس
 نما مسجد کا سج خیر یا ہے
 کیا ہے امین عیلامری سیر
 چرخ کے گھر یہ لکشان کی کند
 آپ کرتا ہے دزدی سنی

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ شعر
 میر تقی میر کی تصانیف میں سے ہے
 جو ان کی سب سے زیادہ مشہور ہے
 اور ان کی سب سے زیادہ محبوب ہے
 اور ان کی سب سے زیادہ قیمتی ہے
 اور ان کی سب سے زیادہ نادر ہے
 اور ان کی سب سے زیادہ نایاب ہے
 اور ان کی سب سے زیادہ ندرت ہے
 اور ان کی سب سے زیادہ ندرت ہے

<p> سہ حرارت کلوں کو اب باتنگ پانی کو بیلین پھرین بھٹکی شاخ ہر گل کی ہو گئی گلارینہ یہ نہ لالہ کی پاتی جھپرتی ہے گیتا تالاب میں ہر ایک کنول جل گئیں بیلین رہ گیا ہے کاٹھ خوش آنکھوں نے کمان باٹے بوند کو دل صدف کا ترسے ہے ہے اپنے سے بخور وں کا خیال موند کو ساتی کے یوں وہ کہیں ہیں موند جس سال یہ بہار کا رنگ شفق آفتاب شام و سحر رے کے پر تو کی کیا کروں تقریر ہیں سید جردہ اب جو یہ محبوب تنکھے ہاتھوں میں اور ہونکھ میں تنکھے سے تو سلی اب معلوم ہر مونسے تنویر جہ یہ گرم ساغر مگر گرم ہے یاں تک رہے تب اور ہوا کی یہ تاثیر </p>	<p> نہیں شبنم یہ نخلی ہے چھک طفل غنچوں کو لگ گئی چٹکی جل گیا آہ سبزہ فوسہ آگ جاسے سے نخلی پڑتی ہے کنول کا غدی کی طر سے جل روشنی کا سادارست ہے ٹھٹھ تاک کے یہ چنگ کے خلد ابر نیسان سے آگ بر ہے باد گویا ہے آب درغریال آگ سے جوں جلے کو سیکیں ہیں آگے گرمی کے کیا کون میں تنگ آگ دے ہر جان کو یک سر جوش کھا جوں اوبل چلے ہر شیر انکی اوقات کا ہر یہ اسلوب رات دن کو بیٹے سے دھون میں دم عیسے بھی ہوتو ہو سکے دم چو پڑے نان محسد ہو کر نرم شیشہ آتش ہو ہے فلک غل دیوانہ ہے قلاوہ شیر </p>
--	--

یہ شعر میر تقی میر کی تصانیف میں سے ہے
 جو ان کی سب سے زیادہ مشہور ہے
 اور ان کی سب سے زیادہ محبوب ہے
 اور ان کی سب سے زیادہ قیمتی ہے
 اور ان کی سب سے زیادہ نادر ہے
 اور ان کی سب سے زیادہ نایاب ہے
 اور ان کی سب سے زیادہ ندرت ہے
 اور ان کی سب سے زیادہ ندرت ہے

۹۱
 نخل کو شکر دو جوان کو پھل
 تو بھی نیت او غنچوں کی حبس رہی نہیں
 پیاسے مرے بین پیاس کی حبس رہی نہیں
 خواہ لالہ کی پاتی جھپرتی ہے
 شکر کی لالہ کی پاتی جھپرتی ہے
 زخری لالہ کی پاتی جھپرتی ہے
 بھی سوچے ہے دل میں شکر لالہ کی پاتی جھپرتی ہے
 رنگ جوت کا زبانی ہے
 آب انش کی لالہ کی پاتی جھپرتی ہے
 آب انش کی لالہ کی پاتی جھپرتی ہے
 آب انش کی لالہ کی پاتی جھپرتی ہے
 آب انش کی لالہ کی پاتی جھپرتی ہے
 آب انش کی لالہ کی پاتی جھپرتی ہے
 آب انش کی لالہ کی پاتی جھپرتی ہے
 آب انش کی لالہ کی پاتی جھپرتی ہے

ان کے سب سے زیادہ مشہور ہے
 اور ان کی سب سے زیادہ محبوب ہے
 اور ان کی سب سے زیادہ قیمتی ہے
 اور ان کی سب سے زیادہ نادر ہے
 اور ان کی سب سے زیادہ نایاب ہے
 اور ان کی سب سے زیادہ ندرت ہے
 اور ان کی سب سے زیادہ ندرت ہے

وہاں سے لے کر اب تک

سردی ابکی برس ہے آتی ٹیڈ
چرخ کی اٹلسی قبا پہ ہمیش
جستنا عالم تھا کاشمیر ہوا
اندون چرخ پر نین ہے مھر
گھر ٹپنے کو کہتے ہیں سب یا

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کالے کنبل میں رات کاٹے عورت
ابر و برش ہوا پہ بالا پوش
بھڑے ہے واسطے زمین کھات
ابر میں یوں ٹھٹھر کے رہا جو
جون کو قوتی پے سونے کی ہو لکیر
نہیں مل سکتے گرم ہو دو شخص
تو وہ جاڑے ہی سے کرے تیز
دست زیر نفل ہے نفل سب
سایہ سے لگے رو چھڑا
زانا اغوش میں من جا عروس
ٹھنڈے خایہ چڑھ گئی تباہ
ہن چپے پردے دیکے منتقل
ٹھنڈے چھینچے ہن بہم سودم
ناک سے چھوٹا نہیں رومال
اک سخن ہے تو لاکھ چھینکین ہن
گھر سے باہر نکل نہیں سکتا
ٹھنڈے کے مارے جان نکلے ہے
سبحر نہا شپاتی واما گور
کار و بار اٹکا ہو گیا ہے تباہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

۱۴۲

ایمان

۱۰
کدو بادا کے مکیاں
از شہنوں کے شہین
فی کجاں کے جیتا
تیا بدین کے پوچھا
انہوں کے کس
مولانا زکریا
جہاں کے پوچھا
قندلہ ان کے

بولے یہ مینہ تھا مجھے معلوم
 جب سمجھے یہ اس کے زمرے میں
 خون لگی ہونے نظر ہوشانی
 پھر لگا کہنے یہ بھی اپنے نصیب
 اور مینہ آسمان پر ساوے
 یہ تو ساوے غریب کیا جانے
 بولے یہ سادگی ست کیا چھوڑ
 رکھے خالق سلامت آ کی دست
 یہ سخن جو بہن پوچھا اس کے کان
 سنتے ہی اسکے یوں ہوا منظر
 جس کے مونہ کی طرف کے تھا
 کیون بیان ابرہہ درجیا
 منظر برق سے نمودار حال
 کبھو کہتا تھا یا رنیل جلاو
 کبھو بولے تھا در کبھو او پر
 گاہ بولے تھا ہو جو مہر پر
 نوکر بولا ہے ایک یوں فی الفور
 کہا اوں نے یہ سچ ہے میرا بیان
 ایک پر نالے جب لگے بنے

رہنے لگا مین ساقیہ اسی فرم
 سونجی بات اس کے تہی ہون
 لارکھیا اس کے آس کے امان
 آوے مت کے بعد چایا ب
 بھیگتا اپنے گھر کو وہ جاوے
 اوس فرزد کو کیوں کہ چہ چانے
 بھیگتا جاوے گا مین اتنی دیر
 نہ کھلے گا تو مین رمونکارات
 لگی اس کی دو مین نکلے جان
 اپنے بیگانے کی رہی خیر
 یہی کہتا تھا اوس سے بھر کر آہ
 حرف رہنے کا در بیان آیا
 بادلوں نے جو اس کا تھا احوال
 کبھو کہتا تھا شیخ ڈوڈو دنیا
 آوے ہے آسمان کہیں منظر
 کیسی ہو گیا اپنے گھر میں سید
 کچھ نظر آوے ہے جو کچھ نور
 اویں تیری زبان کے تو زبان
 تب تو مجھ لگا اسکے یوں لگا کہنے

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the letter or a separate note, written on a piece of paper with a diagonal fold line.

اہل طبع کی جب سوز آواز
 سفر چین دے ہمیشہ یون گالی
 بھڑوا آقا ٹہانگالا ہے
 منجھو باورچی یون دھڑا ہین
 کیا کمونین رکابدار کی بات
 نوکری میں نہیں کچھ اسکو بھول
 لیکن اسکی بھی حق بجانب ہے
 اسے مانتا ہے کرنے کو تو کار
 نان باکو جو دیکھوں بھر کے نظر
 نکلی شرف کے گھر لگاؤں گا
 کل کبابی جلا جو گھر کو دوست
 پوچھا اوس سے یہیے کرکٹ گاہ
 کیا بتاؤں میں تجھکو یہیے پوت
 کیا کمون تجھے میں غرض یو یا
 کچھ حاصل ہوا نہیں اکدام
 کوئی شاعر جو بیان گزرتا ہے
 کمون جائے کہ آپ کیسے ہین
 پیرا دنگا گراوے وقت طام
 یونین اوٹھ جائیں دسکو سے بتا

کرتن آقا کے چوٹوں پہ پیاز
 مونہ رکھیں چکنا اور شکم خالی
 کلہ بڑ باد کا یہ سالا ہے
 رہ ترے آس کیا پکاتے ہین
 اسکی گزرے سے کس طرح ادھرت
 کائے ہے میرے حق نہیں گل بھول
 گر پکانے کو مانگے کچھ وہ شے
 در نہ کا وہ قربہ و آچار
 مجھے کتاب ہے یون ہ گیدی خیر
 اور پلٹتھن ترا نکالوں گا
 پیاز کا اسکے ہاتھ میں تھا پوت
 کیا ہی یہ بولا یون وہ بھر کے گاہ
 نادھندو کی مٹی کی ہے چوت
 دیکے خدمت کیا ہے تجھکو خوا
 مفت رسوا ہون نزد خاص علم
 میری ہی چو وہ بھی کرتا ہے
 ہی مرا جانتا ہے جیسے ہین
 جائے لقمہ کے کھائے وہ نشنام
 مارین نہیں چھوٹے ہاتھ سے گتتا

کون سا ہے جس نے یہ
 بیان کیا ہے کہ
 حلقہ میں نہ کا احوال
 تھکے باورچی سے
 کچھ نہ کہتا ہے
 کون سا ہے جس نے یہ
 بیان کیا ہے کہ
 حلقہ میں نہ کا احوال
 تھکے باورچی سے
 کچھ نہ کہتا ہے

۱۳۳
 حلقہ سودا

کئی دیکھ کر دھینار سٹ
 جب کسے لکھ کر سکا دھینار
 دیکھ سب ایسا بول جادوین سے
 چتری دھوکہ دیکھ سے سدا
 لکھ نہاں دھوکہ دیکھ جاتین کمار
 لکھ نہاں دھوکہ دیکھ جاتین کمار
 دھوکہ دیکھ جاتین کمار
 دھوکہ دیکھ جاتین کمار
 دھوکہ دیکھ جاتین کمار

اہل طبع کی جب سوز آواز
 سفر چین دے ہمیشہ یون گالی
 بھڑوا آقا ٹہانگالا ہے
 منجھو باورچی یون دھڑا ہین
 کیا کمونین رکابدار کی بات
 نوکری میں نہیں کچھ اسکو بھول
 لیکن اسکی بھی حق بجانب ہے
 اسے مانتا ہے کرنے کو تو کار
 نان باکو جو دیکھوں بھر کے نظر
 نکلی شرف کے گھر لگاؤں گا
 کل کبابی جلا جو گھر کو دوست
 پوچھا اوس سے یہیے کرکٹ گاہ
 کیا بتاؤں میں تجھکو یہیے پوت
 کیا کمون تجھے میں غرض یو یا
 کچھ حاصل ہوا نہیں اکدام
 کوئی شاعر جو بیان گزرتا ہے
 کمون جائے کہ آپ کیسے ہین
 پیرا دنگا گراوے وقت طام
 یونین اوٹھ جائیں دسکو سے بتا

ایک فرزند یہ رکھے تھا اولاد
 اسنے اک روز یہ حماقت کی
 نہ ضیافت کو حسین ہو رنگ س
 سپہ یوں پیش آیا یہ مرد و
 چاہتا تھا کہ اسے یہ اسکو ن عاق
 بارے لوگوں نے آکے سمجھایا
 پتھر اسے غرض تو کیوں نبی
 یاد مجھے تو لاؤ لد بہتہ
 اسکا داد بھی کرچہ تھا عیاش
 جو کوئی اس کے گھر میں نہ کر تھا
 بھرتا وہ ٹکڑے مانگتا گھر گھر
 اچھے جن جن کے آپ کھاتے تھے
 پیدا جو کر گئے تھے یوں جہلاؤ
 میں تو آپ ہی کو جانتا تھا فضول
 گڑھے پیسے یہ سب اوڑا دیگا
 اس کے دادے کے باپ کا اک روز
 لایا کچھ چری پکا شراکت سے
 ادون لے آک دو یے نالے پرے
 لگے کہنے نہیں شراکت نیک

اسنے گھر کا تھا اسکے چشم و چراغ
 آشنہ پش کی ضیافت کی
 اک رکابی معام و دیگر بس
 یاد آیا اسے چھٹی کا درد
 اور مان کہ بھی اسکے دیکھ لاق
 تب یہ درد کے حق میں نہ آیا
 کاش پھس مڑا دان یہ ناشہ فی
 سیسہ اٹیا اور اس قدر تیر
 اس سلیقے سے پرکے تھا ش
 رات کو اوس یہ مقرر تھا
 لاتا آقا کے آگے جھولی بھر
 مجھے خواہ میں لگاتے تھے
 سو یہ بدبخت دے ہے یوں برآ
 پر یہ مجھے بھی نکلا ہا مقول
 اینٹوں تک بیج بیج کھا دے گا
 آفتنا تھا سودہ ٹپٹ دل سوز
 دونوں کماؤ لگے رفاقت سے
 مدد روم و دہن ہو کے کھرے
 میرے سوتے آدیرا ایک

ایک فرزند یہ رکھے تھا اولاد
 اسنے اک روز یہ حماقت کی
 نہ ضیافت کو حسین ہو رنگ س
 سپہ یوں پیش آیا یہ مرد و
 چاہتا تھا کہ اسے یہ اسکو ن عاق
 بارے لوگوں نے آکے سمجھایا
 پتھر اسے غرض تو کیوں نبی
 یاد مجھے تو لاؤ لد بہتہ
 اسکا داد بھی کرچہ تھا عیاش
 جو کوئی اس کے گھر میں نہ کر تھا
 بھرتا وہ ٹکڑے مانگتا گھر گھر
 اچھے جن جن کے آپ کھاتے تھے
 پیدا جو کر گئے تھے یوں جہلاؤ
 میں تو آپ ہی کو جانتا تھا فضول
 گڑھے پیسے یہ سب اوڑا دیگا
 اس کے دادے کے باپ کا اک روز
 لایا کچھ چری پکا شراکت سے
 ادون لے آک دو یے نالے پرے
 لگے کہنے نہیں شراکت نیک

ایک فرزند یہ رکھے تھا اولاد
 اسنے اک روز یہ حماقت کی
 نہ ضیافت کو حسین ہو رنگ س
 سپہ یوں پیش آیا یہ مرد و
 چاہتا تھا کہ اسے یہ اسکو ن عاق
 بارے لوگوں نے آکے سمجھایا
 پتھر اسے غرض تو کیوں نبی
 یاد مجھے تو لاؤ لد بہتہ
 اسکا داد بھی کرچہ تھا عیاش
 جو کوئی اس کے گھر میں نہ کر تھا
 بھرتا وہ ٹکڑے مانگتا گھر گھر
 اچھے جن جن کے آپ کھاتے تھے
 پیدا جو کر گئے تھے یوں جہلاؤ
 میں تو آپ ہی کو جانتا تھا فضول
 گڑھے پیسے یہ سب اوڑا دیگا
 اس کے دادے کے باپ کا اک روز
 لایا کچھ چری پکا شراکت سے
 ادون لے آک دو یے نالے پرے
 لگے کہنے نہیں شراکت نیک

ایک فرزند یہ رکھے تھا اولاد
 اسنے اک روز یہ حماقت کی
 نہ ضیافت کو حسین ہو رنگ س
 سپہ یوں پیش آیا یہ مرد و
 چاہتا تھا کہ اسے یہ اسکو ن عاق
 بارے لوگوں نے آکے سمجھایا
 پتھر اسے غرض تو کیوں نبی
 یاد مجھے تو لاؤ لد بہتہ
 اسکا داد بھی کرچہ تھا عیاش
 جو کوئی اس کے گھر میں نہ کر تھا
 بھرتا وہ ٹکڑے مانگتا گھر گھر
 اچھے جن جن کے آپ کھاتے تھے
 پیدا جو کر گئے تھے یوں جہلاؤ
 میں تو آپ ہی کو جانتا تھا فضول
 گڑھے پیسے یہ سب اوڑا دیگا
 اس کے دادے کے باپ کا اک روز
 لایا کچھ چری پکا شراکت سے
 ادون لے آک دو یے نالے پرے
 لگے کہنے نہیں شراکت نیک

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خوب صورت میں اور لباس
جو کہ بنا گئے اب آتا ہے
تو پینے ہے شراب بنگ داسیم
مے ہے نقدی کے پینے آتا ہے
مجھے بٹی کے رہ چھپے
کب تک اسے باپ تیر ساتھ ہو
کب تک آنسوؤں سے سوزہ دھو
دال روٹی اگر جو کھیر میں پکے
فاقہ بہتر ازین پیا تی چار
تب کہا باپ نے اسے میر جان
ہم غریبوں کی دال روٹی ہے
مونا کپڑا ہے تاش سے بستر
گھر سے چاہتی ہے تیری زبان
ماکھدا اسکو اور کھا تو پلاؤ
اپنے اوپر کسو کو کر عاشق
غریب سے ادھی گود میں بیٹا
جب تو جانے وہ ہو چکا محسوم
مانگتا دس سے پڑھنے کو گھوڑا
پڑھنے کے گھوڑے کو تو کو داتا پھر

تنہا مجھ گئے دھرے گا چھرا
 سب ترے خراج جاتا ہے
 اب خدا کا بھی تھکوت کچھ بیم
 اس میں سے بھی سمجھنے کے اقدام
 سونپی دے ہے فقیر کو بیسے
 نفرو فاقہ میں دنگورات کروں
 روٹی کو روؤں چوستے میں روٹی
 چھپچھپ بھر گئی کبھی نہ امین رے
 وقت ر بنا عذاب اسرار
 حق نے قسمت کیا ہے سونڈن
 گاہ پتلی ہے گاہ موتی ہے
 در بدر کی تلاش سے بہتر
 حق نے دی ہے تجھے بھی زر کی گان
 سوکھی روٹی کو میری پھر نہ چیاؤ
 یادہ ہو پاکب زیا فاسق
 کھول چھاتی کو اور دکھا کر میت
 چاہ او سکی ہو تجھ سے اوپر معلوم
 پھر ہے کس خیر کا تجھے توڑا
 گھر گھر گانڈ کون مرانا بھر

مجلس اول

طی

[illegible][illegible]

ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر باہر نکال دیا
 اور ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر باہر نکال دیا
 اور ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر باہر نکال دیا
 اور ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر باہر نکال دیا

وہ اسے طفل کے جو بہتر ہے
 نہ کہ ہر ایک کے تجربے سے
 جب بڑے گھر میں دودھ پیا جائے
 کہ طرے کو توایت کو
 سیر کھڑی طباق بھر کر کھائے
 ذرا اسکو خوش رکھا
 ایسی ہی ایک چنانچہ دانی ہے
 جسے بچپن میں اسکی ماں پلیر
 جب وہ لڑکوں میں کھیلنے جاتی
 بیٹ کر سر وہ تب یہ کہتی تھی
 یارب اسکا مذکیون بیاہرت
 بیاہی جب یہ چھناں جاوے گی
 کرگی جاسکے وان یہ جھانگ در
 لڑکی وہ لڑکیوں میں جو کھیلے
 کسی لڑکے سے شاید لگی ہو
 بچنے میں تو اسکا تھا یہ حال
 چونچے ہے وہ کھلاڑنا شباب
 نہ جوان چھوڑے ہے نہ یہ بالا
 گندہ کس کی ہوئی ہو اب کی

شیر اگر ہے تو شیر مادر ہے
 ان خصم کا سو گھری یاری
 سو شرافت سے آپکو وہ جہاں
 غیر کے طفل کی بہت ہو
 میو کا لڑکا تھا کہ تپاک ہر سا
 رو سے لڑکا تو زیادہ دیکھا
 خام باراک اسکی جانی ہے
 اتے لہتی تھی اسکو کہتے سنو
 اسکی مان ڈھونڈ کر پڑ لاتی
 یہی کہہ کھلے پپ ہو رہی تھی
 سنو اسکے نصیب سخت کی رہت
 آگ سسرال میں لگا دیگی
 سارے میکے کی کاٹگی یہ ناک
 نہ کہ لونڈ دن میں جا کے دھوے
 مرنے جوگی یہ چچہ میکے سے
 اب جوانی کا سننے قال و تمنا
 کو کیوں کا کیا ہے نام خراب
 کام کے دیو نے اسے پالا
 پست ہے جاضرہ کی چوکی

ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر باہر نکال دیا
 اور ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر باہر نکال دیا
 اور ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر باہر نکال دیا
 اور ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر باہر نکال دیا

کلمات سحر

۱۵۱

اس سے اب نوبت یہ کہ ہم
 منہ بول کر درویشی کی غوث
 عمار کی باز آئے ہیں ہے ایک رنگ
 شکار کا شکار ہے ایک رنگ
 جگ میں شکار کی اور غوث نام
 ہے تو غوث کی ہے قائم مقام
 جی میں رہتا ہے اب کس کا
 روم سے شام کی ہے ہر رات

ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر باہر نکال دیا
 اور ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر باہر نکال دیا
 اور ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر باہر نکال دیا
 اور ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر باہر نکال دیا

محکمات سودا
۱۵۲

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

جس سے ہر ایک کی ہمتا ہو
 اور ہر ایک کی ہمت ہو
 جس سے ہر ایک کی ہمت ہو
 اور ہر ایک کی ہمت ہو
 جس سے ہر ایک کی ہمت ہو
 اور ہر ایک کی ہمت ہو
 جس سے ہر ایک کی ہمت ہو
 اور ہر ایک کی ہمت ہو

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کتابت سحر

150

بابی اوس میں کسی اس کے صنف سے بہرہ میں
 چونکہ اس کی کون کئی ہے اس میں
 ایک کون اس کا بیان اس کے
 ہے کسی نامی نہ اس کے
 جس سے اس کے نامی نہ اس کے
 قتل کسی کے نامی نہ اس کے
 سب سے اس کے نامی نہ اس کے
 بابی اوس میں کسی اس کے صنف سے بہرہ میں
 چونکہ اس کی کون کئی ہے اس میں
 ایک کون اس کا بیان اس کے
 ہے کسی نامی نہ اس کے
 جس سے اس کے نامی نہ اس کے
 قتل کسی کے نامی نہ اس کے
 سب سے اس کے نامی نہ اس کے

کیا کون چیک سے یابا نہیں تھے
 سنتے ہیں یہ دردِ مبدوم آشنا
 واقعی یا نسیم تو ہر میگا ناگوار
 غمِ مریاں کے یہ سوزِ آستانہ رو
 گو چھتا تھا دامِ مین اگر نہ با
 غم کو اپنے دل سے اب تو فرک

باز کے نیپے تھے یا شاہین تھے
 انے گتے مین کچھ ایسی سیرا
 پر حذرِ لونی سے بڑا اختیار
 ست کہین رو رو کے کھنکھو کو کھنکھو
 ابنِ برتیر سے نصیبوں مین نیتھا
 کر دیا سونا نے قصہ مختصر

شنهوی نوزدهم بطور ساقی نامه در جویشان فوقی

ساقیا بھراس می جاوے جاوے
 کر دے لب بے کو اسرار ہے
 باگ بکری سے کرے ایسی ہی چند
 رات نئے باگ کے بکری کرے
 باگ بکری باغیچہ میں ایک جا
 جیل قلم اب نقشہ کرو تھنگ کا
 ملک میان فوجی کے گوشت کھاتا
 بعد از ان کمیو کہ دن ابھی غور
 اور دن کو بکری کو شیر رکھو
 بات بکری کی لگے تم کو بکری
 اور جاوے گا کھانا کھائے
 سینکڑے اب اس کے نہایت حیرت

[illegible]

اب اس سے لڑ رہے ہیں کہ
 ایک بات میں نہیں ہوتا کہ
 شکر کو نام نہ نہ دینا
 اب اس سے لڑ رہے ہیں کہ
 ایک بات میں نہیں ہوتا کہ
 شکر کو نام نہ نہ دینا

مستند ہے سنی ہے، مٹتی تھل
 ہتھوڑے سے آپ کے منہ پاس ہے
 یا مجھے گھر آن کے سمجھائیے
 ہونٹے آخر کی حکایت میں بیان
 دیکھو انکھیں گھر کا ایک توادھ
 سن تو ملک کیا کہتے میں خٹک جا
 وزعدانی ہاشکایت نکلت
 از افیرم مرد و زن مال و اند
 بھاڑا الین ہن گریان اہل درد
 شکر رویتے ہن کیا شاہ و گدا
 شمع سان ہوں استخوان تن گدا
 ہے وہ پھر موش یا بیوٹس ہے
 متعل روتا ہے سن آوارہ سن
 دیدہ پر آب سے جام شراب
 استخوان میں مفرنگ کے برسے ہو در
 شکر کے دیکھو تر جھنی ہے گال پہ لہر
 جانتا ہے واسے اسکے خیم پر
 کیا کو نہیں آئیں صد آفرین
 مردم اند صرست فرم دست

اس ملک حاضر ہے وہ چکی نال
 آٹھ میر ہی بار و سوا اس ہے
 مہ کے دن یا مجھے بلو ایسے
 اعراض اسیر جو کچھ میں مہرمان
 تو کہہ رہے ساتی پر تجریر
 کب ملک سو دیکھا اسے خانہ خرا
 شہ نواز نے چون حکایت نکلت
 کرستان تار را بہ بریدہ اند
 سنتے ہیں جہوت میری آہ سرد
 نکلے ہے میرے گلے سے جیلا
 رات کو جس بزم میں ہونے نواز
 جنگلک میری صدا پر گوش ہے
 سیکڑے میں ہے صدایتا گئے
 کب اکیلا اشک ریزان بکرباب
 میرے تن میں دم کی جاگ آہ سرد
 رکھتی ہے میری صدا ایسا تو رہر
 اس اثر پر مجھ کو فوقی بے اثر
 بے اثر ہے میری آواز حزمین
 کیا کسی مافل کا یہ صرغ جہوت

اب اس سے لڑ رہے ہیں کہ
 ایک بات میں نہیں ہوتا کہ
 شکر کو نام نہ نہ دینا
 اب اس سے لڑ رہے ہیں کہ
 ایک بات میں نہیں ہوتا کہ
 شکر کو نام نہ نہ دینا

۱۵۶

اب اس سے لڑ رہے ہیں کہ
 ایک بات میں نہیں ہوتا کہ
 شکر کو نام نہ نہ دینا
 اب اس سے لڑ رہے ہیں کہ
 ایک بات میں نہیں ہوتا کہ
 شکر کو نام نہ نہ دینا

اب اس سے لڑ رہے ہیں کہ
 ایک بات میں نہیں ہوتا کہ
 شکر کو نام نہ نہ دینا
 اب اس سے لڑ رہے ہیں کہ
 ایک بات میں نہیں ہوتا کہ
 شکر کو نام نہ نہ دینا

بے اثر تھے کین اسکو لکھا
 حسبہ و وزیر کل سیانے میں
 اوسینا نزل ہو کر قزو ابلال
 وہ جو کچھ کہتی ہے انی غیر پناہ
 کس لیے دین آپ کا خوش نہیں
 شاید اسکو شک نہ کھا جائے
 اس سے کیا لازم جو کچھ بیان
 سیری تو اتنی و تر ہے صد
 کس لیے نالے کو میرے عزیز
 یا نواب اسکی سندھ تک لے آ
 میں تم آنا ہی لکھیں ہر شہنشاہ
 ساقیادہ سے بوتند و تیر ہو
 تانہ رہنے چھکاو او مرے شہنشاہ
 پڑھکے خاک کتے لگے ہو کر غضب
 یہ کو اس لو لیے مینانہ سے
 بلبل آں ہے قوتی کی مدد
 بھوٹر اچودی جو انکے ہے جواب
 دیکھ لے آکر قوی ہے یہ دلیل
 پیش پا افتادہ تشبیہ ہے

سسکے غمازوں نے کہا اوس کے کہا
 بولے ایسا کچھ کہتے کیا کہیں
 یا تمھارے صبر کا پتہ ہو و بال
 سو کہ کہ کے انھیں یہ برسہا
 جان ہی اگر دشمن تو رہا نہیں تنہا
 کچھ بار کھلے اندر سے قہر
 پر غرض اسکی پی سے ہر مان
 سسکے رو دیوین جسے شاہ و گدا
 بے اثر باندھو ہر کچھ کی سند
 یا تم آگے شاعروں کے لئے جواد
 دیکھیں او دوسرے کیا کہنے جواد
 دیکھئے محبہ حسن اور دھڑکے گنگو
 لا دیا ہے جواب با و اب
 بے اثر ہو گیا اسکے ہر سبب
 پوچھ جا کر عاقل و دیوانہ سے
 ہر سخن کے پاس اسکی ہر سند
 مجھ کہنے سے طے الباکا انتخاب
 نے کو باندھا ہو دیکھا خرطوم مثل
 سر سے لیکر تا قدم کی شکل نے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۵۶۶

مطلق اول ہووے جن کی غرض
 راکھی ہے سو اس میں تو ایسا غل
 حس سے کیا ہے چھٹی کا دور و یاد
 مطلق ثانی سو مالک اس کا
 جانتے ہیں اس کو سب برتاؤ
 لیکن اس کا تارہ کرنا خوب نہیں
 میری بھی طرح سکھ کر خوب نہیں
 سے دل پر داندہ اس سے باغیانہ
 شمع کو دسٹن کیا جگر جھسکا
 میں سے جھکے ہوئے کا حساب
 دین اور کاغذ کا
 حال

مضمون بیت خوش فہم
ہوئے ہستی خدای خدای
کہ چون بگوئی چون خوش فہم
دو فریب دہش خوش فہم
گواہی

[illegible]

لیکن اسکا سقم ب کے دشمن عقل کل بھی دیکھنے کا نہ مین اسکا عوا تم کو دیا کوئی اور ناکیراں کہتے ہیں جبکہ وہ کیلک نیچے دیکھے ہوئے غیر جری اب کہہ تم آپ پر پانی پانی اعلیٰ بول اوٹھ جہادی سے کیے پیر تکراروں کو سنا یاں سے فعال

گواست چڑھے باوا ز حسن
اس دعا سنی کہ اس بندش میں
شعروں انہیں میں دیکھتے گئے غور
وہ جو قلم ہے سوا ایسا ہے پھر
وہ بیکتہ سر پہ رکھتے ہے نہری
سن چکے احوال ساتواں شعرا
کون اس میان میں مگر ہی کشمیر
لیکن اس حالکے عیش غریہ والی

سن پہ لکھی ہوئی کہیں فی کمال کلام
 ایک انہیں دیکھو جو ہر ذوال وجہ اور
 ہو اگر ہم میں نہ تھا ہی کیا ہے اس کا گوارہ
 جسے اللہ کر کے یہ طاق بنے دہر میں
 بہر نی کسوسات یہ اپنی ہے بار دہر میں

مستثنوی ششم در مرقی مشو من نیاب کہ در اصل نقال یہ بود

صورتِ لوحِ حکم کے لیے حقائق کی
آج زبان ہے کلمی کل کے تین بندے
حق بات جس کے ہوا آج نہایت خوش
محبوت کرے ہے عدم دین مسلمان کا
فہم میں سزا قدم اور سزا پا تمیز
جامی کے دیوان سے خوب یائین ہیں نئی
شعر یہ سر سے بھی اب اس کے یہ ایراد میں
شیخ و برہن کو ہے ہمیں کہ نسبت تین
دین تو ہے شیخ کے اور برہن کے ہر کہ
مشاعری و شعریہ کچھ نہیں رکھتا خیر

یا خدا ایک ہے دوسرے بھی ہے
 بہت ہی ملک بولی انکی ہی سوس ہے
 سننے سمجھنے کو بات حق نے دیا گوشہ
 مرز کو چچ بولتا جزو ہے ایمان کا
 واردا محمدؐ کو ایک ہیں مرد عزیز
 شعریہ ہر ایک کے کرتے ہیں وہ اعراض
 سب پر کرے ہے وہ وطن جسے کہتا ہیں
 شغروہ سیر شاہجے اونھوں نے کہیں
 اپنی سخن بھی پر کہتے ہیں یہ ہو گے گرم
 اوسکا سخن پوچ ہے آپے ہے پوچ تر

۱۵۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

ایک خراسان کیا لو کہ یہ تنگے کو جانیں
پوچ زمین انکی سے شعر تو سرزد ہوا
شعر تو بے ربط و پوچ کہنے سے اشتہار
شعر میں شاعر جوہین وہ تو مخلص کو لائیں
اسی مجھے ایک نفل بر محل آئی ہے یاد

جیسے
اسے جابین کی طرحی دھرا
کامور دھوا
تپا پھین غلق میں شہر سے یہ ذوق ہے
پر تخلص بغیر نام نہ اپنا جتا میں
ہو جو سخن فخر دے مغز سخن کی وہ دہ

شماره

بیسے کا دیوال بند ایک قرض ارضا
 پیسے ٹکے پر کمین اسکو تھا دسترس
 الو نصیبیت ایک ہاتھ اور سے لگ گیا
 باذمی او سے پانزی سر کو نیسانی کلا
 اور کیا ماٹ سے بیسے کے عہد گذار
 سہسکے لگا پوچھنے کی بجے یہ جانور
 خوش ہوتا اون نے کما سبت کتے فرار
 شاہ امیر وندیکھیلین ہن اس سے شکا
 شکے کما بیسے نے مرگ ہے یہ اپنے بہان
 کما سار جی سے مجھے محبوبوں
 پھر وہ لگا پوچھنے کہ تو یہ جیسے ہی کیا
 بیسے نے اس سے غرض باہن پیچنی کر
 سیاخ تاو مجھے باج کا سکے بہاؤ ہے

اسکے ادا کرنے میں سخت وہ ناسمجھ تھا
 سو وہ بن اور مول میں اسکے ساتھ چلا
 حج کے دل میں کہ بٹہ کو بیچے دغا
 ہاتھ پر رکھ کر چلا کتا ہوا واہ واہ
 دیکھ کے آٹو لیا بیٹے نے اس کو پکار
 پر کھا ہے کو بیچلے اس کو کہ مر
 جب پر کم ہوا دست بخشے اسے بے نیاز
 قیمت و قدر اسکی ہے سیکڑوں سے تاہر
 سانچ کو پر کھا بج اسکا ہے ناؤں
 فائدہ کیا ہو دیکھا جوٹ سے کچھ روٹو
 ان نے کہا دودھ بھات کچھ اور اسکے سوا
 مول لگا پوچھنے باز کا یوں گھر گھر
 ایک کھر دیا کو اسکا گھنا چاؤ ہے

مکتبہ

159

[illegible]

شورِ شہر سے کا اوٹھٹیا یکبار
برفت والے جانِ تلک ہن اب
سکتے ہن ہا سے چاہِ موہن خان
کیا سقون کا خامن ان آباد
روزین کی تمام اب کب جوے
جن نے یکبار بھی سپا وہ آب

ہو گیا سر دہشت کا بازار
 کرومیش اوس کوے کے آکر
 گھر ہمارے کو کر دیا ویران
 تیرے ہاتھوں سے امی کھنڈ
 چینی بھر پانی لیکے ڈوب موے
 حشر تک زیر خاک ہے سیراب

ش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الکی شمعہ زن کر آتش دل
 وہ دل دے ہو جو پیشِ عیسیٰ
 ہوشور نگینہ چشم گریہ آلود
 ہے یوں کلفتِ تمینِ دل پاک
 کرامت کر دے عشقِ آتش انگیز
 مدام اک ناز پر دے جرات
 ہمیشہ جوں رگ تاک بریدہ
 زبوج اشک دے خنجر گلو کو
 اسید و نکلے اودھا خاطر و سواس
 کرایا شستل دروغِ جدائی

تبدل دے بقدرِ نحوِ ہشیر دل
شبکِ سرسبزِ جونِ شانِ زنبور
لبِ زخمِ جبکہ گور کھنکھ نکسے
کہ پناہ ہو دے جونِ حاکمِ تیرا
کہ تا ہر استخوانِ سیرابِ گلزار
کرے خلوتِ مینِ دلکی آہستہ
ہو آفتابِ سرِ زرگانِ رسید
بنابتِ جونِ سسکانِ موہو کو
ایسِ شخصِ دلِ کر شاہِ دیاس
ہو روشن جس سے شمعِ آشنائی

۱۹۴
کلیات سودا

فہم کی سچائی میں یہ کہہ کر اس کا فیضان
 حضوری ہے اس کے حروف و گفتار
 کہ ایک شریعت نئون ہے اس کے خوار
 و گراں یافتہ بود انشت بوس
 دروغت لقمہ تیرالم سلیمین
 ادب کی سادگی و زلف

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين
 والصلاة والسلام على
 سيدنا محمد وآله
 أما بعد
 فاعلموا أن الله تعالى
 قد خلقكم من طين
 طيبة طاهرة
 فاعملوا ما يحب الله
 ورسوله
 والسلام

ہر ایک کی ایک بات ہے کہ میں نے اپنے دل سے
 کیا ہے وہ ایک بات ہے کہ میں نے اپنے دل سے
 کیا ہے وہ ایک بات ہے کہ میں نے اپنے دل سے
 کیا ہے وہ ایک بات ہے کہ میں نے اپنے دل سے

<p>بس اب بتر ہے اس کی غمگینی</p> <p>سکوت مجھ سے دل کی تفریح</p>	<p>کہ ہر عجز سخن کی عیب پوشی</p> <p>سخن پر ادسکو سو درجہ ہر تزیج</p>
<p>در بیان مناجات</p>	
<p>مہر اندازے آلِ پیسہ</p> <p>مین ہوں گر قابلِ ناچشم</p> <p>شفیعون پر تنگ سے قطر کر</p> <p>کہ جس جاگہ ترافضل و عطا</p>	<p>بجق باطن ہر چارے و در</p> <p>پہ تیرے فضل کا دیا ہر کیا کم</p> <p>ادس آتش کو کس اس پانی سحر کر</p> <p>مین کیا اور کس قدر سیری خطا ہے</p>
<p>در بیان شروع حکایت</p>	
<p>الا سے چارہ ساز بادہ نوشان</p> <p>ہے عرصہ دل پہ غاموشی آنگ</p> <p>مری اس خاک کی دہو مجھ سے کلفت</p> <p>شب اک ماتم سر لے غائب عشق</p> <p>کہ تھا پنجاب میں اک مرد و درویش</p> <p>ہمیشہ دست دے پائے کو بان</p> <p>عزیز عشق مانتہ دم سرد</p> <p>گداز تن سے تھا از خویش فرست</p> <p>تجویر جنون دل داوہ عشق</p> <p>ہر گشت شمع سے پائون کھنار</p> <p>مقام ادس کا تھا اک جاگہ سراہ</p>	<p>زبان گویا کن خاکِ خوشان</p> <p>رہے کب تک یہ آئینہ ترنگ</p> <p>کون میں دکھستانِ جذب</p> <p>بیان کرتا تھا یوں افسانہ عشق</p> <p>گر قمار بلا سے حالتِ خویش</p> <p>سدا آشفقہ سر جوئے لعلِ حوہاں</p> <p>سباز جان عاشق سر سبز در</p> <p>ہو جوئے مجھ چکیدن سو نعمت</p> <p>دسے عاشق تھا آمادہ عشق</p> <p>پہنسی اک ہشتا کلا دسکو درگا</p> <p>بوضع تکیہ ہے جس سے تو آگاہ</p>

ہر ایک کی ایک بات ہے کہ میں نے اپنے دل سے
 کیا ہے وہ ایک بات ہے کہ میں نے اپنے دل سے
 کیا ہے وہ ایک بات ہے کہ میں نے اپنے دل سے
 کیا ہے وہ ایک بات ہے کہ میں نے اپنے دل سے

۱۶۳
 کلاست سودا

کہان پائی فرشتہ نے سب اوقات
 کلاست سودا
 کہان پائی فرشتہ نے سب اوقات
 کلاست سودا

ہر ایک کی ایک بات ہے کہ میں نے اپنے دل سے
 کیا ہے وہ ایک بات ہے کہ میں نے اپنے دل سے
 کیا ہے وہ ایک بات ہے کہ میں نے اپنے دل سے
 کیا ہے وہ ایک بات ہے کہ میں نے اپنے دل سے

[illegible]

ہے کہ دانش پر ہونے والا ہے اور اس کی تعلیم سے انسان کو علم حاصل ہوگا۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا
 مگر تجھے دیکھ کر میں نے سمجھ لیا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا
 مگر تجھے دیکھ کر میں نے سمجھ لیا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا
 مگر تجھے دیکھ کر میں نے سمجھ لیا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا

جب میں دیکھی شمع صورت او کی نشان
 موندہ نصف کا دیکھتا ہی رہ گیا
 ہو گیا ادو وقت سنگین اور ملول
 شمع بھی رونے لگی دان میرے ساتھ
 پانہ فی کالک سے تھی منہ کے تین
 ایک میری ہی نہ تھی دان چشم تر
 قطرہ شبنم کہ از گردون چکید
 چشم انجم سے گرے پڑتے تھے شک
 اور شریعت گو ہر بار تھی
 آستین رکھ موندہ کے اوپر ککشان
 ایک تو اس شمعے دل شب تھا دو نیم
 صبح صادق نے کیا سینے کو شق
 کیا کون میں صبحی کچھ گزری تھی رات
 آئی اک ماتم زدہ سے گھر کے بیچ
 ہر طرف سے اک سب رکبا دھنی
 لوگ تو خوش وقت اور غورم ہوئے
 بارے اپنے گھر میں اب رہنے لگے
 گزروے جب اس بات کو کہتے ہی روز
 تم جو میرے مجازی ہو خدا

رہ گئے انشت حیرت در دھان
 جو پڑے سر پر غرض سب گیا
 سینگ دے سر پر خدا تو ہے قبول
 شعلہ بھی ملتا رہا اس غم سے ہاتھ
 خاک اوپر لٹتی تھی چاند نین
 روتی تھی شبنم بھی میرے حال پر
 ہچوا شک از دیدہ پر خون چکید
 جون گھر افلاک سے چھڑے تھے شک
 چشم پر خون اشک خون افشار تھی
 روتی تھی بادیدہ ہائے خون نشان
 تسپہ آہ سرد بھرتی تھی نسیم
 خون دل پینے لگی اپنا شفق
 صبح کو رخصت ہوئی دان سے برات
 جب رکھا ہنسنے قدم کو در کے بیچ
 پر ہمیں دشنام سے وہ زیادہ تھی
 یک گرفتار مصیبت ہم ہوئے
 جہنم کے جو رو جفا سننے لگے
 ایک دن بولا وہ ماہ ولسرور
 جس طرح سے امر ہوا دن بجا

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا
 مگر تجھے دیکھ کر میں نے سمجھ لیا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا
 مگر تجھے دیکھ کر میں نے سمجھ لیا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا
 مگر تجھے دیکھ کر میں نے سمجھ لیا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا
 مگر تجھے دیکھ کر میں نے سمجھ لیا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا
 مگر تجھے دیکھ کر میں نے سمجھ لیا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا
 مگر تجھے دیکھ کر میں نے سمجھ لیا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا
 مگر تجھے دیکھ کر میں نے سمجھ لیا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا
 مگر تجھے دیکھ کر میں نے سمجھ لیا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا
 مگر تجھے دیکھ کر میں نے سمجھ لیا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

	غزل	
--	-----	--

ایک در چشم بهر صورت تو منظور می بیا
در ملاقاتم بجز دلبستان مجوری بیا
من بدل جور ترا بهستدز مهر انگاشتم
مانعت امر دزای چشم و چراغم گر کسی است
نایب و مسل ترا نظیر بخت آورده است
یکسر به شوکت سفت نخواهد کم شدن
گوش عالم زشتا عشق پاک من پرست
من که از خود میروم هرگز تومی آتی برون

میگوگردون روز سو و اراش بیخوشت
اسے سراپا رشک نوز شمع کا فوری بیا

۱۷۵
کلیات سودا

عزده زن بر شادی من اهل با هم تکی
فون دل تاسک کوکودر
جان بکشت دایق طعم غم تا
راضمیم که هر چیز بیخ
از بر اسس نرسا سان
بژنگ باشی بخاطره غمی باید علاج
بر جرات باشی بخاطره غمی باید علاج
بخت فخرم بخواهد شای ناپایدار
دین که او بر خود صاحب است ناپایدار
اختیار و چون تا صبح دور دوری
صحبت جنس بری با فوج آدم تا بکلی
نام و نشین که با فوج آدم تا بکلی
دین که او بر خود صاحب است ناپایدار

[illegible]

[illegible]

ز چشم دل کس بخیم مرهم نپزید
باید که با ندیشه گشته تیغ زبان را
اهل لطف را نند که چون شمشیر نافه
بهیند بیک پرده نماند و عیان را

شایان جس قافلہ ریگ روئیت
سے نالہ کلو گیر شود مردہ دلاں را

تنہا نہ سوچ نہ دہ زبور بقایا ما
از کو چہ فراغت دل کے تو ان گشت
اب تہم در بر دے دو عالم سو ہے ما
آیٹ ایم و لموت زنگار گشتہ ایم
میں پیش یار در حق پر وین زبان کشود
مارا بدل اسید ربانی خیال محض

این ننگ بچیکس نه پستد و سواي ما

مست یگانہ زار ابطہ خویشی ما	منخور دآب باہم دل درویشی ما
سبز خند و باعاقت اندیشی ما	سے امر و زکنم از چہ براسے فردا

ماننا کیم ز جو رفلکب دون خود را
شاید زلف حقماخته دلرشی ما

کس برون نان کوچی نتوان کرد این دلداد
باد بر دارد مگر خاک برین افتاده را
ما نقش پای مردم قطع بنریل چون خم
هر که ره گم کرد اد جویید بجا داده را
کفر و دین در عشق هم یارب بقیض دیگر اند
یا بس ده کفر یا دین آن برین زاده را

و ایامی که بهر نان و شود گرم
از بهر ی تشنگی بجای
صد نفر هم نشود بیک
چون لاله از دودن و دودن
طاقت کرد که تا لب آرد
از اختلاف اول یک
شد منده و در نیم
از تیره گی اثر ما
شبهه خدایت است
سازد بهر زده گوشتی
آید به پیش ما که ز معوره
جهان

۱۷۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

تا او بچین و نهند
 قند بر زبانان
 این قند که در کوزه
 بهر کس که بخورد
 دلش از غم و اندوه
 جدا شود و شادمان
 گردد و هر که بداند
 این معجزه را
 باید که همیشه
 در خانه داشته باشد
 تا روزی که
 حاجت او برسد
 به کار آید

20

[illegible]

زینت چشمش زینت رخسار است
 چو زینت رخسار زینت رخسار است
 زینت رخسار زینت رخسار است
 چو زینت رخسار زینت رخسار است
 زینت رخسار زینت رخسار است
 چو زینت رخسار زینت رخسار است
 زینت رخسار زینت رخسار است
 چو زینت رخسار زینت رخسار است

قاضی اگر نگویے قائم کند افتادگی مشا بد به نیت آزادگی با من اسیری نبرد مومن ز جور گوید و ترس از دست رز از فکر زاده راه چه غافل نشسته از شیشه فلک مطلب می که این دنی میخواست تا بخلوت فاشش نهد ملک	خون مرا بکله اشش آتقام نیست که آن ثمر شاخ بسا نکه خام نیست در گوشه رقص خلو و خوف دامنیت مارا دماغ بحث حلال و حرام نیست این سندان خراب محفل قیام نیست جام بهاء سید به این هم مدام نیست دامن ادب کشید که باشل دن عام نیست
--	---

سودا بجای نامہ ہا استخوان برد
 کس را پیش یار مجال پیام نیست

عشق تو ز پروانه تا پیکس سوخت در مجمره پیسخ ز عودیم چمن گردید شہ را شک ز آہ دل گرم گماهی کہ برویم در حسرت بکفادی اگر گشت کل باو سحر سوسن آرو میداد دل ماسبق نا بپسلس	این شعله چو برخواست ز جانا کس کسخت این سفلہ دون بہر چہ مارا بہوس سوخت این قافلسہ را شعلہ آواز خر سوخت چون شمع دلم پیش تو از ضبط نفس سوخت جاہیم گرفتاری مرغان قفس سوخت بود غمچہ بہ گلزار چہ از خار و چمن سوخت
--	---

اندیشہ نثاریم ز خورشید قیامت
 سواتن ماب و تب عشق زینت

جوہر آئینہ از تاب خورش سوخته است خرمین صبر را نیز نہ آتش ہر دم	حسن آججبالشے آفرخته است برق انداز تبسم ز کہ آسوخته است
---	---

دل درازم بجان دارم و جان
 از زمین بستان ای کرم کار تو باشد
 دودن سے آزاد دل با تو آسان
 غم از لطف کہ دشوار تو باشد
 کس کس کہ دشمن بجان این دھدار
 کس کس کہ دشمن بجان این دھدار
 این زمزمہ غم اسرار تو باشد
 جان دودن دین تو باشد
 سو دین تو باشد
 سو دین تو باشد

از غنای بخت تو باشد
 از غنای بخت تو باشد
 از غنای بخت تو باشد
 از غنای بخت تو باشد

شد رفته بیست از ششگنی فت
 از دست شان پدید به پاست نه ایم
 سودا ازین باد سعادت نشان نم
 کاشجا بجای چند بهایه فرجستند
 شادوم اگر بهای دلم یار بشکند
 جنس دل مرا تو بمن بایس بد
 یارب پیش آن تم آموز من
 بیماری مرا به لاسای کس چه سود
 کس جز شکستگی برودندیم نید
 دل برد ازین وجه به جبر پیش
 میان یار نیست کم از رنگ روغن
 بهر شکستنش ندیم دل چو بهما
 برسد به کلاه سباد که گردنت
 بسبب بخواب باز نه بیند غرور گل
 سودا پیشم سنبل گل را به غرت است
 حب نیکو بار طره بر خوار بشکند
 شود دلم چو بهدم دو چار نالد و گریه
 دمام این دل سهر گفته گرد آن غنچ
 سحر در آینه یارب بیند او رخ خود را
 ستم رسیده بر نگار نالد و گریه
 بخرخ آید و دود لاپ نالد و گریه
 چون سباش شبهای تار نالد و گریه

[illegible]

بسیار از این کلمات در کتب قدیم و جدید آمده است و بعضی از آنها را در اینجا جمع کرده ام تا در دسترس علاقه مندان قرار گیرد.

کارناوت من افتاد و از آن می ترسم
 بهر سعی از دروگر بنم پاسبیرون
 شونده وصل تو ای شوخ بدان می ماند
 قصد هلاکت چمن بتو گر آید چنجال
 سر کن نامه به تقلید من سوخته دل
 شیخ در صومعه ماخلوستان را دیدیم
 نریسی ده من ای عشق که از دولت او
 خم درین باغ نکرده بطمع قاست ما
 میفر و ششم دل خود را بنگاه لکین
 پیش این مشتریان حال دلت ای سوا
 تانکار من دل شده با سلسله افتاد
 نامه به تقلید ام و تشنه لب برق
 گم شد لیل یقیه رد ویر و حرم از من
 در عشق تو کثرت که بخواری نگر میسم
 از وسعت ظرف دل عشاق پیر رسید
 از گوهر این چه بگویم که زور یا
 در دین و دل و صبر خرد تفرقه روداد
 هر راه نوردی که کوسه قوت هم زد
 و در شرجی است تو را که برگردن

که سرخست زبون دست من از کار افت
 خار در راه طلب از سر دیوار افت
 خبر غنچه چو در گوش گنگار افت
 پای این دل شده چون سرور قنار افت
 آتش ای مرغ سب دا که بجز از افت
 ای خوش آن ست که او بر درخمار افت
 گاه به تیغ بگردن سگه زنا افت
 زیر خنجر اگر از شمر اتبار افت
 ترسم آن راز که در سمع خریار افت
 همچو کالای بدی کو بر بازار افت
 و ر باد نیقیس عجب زلزله افتاد
 چشم طلبم که به غم آبله افتاد
 که شیخ در بر من به پیسم قافله افتاد
 رسوائی ما از نظر غلغل افتاد
 عاشق نه چون صورت تک حوصله افتاد
 روز یک حب شد سچیه مزله افتاد
 عشق تو یلک است میان کله افتاد
 از آتش عبرت بدلم آبله افتاد
 گویا پس از عفت زن حامله افتاد

بسیار از این کلمات در کتب قدیم و جدید آمده است و بعضی از آنها را در اینجا جمع کرده ام تا در دسترس علاقه مندان قرار گیرد.

بسیار از این کلمات در کتب قدیم و جدید آمده است و بعضی از آنها را در اینجا جمع کرده ام تا در دسترس علاقه مندان قرار گیرد.

بسیار از این کلمات در کتب قدیم و جدید آمده است و بعضی از آنها را در اینجا جمع کرده ام تا در دسترس علاقه مندان قرار گیرد.

[illegible]

آنکه دست تو را زافروشدند
گرچہ تو نیست بجات که دیگر بار
از حلقه خوابان بدر آنج میفتد
ما صورت داد و بسته دل چه گوئیم
عزت گزینند چه کنند شیخ که زندان
مردم چه بازار چراغ غافل اند
گر لذت در دکت پاراکنم غلام
اندیشه ز کالای دکانین بیان کن
مایوس ز اقرار شود دل که منهدیدار
از غنای سودا پوز دم درون بغرود
عیدش حالت شادخون باد
تا قیامت ملازم در تو
بر جناب تو تا بروی قیام
خوان نعمت بگستری در دهر
خلق گردند حلقه زر گوشت
دل و دست تو در بخشش وجود
همچو بحر محیط ابر گفت
آستان تو باد قبله خلق
روی بسود از تو باد مرا

۱۹۲

[illegible]

نزدیکی از سبب و غرض از آن است که
 در این دنیا همه چیز را در این دنیا
 در این دنیا همه چیز را در این دنیا
 در این دنیا همه چیز را در این دنیا

گفت سودا شب نشیند امان رحم کرد فی همین زمان لعل خند است طنب ان گهر صاف دل هرگز نباشد از پی آزار حلق آب یگر در دهر بگردد زاله سترایا ز شرم در جهان فتنه سخن از ستیغ گرد بلند راز مار و شنند لان سودا کیس پوشیده	گوش از دهنه سودا چون فغان شاد باشد از روی عرفانک تو طوفان گهر لب گردیدن هاسی آید ز دندان گهر تاب جنت گریه بید چشم حیران گهر میشود پید آبگوش دل نواشان گهر هست سوراخ جگر ز جسم نمایان گهر
عشرت مطلب بیغ تصویر غم نیست بر پیش چرخبر نعل راه مجور چشم حیران	که ماه دهد ایغ تصویر امین زکمان ست زاع تصویر بے نور بود چرخ تصویر
سودا درین جهان زاری ندید کس که لذت نیست بیتک مایگان و بند تخم امید که ترشح نصیب نیست یوسف بگر و شمس در حسنت ندید مردم بنگار سی دل تشنگان نشید کاوش ترا باست فقط در نه محنت آئینه را مقابل رویم گرفت رنگ اشک از گداز دل چو فتنه سرخ غیبت سودا خوشش در درخت شرح عشق زان دم که بر دجله میاد در قفس	گوهر کف ز موج سربازی ندید کس خون جگر بطرف با بے ندید کس برگشت ما گذار سیالی ندید کس با آنکه صورت تو سجا بے ندید کس تراستین ز اشک کتاب ندید کس چون چشم یارست خرابی ندید کس حال زگر چشم پرتاب ندید کس خوبی رنگ گل مجلا بے ندید کس در باب این مقاله کتاب ندید کس نه گل کج طرم ز چمن باد و قفس

در این دنیا همه چیز را در این دنیا
 در این دنیا همه چیز را در این دنیا
 در این دنیا همه چیز را در این دنیا
 در این دنیا همه چیز را در این دنیا

اساس شمع نیست بهما جنت بهی باش
 باشد از آن آب بهی زان کس
 اسد و اسد بهی زان کس
 اسد و اسد بهی زان کس
 اسد و اسد بهی زان کس
 اسد و اسد بهی زان کس

از این دنیا همه چیز را در این دنیا
 از این دنیا همه چیز را در این دنیا
 از این دنیا همه چیز را در این دنیا
 از این دنیا همه چیز را در این دنیا

بیا چشم و سودا چنان از خوشین فتم
خارجی بجز از گل رخسار تو دارم
چون شاد دل چاک و پریشانی خاطر
تغیبه لب زخم کی قطره تنستا
بر بوی گلستان و نالان دل انگار
خاموشم و نقد دل و جان سخن امرو
خاموشم و کج کمر اے اشک بدین
تا زلفت فرو نشاند بر عارض چون ماه
آن سنگدل آخر سر بالین تو نماند
دل را کشید جانان تا در تبر بستم
بیجاست ای حقا جوهر پاکشیدن رخ
بهنگام ناز دارد پرواز خنده روستی
گر چشم تاب بنید انداز شوخیش را
شادیم ای سحر گز خنما سوغیت
ما و رقیب یک جا هر گاه می نشینیم
کویا هر تبسم تا گویش می بیند
انداز خنده او با غیر سوخت مارا
کار که بر نیاید سودا ز جوهر تیغ

مگر آن داد خواهم کرد دیار سر به آیم
که من آلوده چون اشک از غبار سر به آیم
زردی رخ از زنگس پیا تو دارم
انج و خم طراره طرار تو دارم
از آب و خم خمر خوشخوار تو دارم
بلبل نبوسم بخت تو دارم
ای سیمبر آن قیمت گفتار تو دارم
از بهر نثار سر گفتار تو دارم
بس روز سیاهی ز شب تار تو دارم
حیرت زده از مردن دشوار تو دارم
زد موج رنگ لعاش گل بر تبر بستم
مارا که میتوان کشت از جوهر تبسم
چین چین او هم بال و پر تبسم
سزایا چو بر قست یک سیکر تبسم
شد باز بدل ماسد چادر تبسم
با سخن قیچیک با او سیر تبسم
ایجاست دست قدرت سوبان کز تبسم
و غنیت سیئه ما از اخلک تبسم
آن کار می بر آید از گوهر تبسم

بیا چشم و سودا چنان از خوشین فتم
خارجی بجز از گل رخسار تو دارم
چون شاد دل چاک و پریشانی خاطر
تغیبه لب زخم کی قطره تنستا
بر بوی گلستان و نالان دل انگار
خاموشم و نقد دل و جان سخن امرو
خاموشم و کج کمر اے اشک بدین
تا زلفت فرو نشاند بر عارض چون ماه
آن سنگدل آخر سر بالین تو نماند
دل را کشید جانان تا در تبر بستم
بیجاست ای حقا جوهر پاکشیدن رخ
بهنگام ناز دارد پرواز خنده روستی
گر چشم تاب بنید انداز شوخیش را
شادیم ای سحر گز خنما سوغیت
ما و رقیب یک جا هر گاه می نشینیم
کویا هر تبسم تا گویش می بیند
انداز خنده او با غیر سوخت مارا
کار که بر نیاید سودا ز جوهر تیغ

طیبات سودا

۱۸۵

بیا چشم و سودا چنان از خوشین فتم
خارجی بجز از گل رخسار تو دارم
چون شاد دل چاک و پریشانی خاطر
تغیبه لب زخم کی قطره تنستا
بر بوی گلستان و نالان دل انگار
خاموشم و نقد دل و جان سخن امرو
خاموشم و کج کمر اے اشک بدین
تا زلفت فرو نشاند بر عارض چون ماه
آن سنگدل آخر سر بالین تو نماند
دل را کشید جانان تا در تبر بستم
بیجاست ای حقا جوهر پاکشیدن رخ
بهنگام ناز دارد پرواز خنده روستی
گر چشم تاب بنید انداز شوخیش را
شادیم ای سحر گز خنما سوغیت
ما و رقیب یک جا هر گاه می نشینیم
کویا هر تبسم تا گویش می بیند
انداز خنده او با غیر سوخت مارا
کار که بر نیاید سودا ز جوهر تیغ

بیا چشم و سودا چنان از خوشین فتم
خارجی بجز از گل رخسار تو دارم
چون شاد دل چاک و پریشانی خاطر
تغیبه لب زخم کی قطره تنستا
بر بوی گلستان و نالان دل انگار
خاموشم و نقد دل و جان سخن امرو
خاموشم و کج کمر اے اشک بدین
تا زلفت فرو نشاند بر عارض چون ماه
آن سنگدل آخر سر بالین تو نماند
دل را کشید جانان تا در تبر بستم
بیجاست ای حقا جوهر پاکشیدن رخ
بهنگام ناز دارد پرواز خنده روستی
گر چشم تاب بنید انداز شوخیش را
شادیم ای سحر گز خنما سوغیت
ما و رقیب یک جا هر گاه می نشینیم
کویا هر تبسم تا گویش می بیند
انداز خنده او با غیر سوخت مارا
کار که بر نیاید سودا ز جوهر تیغ

[illegible]

۱۸۶

[illegible]

ای که در این عالم دل پرده نبیند
سودا و حسرت من کردند از خداست
سپست از آن

عشق کی ہی منزلت کچھ کہو خدا کی سے نہیں
 دوزخ اور آگ کا ناز و ناز من راہ عشق این
 عشق وہ گھر کی جہان ہفتاد و دو ملت کو پڑا
 کو چہ گردی میں عجب عزت سے اے غریب
 شمع و کناو سے سو و اے تاریکی عقل
 کس سے بیان کیجئے حال دل تباہ کا
 مجھ کو تری طلب ہے یا شکوہ یا چاہ غیر کی
 دین دل دو اور سہر عشق میں تیرے کھینچے
 زعفران پر رکھے ہے تو مجھ نہیں کے گوش
 حسن تب سے کا اے ضمیر نہ دے یہ نقش آج
 وصل بھی ہو نہ دل مرا اٹھ کو پختور سے پھرے
 سو و اس اے غریب یہ اکسپ ہو اتنا بتلا
 چشتا ضرور دیکھ یہ ہے زلف سیاہ کا
 جھک کر تو اسے پتنگ گراپا سے شمع پر
 جوں سایہ اس چمن میں پھر این تمام عمر
 تاراج چشم ترک بست کیوں نہویدل
 اسے آہ خلد بارترا کیا کیوں اثر
 ناخبر ہی تیرے سامنے صوفی اگر اسکو قتل
 ہمارے نالہ سوز ان کے یہ ڈھنگ آتش کا

ایک سا احوال یاں بھی نیگہ اداوشاہ کا
 نقد جان و من دل کے دخل کیا نزاہ کا
 تنگ جون دیو و حرم کب تیرے اس درگاہ کا
 پانوں پر گرد غار چھلانا تیرے کج گوراہ کا
 شمع کا عکس اس کے عارض پر کلف تیرا
 سمجھے دی اسے جو موزخی تری نگاہ کا
 اپنی نظر میں یاں نہیں طور کوئی نہا
 جیتے جواب کی ہم نیچے نام نہ لینے جا
 نا کہ کبھی سنا تو کر لیتے بھی داد خواہ کا
 تیری ادایہ بیفتہ دل ہو گیا اداوشاہ کا
 یہ تو ہمیشہ ہر رفیق و صل سے گاہ گاہ کا
 رشک سے جسکے چہرے کے داغ جاگیر کا
 روشن غیر شام نہ چہرہ ہو پاہ کا
 ہون داغ غمزدہ دیکھ کے تیری گناہ کا
 شرمندہ پانین مرا بر گ گیاہ کا
 غارت کرے ہے ملک و قہر سپاہ کا
 رہبر رکھے نہ کوہ ترے آگے گاہ کا
 مجرم یہ سب طرح سے تیرے پرکشاہ کا
 کراسکے ذکر میں اور تاخیر نہ سے تیرے

کتابت مسودا

159

بمشائے کمال کمال
 چنین من ذکر گردانم چو در کمال کمال
 تو هر بقیل چون بر دانه پر جنبش کمال
 عجبی است بجز من بداران جنبش کمال
 ای من عالم گویا نام من اخبار کمال
 مزار در دهم است در کمال جنبش کمال
 قشای ذرا کمالی است در کمال جنبش کمال
 ظاهر در سبب کمال جنبش کمال
 بواجبی ای من در کمال جنبش کمال
 جواب ای من در کمال جنبش کمال
 عبادان کمال جنبش کمال
 در کمال جنبش کمال

[illegible]

در شش ماهی غیب خفته بود و کمال
 است و حق و هوا بنده که بود است کمال
 کلیم بن که بودی نه با حق جان
 پیوسته بود و هر چه بودی با حق جان
 اور سر و کمر او شکست کار و کشتن
 بنویس که بهار او شکست کار و کشتن

دماغ جھگڑ گیا آخر تیرا نہ اسے غرور
 مرے سجد کی دیر و حرم سے گزری قدر
 نہ پوچھے دے اب ہرگز زبان ملک کو
 دکھاؤں گا تجھے زائد اس آفت خان کو
 طلب نہ پر خستہ کبان رات امیر ہوا
 ڈروں ہوں برنجی دے شہر بندہ کرتا رنڈو
 جو بنا کورا اس سے کرتا تر کوئی غنڈا رنڈو
 سب اس چشم کا فر کے تے کیا ہر بار نے کا
 تھا کچھ کا چشم تر سے نافرین ہوئے
 جو میں آتش نفس خواہد اذلو و حین
 گئے خون ہو گئے شکامی سخت دل پر
 کرین پاک اسکو کب تک ہوا چشم نہ شام
 میں اپنے حال پر ہنستا ہوں و نہ ہر عالم
 کہ جو میں بات بن رہے نہیں کاویں براؤں نے
 نہ دھایا کوں گھر میں نے محمد شاکہ سوا

دل مرا پسند کوئی سمجھے گا
تجربہ دانا ہزار حیف کہ تو
یہ زخموں در فتنہ حق اپنے میں
بچے کو لوگ سے سمندر کوں

۱۹۰

طبرستان

[illegible]

قدرا ان بن ہدایت حال ہر شیشے کا
 نہ انتہا کیونہ سے عیش یکہ نہ است انکو
 یا زاریا جانے کس کسے یہ نہ کھتا تھا
 شیشہ کو تو یا دل تو یا ریت ساتی نے
 ہم سری کردن محبوب سے رکھتا خود
 تکیہ پر جام برون دل ہر آب شیشے کا
 کیا بین کام کو کرنے کا است ساتی
 عوض ہر دل شیشی کا دست فعال یا
 یہ انسا تو بین غوب بزمین ساتی
 چاہے تھے مزال اب آب انر سودا
 تھی لانا مجالس میں نہیں ہست و شیشے کا
 ہر کردن اور چاہے میں یک کھتہ میں
 تھے ہے دیکھ تو کس کسے روز یہ ابجاست
 زبں مجھ حال پر جلتا ہر سائیکل جدائی میں
 فکر ہے در پے آیدای دل ہر ایک بیان
 کے ہے اشکباری چشم سے یقین سج
 لگا زہارت سوا ادن انگوٹے دلق کو
 باطل ہے جسے دعوا شاعر کو ہمیری کا
 چہرہ ترا ساکب ہے سلطان خاوری کا

سلسلہ شاعر
 غزل
 (۳۱)

۱۹۲

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

۱۔ اے خداوندی دل کا دارا اے تجھے جس قدر کہ چاہو
 ۲۔ اے خداوندی دل کا دارا اے تجھے جس قدر کہ چاہو
 ۳۔ اے خداوندی دل کا دارا اے تجھے جس قدر کہ چاہو
 ۴۔ اے خداوندی دل کا دارا اے تجھے جس قدر کہ چاہو
 ۵۔ اے خداوندی دل کا دارا اے تجھے جس قدر کہ چاہو
 ۶۔ اے خداوندی دل کا دارا اے تجھے جس قدر کہ چاہو
 ۷۔ اے خداوندی دل کا دارا اے تجھے جس قدر کہ چاہو
 ۸۔ اے خداوندی دل کا دارا اے تجھے جس قدر کہ چاہو
 ۹۔ اے خداوندی دل کا دارا اے تجھے جس قدر کہ چاہو
 ۱۰۔ اے خداوندی دل کا دارا اے تجھے جس قدر کہ چاہو

۱۲۸

جو کہ در دین اس کی ایک بار دیکھو کہ وہ کس طرح
 کیوں کہ اس کی ایک بار دیکھو کہ وہ کس طرح
 کیوں کہ اس کی ایک بار دیکھو کہ وہ کس طرح
 کیوں کہ اس کی ایک بار دیکھو کہ وہ کس طرح

جون شمع داغ دل سے شکل بہت ہی دھوا
 لیکن تو یاد رکھیو عاشق کین نہ ہوتا
 کوئی دم کو بچھو لے ہی یہ گلزار دیکھنا
 لگ آن کے یہ سرت دیدار دیکھنا
 مست عشق پر بھلا تو مجھے مار دیکھنا
 جی جاے یار ہی مجھے یکبار دیکھنا
 آگے قدم نہ کیو تو زلف دیکھنا
 میری زبان سے ہو یہی اظہار دیکھنا
 نک داسے خدا کے یہ رفتار دیکھنا
 کوئی لہر آگئی تو مرے یار دیکھنا
 تو بھی لگ اوسکو جا کے تھکا دیکھنا
 نے سیر باغ وں گل دیکھنا
 تنہا بیٹے ہوئے درو دیوار دیکھنا
 لے صبح تا شام کئی بار دیکھنا
 پڑھنا یہ شعر گر کجواشرف دیکھنا
 پر جو خدا دکھاوے سونا چار دیکھنا
 نکالار و سفید آخین اس منہ میں نام دیکھنا
 رکھا محروم من شکر ہے اس دریا میں نام دیکھنا
 کہ میں بان لگے بان بھی نہیں مٹتا ہوں دیکھنا

سزا قدم گلزار جب تک گرے نہ پانی
 جس طرح چاہتا ہے دنیا میں زندگی کر
 بے وجہ آئندہ نہیں ہر بار دیکھنا
 زکس سطح خاک سے میری آگے شمع
 کھینچے تو تیج ہے حرم دل کے صید پر
 ہے نقص جان دید ترا یہی ہے بہن
 افسوس اشک ہے فلک شہین یہ سر
 ہو جیسے خدا سب جو مرے اشتیاق کا
 ہر نقش پایہ ترے سے یار و رکیل
 کرتا تو ہے تو ان کے سو ہے اقل
 تمجید بن عجب معاش غریب و اکاندون
 نہ حرف و نہ حکایت نے شعر و نہ سخن
 خاموش اپنے کلبہ اخوان میں روز و شب
 یا جا کے اوس گلی کو جہاں تہا ترا گذار
 نسکین دل نہ اس میں بھی پائی تو بہر
 کہتے تھے ہم نہ دیکھ سکین روز و رجم کو
 سہ کاری تو مانند گین ہر چند کام اپنا
 حساب آسا کیا ہے کار ہستنا تمام اپنا
 نہ تو بچھو نیستی غمناکی ہستی کو مری ہرگز

جہاں تہا پہنچو تو کلاہیں ہرگز دیکھنا
 کوئی ہی نہیں دیکھتا تو کلاہیں ہرگز دیکھنا
 جو ہم جو دیکھتا تو کلاہیں ہرگز دیکھنا
 جو ہم جو دیکھتا تو کلاہیں ہرگز دیکھنا

خداوند تعالیٰ
 جو ہم جو دیکھتا تو کلاہیں ہرگز دیکھنا
 جو ہم جو دیکھتا تو کلاہیں ہرگز دیکھنا
 جو ہم جو دیکھتا تو کلاہیں ہرگز دیکھنا

کہ میں بان لگے بان بھی نہیں مٹتا ہوں دیکھنا
 کہ میں بان لگے بان بھی نہیں مٹتا ہوں دیکھنا
 کہ میں بان لگے بان بھی نہیں مٹتا ہوں دیکھنا

[illegible]

کجاست تیرا دل کی تو اس پر بھی گراں بکھا
 خریدی کچھ نہ جس کی کرم اس بازار میں سوا
 میں دشمن جان ڈھونڈ کر اپنا جو نکالا
 جبست چمن سے ہو چلا گھر کو وہ لا
 کتا ہر نگہ سے یہ ترا گوشہ ابرو
 مانگا جو میں دلو تو کہا بس یہی اک دل
 اسی غنچہ سبب کیا ہے کہ آتے ہی چمن
 اتنا ہی تو یوسف سے مشابہ کہ عدم کے
 تنہا تری شرکان سے یہ دل کیونکہ ہر او
 فتنہ ہی اٹھاتے ہو گئی پشت فلک خم
 سودا تجھے کتا ہوں نہ خواہاں مل اتنا

جو نقد جان بکتا ہو کین تو مجھ کو دلو لا
 بفل میں لے چلے میں ل سو اک آتش کا کھلا
 سو حضرت دل سلسلہ امدت سے
 غنچے نے مرا می لی اوٹھا گل نے پیالا
 دیکھے جو کوئی خون گرفتہ تو لگا لا
 جتنے ہی تو چاہے مرے کو چلیے دھکا لا
 گل جھاڑے ہو جن تو نے بچی کو سنبھالا
 پر دے میں چھپا او سکے تین تھکا نکالا
 نے تیرے اوس پاس نہ خیر ہے بھالا
 ہرگز نہ کسی گرتے کو ظالم نے سنبھالا
 تو اپنا غیب عاجز و دل پیچھے والا

ملک آئین جیسے تین لوطا
 موج آتش ہے سیل آگلوں کی
 نہ جیا تیری چشم کا مارا
 چمن دل میں عشق بویا تھا
 گروہستی نے دلو دی تھی

کفر و دین گبر و شیخ سے چھوٹا
 شاید اس دل کا آبلہ چھوٹا
 نہ تری زلف کا بندھا چھوٹا
 داغ و شمسہ ہوا گل و بوٹا
 آئینہ اس غبار سے ٹوٹا

دل یار کے ہرگز نہ مر زلف سے چھوٹا
 کا ہے دل خون گشتہ سوا بزم میں اپنے
 جا بیسے کہ مرا تھ سے اب چشم تانکی

اور او کو سر مار سمجھ عشق نے کوٹا
 شیشہ سے گل رنگ کا ساقی سے نہ ٹوٹا
 تھا دل کا نگرا اپنے سوان ترکوں نے ٹوٹا

دل یار کے ہرگز نہ مر زلف سے چھوٹا
 کا ہے دل خون گشتہ سوا بزم میں اپنے
 جا بیسے کہ مرا تھ سے اب چشم تانکی

سحر ۳۰
 حیات سحر

جو نور دیا سے گدڑی تو بانی یہ نہیں ملتا
 نیش کو وہ لکھ لکھ تک دلا یہ نہ ملے
 جہاں سے لکھی ہوئی گدڑی سے تو بانی ہی لکھ لکھا
 جہاں سے لکھی ہوئی گدڑی سے تو بانی ہی لکھ لکھا
 جہاں سے لکھی ہوئی گدڑی سے تو بانی ہی لکھ لکھا
 جہاں سے لکھی ہوئی گدڑی سے تو بانی ہی لکھ لکھا
 جہاں سے لکھی ہوئی گدڑی سے تو بانی ہی لکھ لکھا
 جہاں سے لکھی ہوئی گدڑی سے تو بانی ہی لکھ لکھا
 جہاں سے لکھی ہوئی گدڑی سے تو بانی ہی لکھ لکھا
 جہاں سے لکھی ہوئی گدڑی سے تو بانی ہی لکھ لکھا

کجاست تیرا دل کی تو اس پر بھی گراں بکھا
 خریدی کچھ نہ جس کی کرم اس بازار میں سوا
 میں دشمن جان ڈھونڈ کر اپنا جو نکالا
 جبست چمن سے ہو چلا گھر کو وہ لا
 کتا ہر نگہ سے یہ ترا گوشہ ابرو
 مانگا جو میں دلو تو کہا بس یہی اک دل
 اسی غنچہ سبب کیا ہے کہ آتے ہی چمن
 اتنا ہی تو یوسف سے مشابہ کہ عدم کے
 تنہا تری شرکان سے یہ دل کیونکہ ہر او
 فتنہ ہی اٹھاتے ہو گئی پشت فلک خم
 سودا تجھے کتا ہوں نہ خواہاں مل اتنا

جیسا کہ

میں نے یادداشت کیا کہ

[illegible]

شہنشاہ کا دل تو بوجھ کر نہیں لے سکتا
 مگر اس کا دل تو بوجھ کر نہیں لے سکتا
 شہنشاہ کا دل تو بوجھ کر نہیں لے سکتا
 مگر اس کا دل تو بوجھ کر نہیں لے سکتا

وعدے پھر دینے کے دل لیکھا تھا شوخ
 تھی رستم اب جان میں نے سام رہ گیا
 ساقی تو ہکو دینے سے کیوں جام رہ گیا
 دل ہمسفر زلف میں صیاد کے مرا
 ہوں تو چراغ راہ ہمزیر آسمان
 اسے دل ملک اور کے حسن مخط کو لکھ کر
 شکر سے تو ہو چکا ہے جگر پھر کس لیے
 بوسہ کی ادون لبوں سے یسودا ہونے کے
 اہل شہر میں تیری تقدیر سے یہ پیغام کیا
 چین میں اسے شکر تجھ کو باد سحر یہ گھرائی
 ناگہان اس اہل کی مجھے ناک پوچھو کیا حال
 پیچ مجھے اس دیکھ میں کیا بوسے ہی تھیر کو
 تھجائی جوانی فکر و تردد بعد از پیری پا یا چین
 خاص کرو نہیں ہی نظارہ تو تو دید کی لذت
 کونسا مجھے حسن تردد عمل میں آیا تری حضو
 مہر وفا و شرم و مروت سبھی کچھ ہمیں مجھے تھے
 لذت دی نہ اسیر کی صیاد کی بے پروائی
 شمع زخون سے روشن ہو گھر ایسے بے نقص
 مخمنین اور شیخ مجھے کچھ دین میں سے آنے کا

سو دوانے جبے مانگا کرانا راوٹھ گیا
 مردوں کا آسمان کے تلے نام رہ گیا
 ملتا تھا وہ بوسہ بہ پیغام رہ گیا
 اوس مرغ کا ہے وہ جو تہ دام گیا
 لیکن خموش ہو کے سرش م رہ گیا
 خورشید آ کے تاب لب بام رہ گیا
 چلنے کا اٹک کر کے سرانجام رہ گیا
 جسے کہ مانگ مانگ میں دشنام رہ گیا
 ناز و تغافل دیکر اوسکو مجھ کو کیوں بدنام کیا
 ساغر جب تک دین میں لا دین تو میرے جام کیا
 خواہ تھی کالی خواہ تھی پیلی بس اپنا کام کیا
 مجھ و خشی کو سنار میں بتوں نے اپنا رام کیا
 رات تو کالی دکھ کھ ہی میں صبح ہوئی آرام کیا
 کور بھلین یہ آنکھیں سدن جسدن جلوہ عام کیا
 دلو غارت کر کے میرے جان کو کیوں بچا گیا
 کیا کیا دل دیتے وقت اسکو مئے خیاں کیا
 ترب ٹرپ کر سفت دیا جی جگر سے بچا گیا
 صبح ازل سے ترستے خاموش چلے شام کیا
 رہا ہے جب بند نہ لگا یا تب میں قبول اسلام کیا

ایک عقدہ بہت ناخن بندھا
 شہنشاہ کا دل تو بوجھ کر نہیں لے سکتا
 مگر اس کا دل تو بوجھ کر نہیں لے سکتا

گفتم بدیم سائے کیا تو پھر کیا
 اسے ضرب سے لطف زندگی کا
 سو دوانے جبے مانگا کرانا راوٹھ گیا
 مردوں کا آسمان کے تلے نام رہ گیا

دل تو بوجھ کر نہیں لے سکتا
 مگر اس کا دل تو بوجھ کر نہیں لے سکتا
 شہنشاہ کا دل تو بوجھ کر نہیں لے سکتا
 مگر اس کا دل تو بوجھ کر نہیں لے سکتا

موتا کو بھی ترا کرے اچھا پیام لب
 جون خضر زندگی ابد ہو اوسے نصیب
 بوسے کی آرزو میں کٹی عمر بھر کھو
 ہم سلسلے میں بات کی اوسکی ہوے اسیر
 جب تک ہے وہ نام فصاحت نئے کھو
 کھولی گرہ جو غنچے کی تو نے تو کیا عجب
 گل داد عند لب کو پونچا تو کیا ہوا
 فرزند اس زمانے میں کب ہو پیر مرث
 اسلام چھوڑ رہے کیا کفر اختیار
 بالین پہ تو مرے نہ جگہ تک کر سچ
 بیگانہ دار آکے نہ پوچھا بکھو ہمیں
 کی سیر ملک ملک کی سودا نے بھی ملے
 کہ خدیر رینین پر شیشہ خالی محتسب
 کیونکہ ترک می کرین کچھ آج کے سیکش نہیں
 گر سب نے ہی سر پر ہے تیری می نہیں
 دخت نہ کچھ ایسی ہی تری جو تیرے حرام
 رش کو سلسلے سے بن باندھے تو چھوڑ
 پھر جو نکلے سیکھ سے کی راہ تو پیچھے ترے
 تھے غراے کو سودا الاکب خاطر کج

عیسے سخن کو سنے ترے ہو غلام لب
 کیا رو سے تو جسکے تئیں بھر کے جام لب
 اکدن ترے لبون سے نیا یامین کام لب
 رکھتا ہے صید دل کے لیے شوخ لب
 سبحان سے جو سودا کا شیرین کلام لب
 یہ دل کھلے جو تجھے تو پہلے صبا عجب
 فریاد کو مری ہے پہونچا ترا عجب
 آئینہ کو ہے سنگ سے ہوا ضا عجب
 تو بھی وہ بت نہ رام ہوا احمق عجب
 یہ وہ مرض ہے جس سے کہ ہونی تھا عجب
 تم بھی کوئی ہو جان مری آفتنا عجب
 اسی سیکھ سے کی تو آب و سو عجب
 تیغ ہے امین شراب پر نکالی محتسب
 منے میخانے میں آکے سدہ بھجالی
 وضع کچھ دستار کی اس سے زالی محتسب
 ہنسنے تیری ضد سے اب وہ گھر میں الی
 ہاتھ آیا ہے مرے ضمنوں عالی محتسب
 بیت یہ سکھلا لگا دو دکا ڈال محتسب
 شجکو وہ سمجھیں میں پشم شیر قالی محتسب

موتا کو بھی ترا کرے اچھا پیام لب
 جون خضر زندگی ابد ہو اوسے نصیب
 بوسے کی آرزو میں کٹی عمر بھر کھو
 ہم سلسلے میں بات کی اوسکی ہوے اسیر
 جب تک ہے وہ نام فصاحت نئے کھو
 کھولی گرہ جو غنچے کی تو نے تو کیا عجب
 گل داد عند لب کو پونچا تو کیا ہوا
 فرزند اس زمانے میں کب ہو پیر مرث
 اسلام چھوڑ رہے کیا کفر اختیار
 بالین پہ تو مرے نہ جگہ تک کر سچ
 بیگانہ دار آکے نہ پوچھا بکھو ہمیں
 کی سیر ملک ملک کی سودا نے بھی ملے
 کہ خدیر رینین پر شیشہ خالی محتسب
 کیونکہ ترک می کرین کچھ آج کے سیکش نہیں
 گر سب نے ہی سر پر ہے تیری می نہیں
 دخت نہ کچھ ایسی ہی تری جو تیرے حرام
 رش کو سلسلے سے بن باندھے تو چھوڑ
 پھر جو نکلے سیکھ سے کی راہ تو پیچھے ترے
 تھے غراے کو سودا الاکب خاطر کج

کلمات سودا

۲۰۹

موتا کو بھی ترا کرے اچھا پیام لب
 جون خضر زندگی ابد ہو اوسے نصیب
 بوسے کی آرزو میں کٹی عمر بھر کھو
 ہم سلسلے میں بات کی اوسکی ہوے اسیر
 جب تک ہے وہ نام فصاحت نئے کھو
 کھولی گرہ جو غنچے کی تو نے تو کیا عجب
 گل داد عند لب کو پونچا تو کیا ہوا
 فرزند اس زمانے میں کب ہو پیر مرث
 اسلام چھوڑ رہے کیا کفر اختیار
 بالین پہ تو مرے نہ جگہ تک کر سچ
 بیگانہ دار آکے نہ پوچھا بکھو ہمیں
 کی سیر ملک ملک کی سودا نے بھی ملے
 کہ خدیر رینین پر شیشہ خالی محتسب
 کیونکہ ترک می کرین کچھ آج کے سیکش نہیں
 گر سب نے ہی سر پر ہے تیری می نہیں
 دخت نہ کچھ ایسی ہی تری جو تیرے حرام
 رش کو سلسلے سے بن باندھے تو چھوڑ
 پھر جو نکلے سیکھ سے کی راہ تو پیچھے ترے
 تھے غراے کو سودا الاکب خاطر کج

موتا کو بھی ترا کرے اچھا پیام لب
 جون خضر زندگی ابد ہو اوسے نصیب
 بوسے کی آرزو میں کٹی عمر بھر کھو
 ہم سلسلے میں بات کی اوسکی ہوے اسیر
 جب تک ہے وہ نام فصاحت نئے کھو
 کھولی گرہ جو غنچے کی تو نے تو کیا عجب
 گل داد عند لب کو پونچا تو کیا ہوا
 فرزند اس زمانے میں کب ہو پیر مرث
 اسلام چھوڑ رہے کیا کفر اختیار
 بالین پہ تو مرے نہ جگہ تک کر سچ
 بیگانہ دار آکے نہ پوچھا بکھو ہمیں
 کی سیر ملک ملک کی سودا نے بھی ملے
 کہ خدیر رینین پر شیشہ خالی محتسب
 کیونکہ ترک می کرین کچھ آج کے سیکش نہیں
 گر سب نے ہی سر پر ہے تیری می نہیں
 دخت نہ کچھ ایسی ہی تری جو تیرے حرام
 رش کو سلسلے سے بن باندھے تو چھوڑ
 پھر جو نکلے سیکھ سے کی راہ تو پیچھے ترے
 تھے غراے کو سودا الاکب خاطر کج

کیونکہ اسیری پر حرمی صیاد کو غلامی سے لاشن فرار
 کی قفس آباد ہو گئے ہیں گشت جن کی کنگ کو تار
 فصل گل سے ایک بونہ سانی میں کبیر سست تار
 سست تار اپنے میں سانی میں کبیر سست تار
 کیونکہ اسیری پر حرمی صیاد کو غلامی سے لاشن فرار
 کی قفس آباد ہو گئے ہیں گشت جن کی کنگ کو تار
 فصل گل سے ایک بونہ سانی میں کبیر سست تار
 سست تار اپنے میں سانی میں کبیر سست تار

کیجی کرے ہے شوخ ہمارا شکم خواب
 اوچی تو یہ کہا کہ صدائے ننگ خواب
 پاسے طلب کو دے عوض آئے تو ننگ خواب
 بار و کویہ اوس سے کہ نادان ننگ خواب
 سودا یہ کچھ شعور ہے کام ننگ خواب
 قطرہ کبھی مرا بھی گھر ہوئے کا یارب
 رہتا ہے یہی سوچ کہ گھر ہو گیا یارب
 کیا جانے اس وقت کہ ہر ہو گیا یارب
 ایدھر بھی کھو اوسکا گذر ہو گیا یارب
 اب پھر کبھی وقت سحر ہو گیا یارب
 اوسکے کجھو دل میں بھی اثر ہو گیا یارب
 اسین ترے سودا کو ہر ہو گیا یارب
 سواے اسکے نہ کیا حباب درتہ آب
 کہ گل سمیت ہے پیارے گلاب تیرے آب
 کہین گھر ہے کہین ہے سراب تیرے آب
 مجھے یہ یلگی خانہ خواب درتہ آب
 روان ہو موج ز شرم و حجاب درتہ آب
 چھپے ہے شرم سے جا آفتاب تیرے آب
 تو ہو دے رنگ سے ہاکی بے تیرے آب

جھوٹے کے پنگ بن نہیں آتی ہر کوئی
 ٹوٹا و ضرور شوخ تو جو روکے انکی نیند
 دے مت نکلت خواب لخت کو خاک
 بخوابی سے ہر میرے جوشا کی کوشہ مرو
 سکھ نہ جانتا ہے سوؤن زیر آسمان
 مجھہ اشک میں جون ابراثر ہو گیا یارب
 آوارہ ہے انا کہ میں جاتا ہوں ادھس
 گذرے ہے شب در و راسی فکر نہیں کو
 آخر تو پھر ہے وہ سدا خانہ بجانہ
 کہتے ہیں کتنی ہے مجھے ہجر کی ہر شب
 نالے سے سے بگئے کسار ہو پانی
 دلو تو نہ کرا دے گئے گرفت رک سیکا
 ہمیشہ ہے میری چشم پر آب درتہ آب
 توانا روے عرفا کہ آئینے میں دیکھ
 سخن کی چینی و سستی ہے ہر معنی میں
 گئی ہے سر سے گدڑ موج اشک کھوئی
 گرہ جو توب دیا پڑھت سے کھولے
 دلیل ہے تری شب بے نقاب ہر رنگی
 جو دیکھے منی ہوا کوہ دام میں تیرے

کیونکہ اسیری پر حرمی صیاد کو غلامی سے لاشن فرار
 کی قفس آباد ہو گئے ہیں گشت جن کی کنگ کو تار
 فصل گل سے ایک بونہ سانی میں کبیر سست تار
 سست تار اپنے میں سانی میں کبیر سست تار

۲۱۰

کیونکہ اسیری پر حرمی صیاد کو غلامی سے لاشن فرار
 کی قفس آباد ہو گئے ہیں گشت جن کی کنگ کو تار
 فصل گل سے ایک بونہ سانی میں کبیر سست تار
 سست تار اپنے میں سانی میں کبیر سست تار

کیونکہ اسیری پر حرمی صیاد کو غلامی سے لاشن فرار
 کی قفس آباد ہو گئے ہیں گشت جن کی کنگ کو تار
 فصل گل سے ایک بونہ سانی میں کبیر سست تار
 سست تار اپنے میں سانی میں کبیر سست تار

[illegible]

روایت نامہ

[illegible]

برق دیکھی ہو جسے سوجانے	مجھ دل بے قرار کی صورت
دل ترستا ہی دیکھنے کو مرا	خنجر آب دار کی صورت
جو کوئی دیکھتا ہے روتا ہے	مجھ دل داغدار کی صورت
کیون نہ سہوا ہو بلیوں کا	دیکھ من لالہ زار کی صورت

محکمہ دلی بے قرار کی صورت
 خنجر آب دار کی صورت
 محکمہ دلی داغدار کی صورت
 دیکھئے من لالہ زار کی صورت

اتی ہے کسی واقف اسرار محبت
 آتش ہے تری گرمی بازار محبت
 کیون محکوم نہ مارا غم دوری تیرے آہ
 کرتے ہیں اسیر نفس و دام بھی فریاد
 کیونکر نہ کرا ہے وہ بھلا نامع بیدرد
 دعویٰ مری صحت پسیمیا کو غلط ہے
 قاصر ہے زبان شکر میں قاتل کی ہمارے
 ہر جرم کو ہے عفو ترے عہد میں ظالم
 باتوں سے کچھ اپنی نہیں تیرا گلہ منظور
 ملگ سادہ دلی پر تو مرے رحم کر لے یار
 روتی تھی مرے حال یہ پیمبری افلاک
 ہر خار سے اوجھا ہے مراد امن پرواز
 دل طوطی خط کو تیرے اوس شوق سوا
 جیت تک ہے جہان میں محل و گلزار سدا
 سر سبز ہوا باغ ترے حسن کا خط ہے

پوچھیں نہ خدا کی کو پرستار محبت
 کیا لیکھا بجز داغِ حسدِ یہاں محبت
 کس منہ سے کرونگا میں پھر انکار محبت
 لے سکتی نہیں سانسِ گرفتار محبت
 جس دل میں کھٹکتا ہو پڑا غار محبت
 نہ بچے تھی نہ دیکھا کوئی بیمار محبت
 کیا سچ میں آسان کی دشوار محبت
 گردن زدنی ہے سو گنہگار محبت
 شکوے سے نرزدیتی ہے گرفتار محبت
 ہوں تجھے شکر سے طلبگار محبت
 جس روز کیا تجھے میں اقرار محبت
 ہوں رشتہ باطلِ بیل گنار محبت
 کھاوے گا اس آئندہ کو زنگار محبت
 اب رہے وہ گوشتہ و ہستار محبت
 کہ دیر آئندہ زنگار محبت

حضرت سودا

114

اے میرے دوست! تم کو تو
 میں کبھی سب کو تو
 فراق و دور سے تم کو
 دیکھ کر کبھی تو
 یاد آئے ہو کہ میں
 کبھی تم کو تو
 دیکھ کر کبھی تو
 یاد آئے ہو کہ میں

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

سودا کوں میں بارے کبک کبک
 اور جان بن عواس رویت فارسی
 روتی دل کین بار و زبانی
 روتی دل کین بار و زبانی

شیخ میں ہر چیز ہے سر سے گزرجانی طرح
 یا تبسم یا نگہ یا وعدہ یا گاہے پیام
 بلبلو نکو دودن ہون دیوان فغانی کا دین
 تجھ بن آنکھوں سے مری مرد کو صحران
 کا کمر پٹے ہر ناگن تبار کرتا ہے زہر
 گھر کیا اپنا بتان نے دل کو سیر دی شکست
 جاسے گل توڑے ہے کچھین باغیان چوب گل
 آہ کس سر وین قمری ہے قدریاری طرح
 طفل کج شک کا بھی دیکھا کجھو ربط ہم
 نہ بندھی قصہ پر کاہ تلک سے کمر
 تجھ فروتن کی ہے جوتش نگین پاسبند
 دیکھتا ہوں یونہی نرم میں ہر ایک کو منہ
 ڈالی بازار جو سودا نے ستارے دل کو
 لعل نشا بادہ و حسن ظهور صبح
 لہرائی ہے نسیم سحر کیا ہے ساقیا
 حلقہ میں اوسکی زلف کے عارض پر نظر
 گدڑے ہے چشم ز سے مری یونہی نیم
 آویزہ گھر ہے بنا گوش یاد میں
 خاکستر اپنے سوختہ دل کی صبا کے تھمر

کھب گئی لیکن ہمارے دل میں پردہ اٹھ
 کچھ بھی اسی خانہ خواب اس دیکھے سہمی طرح
 در نہ گلشن میں ہر میرے کونسی جانی طرح
 سیل سے مجھ اشک کے ہر گھر جو درانی طرح
 سیکھ لی زلف وں سے تیری آن بل کھانی طرح
 توڑ کر کعبہ بنائے ہیں یہ تجھانے کی طرح
 کچھ نظر آتی ہے اسے سودا اہل رانی طرح
 نالہ کرتی ہے تو میرے دل افکار کی طرح
 دل سے میرے یہی اس شوخی پر کیا کھینچ
 تیغ اگر خربودن اپنی مو کسار کی طرح
 گو بظاہر ہر نو سیدی مری گفتار کی طرح
 طلب ہم کی نظردن سے گنگار کی طرح
 لٹ گئی دیکھتے ہی جس حسد بدار کی طرح
 لکھ رہا ہے خلق و جان سرور صبح
 گویا ہے موج بادہ لبام لبور صبح
 جوشب میں بگیا ہو گرہ کھل کے نور صبح
 جیسے کنار بحر سے ہوئے عبور صبح
 یا سرنگون ہے اوسکے مقابل غرور صبح
 تختہ تری گلی کو ہے بھیجا حضور صبح

خین کر خین مقبلان میں
 خین کر خین مقبلان میں
 خین کر خین مقبلان میں
 خین کر خین مقبلان میں

۲۱۵

قدم نہ زدن کھجور سے
 کدہ سوئے کھجور سے
 کدہ سوئے کھجور سے
 کدہ سوئے کھجور سے

رویت دال دال
 روتی دل کین بار و زبانی
 روتی دل کین بار و زبانی
 روتی دل کین بار و زبانی

[illegible]

تراجمی نالہ تو نہ بنجائے تاکہ
خداوند دین کارے نہ بنجائے تاکہ
روایت والے بنجائے تاکہ
حکم دہر کا بنجائے تاکہ
دیکھو حکم دہر کا بنجائے تاکہ

ہوئی عمر کہ ہم لگ رہے ہیں دہن سے
ہوا ہے رشک چمن چہرہ یار کا سودا
لذت بے بنج منی ہے زمانے سے عید
اشک میری چشم کیونکر اثر پیدا کرے
جو نصیحت کرنے کی محکومین یہ جانتے
مجھ دل صد چاک ہی سے دہن میں وہ
میں تو جاؤں در سے تیرے پر کینگی نیک
شوہر لکھ نام کو میں تو بھی اسی کو کہیں
یا علی پونچا ہر سودا در پہ ترے آپ سے
میں چاہتا نہیں دنیا میں غرور جاہ بلند
مگر تو مہر کو اسے شعلہ خوستا تا ہے
عجب نہیں کہ چپے ہر فلک سے فوارا
اکہی خیر ہو مجھوں کی اب کہ یہ بر پا
ہجوم فوج خط او سکا نہ کیوں ہو جاو حسن
چشم قدسے کس کو کی ہے آشتا قری
اسی سے واعظ الحق کو پستت جان
مگر غرور تو زنا را سپاسے نادان
کرے ہے گردش دوران طبع چندو کے
یاسا ہے دلو جو چہرے تو اسکو ستر تنگ

جھک نہ دیجو پیار سے غبار کے مانند
خط او سکا نہ کیوں ہو جاو حسن
نوش و سہنی نیش یہ زبور خانے سے عید
سبز ہوا خاک میں ہے اپنے دانے سے عید
عاقول کو بات سننی ہے یوانے سے عید
ورنہ کھلنی گانجھ او سکا کب ہے شلے سے عید
یو فانی او س سے کرنی تھی خلائے سے عید
بحث دیوانے سے کرنی تھی سیانے سے عید
پھر نامحرم ہے اس آستانے سے عید
یہی کہ دونوں جہان سے رہے نگاہ بلند
کہ او سکا ہاتھ ہے جون دست او خواہ بلند
بڑی ہے اشک کے آئینگی دلے را بلند
کیا ہے لیلی کے کیوں خیمہ سیا بلند
کرے ہے رتبہ شد کثرت سپاہ بلند
دکھانہ سرو مجھے ہے مری نگاہ بلند
ہوا ہر چڑھکے یہ منبر یہ خواہ خواہ بلند
جو مرتبہ ہے ترا شکل مہر داہ بلند
ہر ایک شخص کو یان گاہ پست و گاہ بلند
کہ ہووے ملک کی وسعت نام شاہ بلند

انک تو مجھ میں طبع عود کی ہے
اب تو مجھ میں طبع عود کی ہے
جب میں بوجھوں ہون میں عود کی ہے
جب میں بوجھوں ہون میں عود کی ہے
انک تو مجھ میں طبع عود کی ہے
اب تو مجھ میں طبع عود کی ہے
جب میں بوجھوں ہون میں عود کی ہے
جب میں بوجھوں ہون میں عود کی ہے

حیات سودا

نقش حال سے کی کہ بیری دیوان کو
جہری ایات کا کہنا سے مسک کا غنڈ
دکھن حقیقی دیوان کا مہر کا غنڈ
بہار دین کا مہر کا غنڈ
نقش حال سے کی کہ بیری دیوان کو
جہری ایات کا کہنا سے مسک کا غنڈ
دکھن حقیقی دیوان کا مہر کا غنڈ
بہار دین کا مہر کا غنڈ

حاصل ہو ہوا دہن میں رات رات
تاکہ ہوا دہن میں رات رات
تاکہ ہوا دہن میں رات رات
تاکہ ہوا دہن میں رات رات
حاصل ہو ہوا دہن میں رات رات
تاکہ ہوا دہن میں رات رات
تاکہ ہوا دہن میں رات رات
تاکہ ہوا دہن میں رات رات

[illegible]

فصل اول در بیان احوال و حال
مملکت ایران و دولت شاهنشاهی
در این مملکت که از کهنه است
و از کهنه است و از کهنه است
و از کهنه است و از کهنه است
و از کهنه است و از کهنه است
و از کهنه است و از کهنه است
و از کهنه است و از کهنه است

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۴۴
 کلمات سودا

میں نے اپنے دل سے سوچا کہ میں نے کیا کیا ہے
 میں نے اپنے دل سے سوچا کہ میں نے کیا کیا ہے
 میں نے اپنے دل سے سوچا کہ میں نے کیا کیا ہے
 میں نے اپنے دل سے سوچا کہ میں نے کیا کیا ہے

سو دا تو درد دل سے پٹا ہے بیمار
 مونا ہے کہ سفید تر از رنگ گاہ سبز

روایت سین محلہ

کب چکو ہے بہار میں گلزار کی ہوں
 بلبل ہے گو نہیں ہے رخ یار کی ہوں
 قاتل ہی میری خون کی نرکتا تھا آرزو
 نرگس جو شکل چشم اوگی ہے زمین تلے
 پائے نہ جھانکنے بھی کبھو ہم درجین
 پیش از سخن زبان جو کاٹی تسلیم کی طرح
 قدرت نہ ہو آہ کی نے طاقت فغان
 سو دا ای جس دے لکے تین کے چکے ہم آگ
 منے بھی دیر و کوس سے دن چار کی ہوں
 گھر اس کا اوسی کو ملا زیر آسمان
 نے چین روز وصل نہ شب ہجر کی قرار
 یوں چاہتا ہوں داغ میں دلیر ہزار ہا
 اے شوخ تیری گرمی بازار دیکھ کر
 دیر و حرم کی بوج چکا ہے وہ رنگ و خشت
 عارض کا دیکھتا ہے تمنا سے عند لب
 تیری فرہ نے سیر کیا ہے بہت ہمیں
 سو دا تو آپ آپ کو سمجھا رہ خوش

انکلی کبھو نہ مرغ گرفت رکی ہوں
 ہے گل کو اوس کے گوشہ دستار کی ہوں
 اپنے بھی دم میں تھی دم تلوار کی ہوں
 کیا جانے ہے کسے ترے دیدار کی ہوں
 رکتے ہیں دل میں خستہ دیوار کی ہوں
 اوس شوخ سے رکھوں ہوں میں رکی ہوں
 نکلے سو کیوں کہ اپنے دل زار کی ہوں
 رکھتے نہیں ہیں کوئی خریدار کی ہوں
 اب سب کا نہ شوق نہ زار کی ہوں
 جسے جان میں آن کے سمار کی ہوں
 کیا جانے کیا ہے اپنے دل زار کی ہوں
 جس طرح باغبان کو ہو گلزار کی ہوں
 سب خود برد رکھیں ہیں خریدار کی ہوں
 جکو ہے تیرے سایہ دیوار کی ہوں
 گل کو ہے تیرے گوشہ دستار کی ہوں
 باقی رہی ہے کچھ دم تلوار کی ہوں
 منصور کو ہوئی ہے سردار کی ہوں

دین نہیں ہے اپنے خستہ دل میں
 گئی گئی سب باری دل میں
 منتوں سے عام سے اودھ میں
 چھپا اس چین میں اس کے کچھ چھپا
 اب روان کو سب کو بوجی کینس
 روایت سین محلہ
 یوں دیکھ کر سے دیدہ پر اب کی کرش
 دیکھتے ہیں جس طرح سے گرداب کی گردین
 وہ ہوں ترے واسطے روتا ہوں میں

سب سے پہلے ہی چشم میں گرداب کی گردش
 چوں کہ میں اس طرح سے یک بل میں وہ گردش
 از بیکار سے ہو جاوے ایک بل میں وہ گردش
 سے منہ سے انکو نہیں غار سے پہلے گردش
 گو خاک ہو تو فوجی پہلے اس کی گردش
 ہو کر کئی عارض پہلے اس کی گردش
 میں خود دیکھیں اس دلو کو گردش
 منہ کو بڑی ہوئی اس دلو کو گردش
 دل زلف وینا میں اس دلو کو گردش
 فوج اسے اس دلو کو گردش
 دل زلف وینا میں اس دلو کو گردش
 منہ کو بڑی ہوئی اس دلو کو گردش
 دل زلف وینا میں اس دلو کو گردش

میں نے اپنے دل سے سوچا کہ میں نے کیا کیا ہے
 میں نے اپنے دل سے سوچا کہ میں نے کیا کیا ہے
 میں نے اپنے دل سے سوچا کہ میں نے کیا کیا ہے
 میں نے اپنے دل سے سوچا کہ میں نے کیا کیا ہے

اس کے زیادہ خاک کردن انکار کا
مخلصین کو کشت قدم کو یوں
فلک علیہ السلام کو ہوا
اس حسن کو کسی سے ہر اس
رہیں طائر جملہ
نہایت ایک عالم

اب تو ہے اُمید آہ کی ہر ایک جگہ
دیکھ کر منہ نہیں غریب کا دیکھا غلط
جہنم کی کوئی نشانہ سے جہنم کا پراد سے
قطرہ ہونے کے دل کا غلط
گڑی سے پورا ہے ہر ایک کو
نہم آہ کوئی جگہ سے اکر غلط
جہنم کی خبر دے ہے افرات غلط
دھوین رات ہے اور وہ دل کا کو

بے فکر خط جو ہر تو نہیں اوسکو اعتبار
 اور دنگے خط کی طرح بھجھتا نہ میں یہ خط
 انگلیں تو صید تین تیرے چہرے کی فال کے
 آفاق کو خراب ترے حسن نے کیس
 پونچا ہے کوئی قاصد سودا سہی باز تک
 تری آنکھوں کی طرح سے تر کے جام نشا
 تو موگر یا س تو ہی صبح طرب شام نشا
 فصل حق جس کی طرف ہو تو او سے بخشے ہے
 دل نبھون کا ہے اسیری ترے آگاہ
 عکس تاں اوس کی نگہ کا نہ پڑے جام کے پیچ
 دیکھ ہوئے میں تجھے قمری و دل شادان
 شیشہ ہے زیر غل آبدل غر سب ودا
 سمجھے تھے ہم جو دوست تجھے ایمان
 کھاتے جو ہو شرم کہ تجھے چاہتا ہوں
 ساتی نہ تو سر جہنم کا ہے کیا فرہ
 زار ہر جو کو نہ پشت ہوا و سکی نظر سے بچ
 جو حسن دیکھتا ہوں میں فنق پر ہر پڑے
 بلکین نہ فرشتگان عدم رستہ سے بھو
 مردہ کی بات ایک ہے سہولے سن ضم

۱۔ جس شخص سے دوستی ہو جائے وہ اس سے بڑھ کر دوست نہیں ہو سکتا۔
 ۲۔ جس شخص سے دشمنی ہو جائے وہ اس سے بڑھ کر دشمن نہیں ہو سکتا۔
 ۳۔ جس شخص سے محبت ہو جائے وہ اس سے بڑھ کر محبت نہیں ہو سکتا۔
 ۴۔ جس شخص سے نفرت ہو جائے وہ اس سے بڑھ کر نفرت نہیں ہو سکتا۔
 ۵۔ جس شخص سے کینہ ہو جائے وہ اس سے بڑھ کر کینہ نہیں ہو سکتا۔
 ۶۔ جس شخص سے حسد ہو جائے وہ اس سے بڑھ کر حسد نہیں ہو سکتا۔
 ۷۔ جس شخص سے بغض ہو جائے وہ اس سے بڑھ کر بغض نہیں ہو سکتا۔
 ۸۔ جس شخص سے عداوت ہو جائے وہ اس سے بڑھ کر عداوت نہیں ہو سکتا۔
 ۹۔ جس شخص سے رقبت ہو جائے وہ اس سے بڑھ کر رقبت نہیں ہو سکتا۔
 ۱۰۔ جس شخص سے کینہ ہو جائے وہ اس سے بڑھ کر کینہ نہیں ہو سکتا۔

کون سا کرم ہے جس سے جان باقی رہے اور نہ ہی
جان

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

دل اگر گھو یا ہے سو وہاں چھوڑ نہال شک
کس طرح دلین چھاؤں شکو میں سینہ داغ
زلف دیکھو یا کمر چشم یا برو کی سمت
تھمہ مارے ہی شیشہ ہی نہ میری عیش پر
جی کے خوش ہونے سے رکنا ہی تعلق لطیف
خاک پاؤں کا ہی سوا اس سے جو ملتے ہیں گرم
کہ نظر جو شش طلب کتنی ہی سوے سرو صحر
عشق کے مہو سے تو ہو کج پیری کا دماغ
اس لیے خاموش رہتے ہیں جن میں عیندب
ہوں گرا ایسے کی نظروں کا کہ میری کمر پر
تجھے کتنی ہی کرین دعویٰ مریدی کا اگر
پوچھنا اشار کا سو داک کی کیا ہے شاعر

دل اگر گھو یا ہے سو وہاں چھوڑ نہال شک
کس طرح دلین چھاؤں شکو میں سینہ داغ
زلف دیکھو یا کمر چشم یا برو کی سمت
تھمہ مارے ہی شیشہ ہی نہ میری عیش پر
جی کے خوش ہونے سے رکنا ہی تعلق لطیف
خاک پاؤں کا ہی سوا اس سے جو ملتے ہیں گرم
کہ نظر جو شش طلب کتنی ہی سوے سرو صحر
عشق کے مہو سے تو ہو کج پیری کا دماغ
اس لیے خاموش رہتے ہیں جن میں عیندب
ہوں گرا ایسے کی نظروں کا کہ میری کمر پر
تجھے کتنی ہی کرین دعویٰ مریدی کا اگر
پوچھنا اشار کا سو داک کی کیا ہے شاعر

شاید اس دیوانے کا لڑکھونڈے تو پاؤں
دال ہی یہ گھر کی بستی پر جو روشن ہو چہ راغ
اتنی راہیں دلی کم ہو نیکی تو کید ہر سراغ
تجہ بن آسانی مرا مو نہ دیکھ نہ ستا ہی راغ
رنگ بو نکلے ہے جب غنچے کے دلوں فر راغ
روی نا دیدار نے جٹا آسمان پر ہے داغ
نور کو سجھے پروانہ کم از دو چہ راغ
دل نہ شاہی ہو ہی اپنا نے فقیری کا داغ
تجہ سے ہم رکھتے نہیں ہیں ہم فقیر کا داغ
باد کو مہی اب نہیں ہے دستگیری کا داغ
شیخنا دلوں ہمارے ہونہ پیری کا داغ
گفتگو میں اوسکی باتا ہوں نظیر کا داغ

۲۳۱
دل اگر گھو یا ہے سو وہاں چھوڑ نہال شک
کس طرح دلین چھاؤں شکو میں سینہ داغ
زلف دیکھو یا کمر چشم یا برو کی سمت
تھمہ مارے ہی شیشہ ہی نہ میری عیش پر
جی کے خوش ہونے سے رکنا ہی تعلق لطیف
خاک پاؤں کا ہی سوا اس سے جو ملتے ہیں گرم
کہ نظر جو شش طلب کتنی ہی سوے سرو صحر
عشق کے مہو سے تو ہو کج پیری کا دماغ
اس لیے خاموش رہتے ہیں جن میں عیندب
ہوں گرا ایسے کی نظروں کا کہ میری کمر پر
تجھے کتنی ہی کرین دعویٰ مریدی کا اگر
پوچھنا اشار کا سو داک کی کیا ہے شاعر

اب ہو تو نہ ہرگز ہے کفان میں یوسف
ہوتا اگر اس عہد میں تو دیکھ کے تجھ کو
انگھوں میں نظر بازو کی رہتی تری شکل
بلبل سے کنا دیکھ تجھے سبے چمن میں
کیا شاہد معنی کا تو ہے اب میں کہوں حسن
دیکھوں ہوں یوں میں اوس تم ایجاد
آغوش ہو تجھ چاہ زخندان میں یوسف
پڑھتا فقبار کو تو ترے شان میں یوسف
بستا ساز لجا کے دل وجان میں یوسف
خاموش کہ ہے میر گلستان میں یوسف
سو وہاں پھرے میں اب تیر دیوان میں یوسف
جون صید وقت فوج کے صیاد کی طاعت

دل اگر گھو یا ہے سو وہاں چھوڑ نہال شک
کس طرح دلین چھاؤں شکو میں سینہ داغ
زلف دیکھو یا کمر چشم یا برو کی سمت
تھمہ مارے ہی شیشہ ہی نہ میری عیش پر
جی کے خوش ہونے سے رکنا ہی تعلق لطیف
خاک پاؤں کا ہی سوا اس سے جو ملتے ہیں گرم
کہ نظر جو شش طلب کتنی ہی سوے سرو صحر
عشق کے مہو سے تو ہو کج پیری کا دماغ
اس لیے خاموش رہتے ہیں جن میں عیندب
ہوں گرا ایسے کی نظروں کا کہ میری کمر پر
تجھے کتنی ہی کرین دعویٰ مریدی کا اگر
پوچھنا اشار کا سو داک کی کیا ہے شاعر

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

نہایت سو دا
 ۲۳۵
 سو دا

ساتی جو تو نویں تو ساغر بلور کا
 منہ ہوئے جام بے ناب کی طرح
 لذت ہے دکھو اکٹھے لڑانے سے یار کے
 ملنا تر ابر ایک سے پھیکا کرے نہ دل
 سوزوں ہے اس چمن میں ہنگام سنجوی
 خط سادہ روئے چہرے پر دکنشہ نین و لطیف
 کب سیر ہوں نہان قناعت سے جو کوئی
 جز خط سبز عارض و لہزار ہمنشین +
 سو دا ہے کیونکی یار کو ہو موافقت
 کرتی ہے ہرے دلیں تری جلوہ گری رنگ
 کس رنگ میں دیکھ نہ ترے رنگ کا جلوہ
 اسی شیشہ گران دل کوئی ٹوٹا جو چاہے
 ہر مرغ کو پہچان کے نامے کو تو لبنا
 ہے خاک سیراج خدا جانے چمن کا
 کس گل میں یہ جلوہ ہے جلوہ کج تفسیر
 کر جائے عربانی کو خاکستری سو دا

میںا سے کے واسطے جو رنگ اور رنگ
 پیدا کرے ہے چشم تری رنگ اور رنگ
 دیکھا کہیں نہ اسکے سوا جنگ اور رنگ
 چاہے ہے دوستی میں تو یہ ڈھنگ اور رنگ
 بہر کتاب مرغ بد آہنگ اور رنگ
 ایسا کچھ اوسکو جان کہ جون رنگ اور رنگ
 کھاتے ہیں خوان دہر یہ سرخنگ اور رنگ
 دیکھا ہے آپ نے یہ کبھو رنگ اور رنگ
 پیر و جوان ہیں بادہ گل رنگ اور رنگ
 اس شیشہ میں ہر آن دکھاتی ہے پری رنگ
 سب رنگ میں ہے تو یہ تر اس کے پری رنگ
 پیدا کرے پھر اور ہی کچھ شیشہ گری رنگ
 نالے کے کبوتر کا ہی سرے جگری رنگ
 دیکھ آے ہے کیا جا کے نسیم سحری رنگ
 دکھاتی ہے سیری مجھے بے بال پری رنگ
 ہو غم سفریان سے تو یہ سفری رنگ

روایت لام

کچھ شمشیر چاد دل کے نکال	آج در پر ترے پڑا ہوں مڑھاں
پان کھا کھا کے آری کے بیچ	اپنے ہونٹوں کو دیکھتا ہے لال

یہی جیت پڑا اس کو مر ناب میں
 ہم سان رہا کہ کیا نہ جیتے ہیں
 دست اس کی اپنی رہ سبلا ب میں
 ساتی کے ہوسے تو کہہ کر طرہ مفران
 کوئی بیخاستہ سے کھنڈل تو کہہ نہاں
 پونستہ میں در دیدہ فانی کے
 لہر تو کہہ جان لیون بہ خفا کے
 لہر تو کہہ جان لیون بہ خفا کے
 لہر تو کہہ جان لیون بہ خفا کے

نہایت سو دا
 ۲۳۵
 سو دا

[illegible]

[illegible]

دل بستای اپنی کو باجوہ نکردن میں
 آرزو کہ سیر طرے تب کو نکردن میں
 ہرگز بیکواری ترے پہلو نکردن میں
 بلکہ یوں ہیجرات عالم نے کہ تجھ کو نہیں
 عکس گل میں رنگ ہے گل کا پہل کی نہیں
 خوش صدا ہوتی ہے وہ جی کی نہیں
 محتاط انسان ہے جو جس پہی کی نہیں
 شے ہے اک ناخن بدل آؤں تو پیا نہیں
 زلف کی اوسکی گرہ پہ غنچہ شبہ نہیں
 نیل بزم ہے کمین یا۔ ولین بک نہیں
 حامل کشتی ہے دریائے کچھ آب نہیں
 خواہش ترک نیاز ناز و نون کو نہیں
 یوں لگا لے محبت ہم میں پمہ کی نہیں
 لگا لہو شہید وین تر کا ہیکو دخل نہیں
 میں سر سے تا قدم یار دنیا تیرے قاتل نہیں
 گرہ کا چین پیشانی کے وقت نار بسل نہیں
 جو ہر دم برق کا سرور اوخس میں نہیں
 ملک کے پیشے میں اگر ادسی دیکھ میں نہیں
 میں بکس اپنے سے آئینے میں کس سوئے نہیں

دل بستای اپنی کو باجوہ نکردن میں
 آرزو کہ سیر طرے تب کو نکردن میں
 ہرگز بیکواری ترے پہلو نکردن میں
 بلکہ یوں ہیجرات عالم نے کہ تجھ کو نہیں
 عکس گل میں رنگ ہے گل کا پہل کی نہیں
 خوش صدا ہوتی ہے وہ جی کی نہیں
 محتاط انسان ہے جو جس پہی کی نہیں
 شے ہے اک ناخن بدل آؤں تو پیا نہیں
 زلف کی اوسکی گرہ پہ غنچہ شبہ نہیں
 نیل بزم ہے کمین یا۔ ولین بک نہیں
 حامل کشتی ہے دریائے کچھ آب نہیں
 خواہش ترک نیاز ناز و نون کو نہیں
 یوں لگا لے محبت ہم میں پمہ کی نہیں
 لگا لہو شہید وین تر کا ہیکو دخل نہیں
 میں سر سے تا قدم یار دنیا تیرے قاتل نہیں
 گرہ کا چین پیشانی کے وقت نار بسل نہیں
 جو ہر دم برق کا سرور اوخس میں نہیں
 ملک کے پیشے میں اگر ادسی دیکھ میں نہیں
 میں بکس اپنے سے آئینے میں کس سوئے نہیں

تجھے وحشی تگرے جو میں اب آنکھ لگاؤں
 اب تجھے لون تب کے کیا کر جو تم تو
 ہے دوسرے کا شکوہ جو ہر دم سوا
 حسن یتیم ترے ہرگز دلی کو نہیں
 گر نہیں باور تو دیکھ آئینے میں اپنا جمل
 بونا بھاتا نہیں اوسکا جو بے مور و نہر
 جبا مید وصل ہوتی ہے تو یوں بکھو ہر پاس
 تیج کہہ سکتے نہ اوسکو نے کمان و نال
 شانہ کھولے گا صبا میرے دل صبح کا
 سنے ترک عشق میرا ہنسنے یوں بولا دوست
 روئے برسوں پر نہ پونہی منزل مقصد گو چشم
 خط سبز اوسکا سید کچھ رہا میرا سفید
 میں کہا سووا سے وہ ہی باتا رنج کو یا
 مجھے عاشق ہو جانا جفا کا کب میں حاصل ہوں
 جان پر چھو مجھے جرم و فدا پر اپنے قاتل ہوں
 و بیجاں ادا اوسکے تو ہر کپے میں ہیں لکھتے
 نہ دانہ آبلہ چٹ خوش چین میرے کے ہاتھ آؤ
 غم وحدت میں کیا کیا بادہ جوشی یا رمار تھا
 جگہ تجھ بن سکے کیونکر کیسے نونہ و کمانے کا

دل بستای اپنی کو باجوہ نکردن میں
 آرزو کہ سیر طرے تب کو نکردن میں
 ہرگز بیکواری ترے پہلو نکردن میں
 بلکہ یوں ہیجرات عالم نے کہ تجھ کو نہیں
 عکس گل میں رنگ ہے گل کا پہل کی نہیں
 خوش صدا ہوتی ہے وہ جی کی نہیں
 محتاط انسان ہے جو جس پہی کی نہیں
 شے ہے اک ناخن بدل آؤں تو پیا نہیں
 زلف کی اوسکی گرہ پہ غنچہ شبہ نہیں
 نیل بزم ہے کمین یا۔ ولین بک نہیں
 حامل کشتی ہے دریائے کچھ آب نہیں
 خواہش ترک نیاز ناز و نون کو نہیں
 یوں لگا لے محبت ہم میں پمہ کی نہیں
 لگا لہو شہید وین تر کا ہیکو دخل نہیں
 میں سر سے تا قدم یار دنیا تیرے قاتل نہیں
 گرہ کا چین پیشانی کے وقت نار بسل نہیں
 جو ہر دم برق کا سرور اوخس میں نہیں
 ملک کے پیشے میں اگر ادسی دیکھ میں نہیں
 میں بکس اپنے سے آئینے میں کس سوئے نہیں

دل بستای اپنی کو باجوہ نکردن میں
 آرزو کہ سیر طرے تب کو نکردن میں
 ہرگز بیکواری ترے پہلو نکردن میں
 بلکہ یوں ہیجرات عالم نے کہ تجھ کو نہیں
 عکس گل میں رنگ ہے گل کا پہل کی نہیں
 خوش صدا ہوتی ہے وہ جی کی نہیں
 محتاط انسان ہے جو جس پہی کی نہیں
 شے ہے اک ناخن بدل آؤں تو پیا نہیں
 زلف کی اوسکی گرہ پہ غنچہ شبہ نہیں
 نیل بزم ہے کمین یا۔ ولین بک نہیں
 حامل کشتی ہے دریائے کچھ آب نہیں
 خواہش ترک نیاز ناز و نون کو نہیں
 یوں لگا لے محبت ہم میں پمہ کی نہیں
 لگا لہو شہید وین تر کا ہیکو دخل نہیں
 میں سر سے تا قدم یار دنیا تیرے قاتل نہیں
 گرہ کا چین پیشانی کے وقت نار بسل نہیں
 جو ہر دم برق کا سرور اوخس میں نہیں
 ملک کے پیشے میں اگر ادسی دیکھ میں نہیں
 میں بکس اپنے سے آئینے میں کس سوئے نہیں

دل بستای اپنی کو باجوہ نکردن میں
 آرزو کہ سیر طرے تب کو نکردن میں
 ہرگز بیکواری ترے پہلو نکردن میں
 بلکہ یوں ہیجرات عالم نے کہ تجھ کو نہیں
 عکس گل میں رنگ ہے گل کا پہل کی نہیں
 خوش صدا ہوتی ہے وہ جی کی نہیں
 محتاط انسان ہے جو جس پہی کی نہیں
 شے ہے اک ناخن بدل آؤں تو پیا نہیں
 زلف کی اوسکی گرہ پہ غنچہ شبہ نہیں
 نیل بزم ہے کمین یا۔ ولین بک نہیں
 حامل کشتی ہے دریائے کچھ آب نہیں
 خواہش ترک نیاز ناز و نون کو نہیں
 یوں لگا لے محبت ہم میں پمہ کی نہیں
 لگا لہو شہید وین تر کا ہیکو دخل نہیں
 میں سر سے تا قدم یار دنیا تیرے قاتل نہیں
 گرہ کا چین پیشانی کے وقت نار بسل نہیں
 جو ہر دم برق کا سرور اوخس میں نہیں
 ملک کے پیشے میں اگر ادسی دیکھ میں نہیں
 میں بکس اپنے سے آئینے میں کس سوئے نہیں

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

پوچھ کر خیر کہیں ہم جو فشارِ دلین
 صندل جیب تھی کچھ پر رومادر کی
 پوچھتا کیا ہی کہ تو کون ہو ایک ہم
 عزیز سے تجکو جو صحبت تو ہو کیا کیجے
 آتشِ عشق جو زہ ہو سیلین تو پھر
 اشک کل تک بہ ہون غم میں تیرا نہ بہا
 سو ہم گل ہی گل نہ رہا اب سو دا
 شکل گل بنے تمام اپنا کیا تن دامن
 دل کی کا کسی تہیے یارب کہ بہر
 بو ذل باد صبا کو پت کو کسکے یارب
 شبنم دیر کی سدا بہ نکلیں مجھے
 پوچھو ناص کا با جو نہ کہ بیان تک مانع
 کہا نہ اے مجھے و خضر گرین زکھ
 چوڑ دنیا کو کہ اس مادرِ مصر کا اب
 عشق فولاد میر اسن تیرا مضاطیس
 طالع دل چپ میر دم کی دیوت سو دا
 قیل تصویر ہون جون نقشِ دیا چن
 کیا لگا ہوا سے کھو یونین گندی ہر عمر
 نوک سے کاٹو کر کچے ہے لعلی افغان

[illegible]

۲۴۲

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳

[illegible]

[illegible]

جلی جلی اگر آب بپزد و در آن نمکین
 و در آن کاه خاکی و در آن کاه
 آتشانی و در آن کاه
 برفان و در آن کاه
 می و در آن کاه
 گوشت و در آن کاه
 از روی و در آن کاه
 سبزه کاه و در آن کاه
 نان و در آن کاه
 خال و در آن کاه

گذار ہو تو چہن سے کہ جای تزلزل آج
 دشنام دیکے پاس وہ جہدہ کا کھینچنا
 پوچھا کسی نے مارا تو سودا کو کس لیے
 عتر کے پاس یہ اپنا ہی گمان ہے کہ نہیں
 صہ بہر ذرہ میں نہ جبکہ ہی نظر آتا ہے
 پاس ناموس مجھ عشق کا ہر ای بلبل
 دے گا کٹڑ و نکو اغل بیچ لیو پھر تہوں
 آگے شمشیر تھار کی محبلا یہ گردن
 جہرم ہر اس کے عین کا کہ فنا کے تقصیر
 پوچھا ایک روز میں سودا سکر کلامی آوارہ
 یک بیک ہو کے یہ رشتہ لگایا کہنے
 آنکر قصر فریدون کی دراو پر کشخص
 اسباب سے جان کو کچھ اب پاس گو نہیں
 گو منتظر دعا کا ہمار ہے اب قبول
 آنکھیں تو ایسی خلق منوین ہیں نہوین
 باز نامہ اس چن میں اگر ایشیان تو کیا
 سرگوشتی پر میری تو آشفته کیوں ہوا
 جو چاہیں یا ر حال کو میری دین اشتہار
 سودا کرتے کاش تیرا وصف چن یا

کھینچے بے آہ مرغ گلستان تان تار
چہ بتی نر میسر دلین وہی آن کآن
بولاجھی وہ گھوڑی بھاہر آن آن
جلوہ گریار میرا ورنہ کمان ہر کہ نہیں
تم بھی لنگ دیکھو تو صاحب نظران کہ نہیں
ورنہ یہاں کون سا انداز خان ہر کہ نہیں
نچھہ علانی ایکا بجی ای شیشہ گران ہر کہ نہیں
موسر یار یک ترا خوش کران ہر کہ نہیں
کوئی تو یو لو میان موغھیں زبان ہر کہ نہیں
تیری رہنرو کا معین بھی مکان ہر کہ نہیں
کچھ بھی عقل ست بھرا بھی میان ہر کہ نہیں
حلقہ زن ہو کے پکارا کوئی یہاں ہر کہ نہیں
یہ فکر تو نہیں کہ یہ ہے اور وہ نہیں
دست و دہن پساری اپنی یہ خونین
پر چاہیے کہ آن مروت ہو سو نہیں
ہر گل میں آب درنگ و فاکہ تو نہیں
میں درد دل کہا ہو یہ کچھ اور تو نہیں
پر و کچھ ایسی باتوں کی اُس شمع کو نہیں
اب ہلکے اوکھڑے آنکھ ملانی کار و نہیں

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

۲۴۷
فصل سوم

نوایس سخن و کفین ی که مری نوید مراد و غوینین
 کی سودا سی کوئی ی که مری بین بین بین بین
 بیکارم و متالید کس است آن ی که مری بین بین
 لیکن باز دانی که یک یک آن ی که مری بین
 تنه اهلین بجا کس است آن ی که مری بین
 دل عاتق ی که مری بین آن ی که مری بین
 که بختنا هر ایک کسی میرسد جان پر بین
 زیب تنهاری حسن کی پیشان پر بین
 سودا ده کون ساه بختان پر بین
 که شمس جلالت کس است آن ی که مری بین
 که شمس جلالت کس است آن ی که مری بین
 که شمس جلالت کس است آن ی که مری بین
 که شمس جلالت کس است آن ی که مری بین

عاجل سلسلہ بیان ہے تا بہ جاہلون
یہ لطف

[illegible]

سب سے پہلے میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے
 سب سے پہلے میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے
 سب سے پہلے میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے
 سب سے پہلے میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے

پیارے ہو گئے لطف نہ بھر عمر کی تو نے
 تجھے حسن کی اس واسطے جو گرمی بازار
 اکدم نہ تھنا خون میری آنکھوں کے پھار
 صد شکر کہ رحمت کی سزاوار ہوں سودا
 نادک سے ترے صید چھوڑا زانہ میں
 کیونکر نہ چاک چاک گریبان دل کوں
 زمینت لیل غلٹی ہو ملک کمان کو دیکھ
 اسی مرغ دل چھوڑ کر تو چشم طمع کو کھول
 چلی میں ٹھینچہ کھینچ کر کیا قد کو چون کمان
 پایا ہر ایک بات میں از میں یوں تجھے
 دست گرد کشا کو نہ ترین کر ہو خاک
 ہمسایہ تجھے تو ایک ہیں تجھے میں کو
 سودا خد کیا سٹے کر تھہر محقق
 سچہ کیا سٹم کو میں دلی گشت میں
 جون تاک اینڈ ڈو میں پڑو سیکہ میں
 گزرا ہے آب چشم میری سر سے بار بار
 ہرگز نہ مروتہ زردن کر شک سے
 سودا کو شمع بزم جو کہتے تو تھا بجا
 مگر اس چشم کا کھٹکے ہے ہنوت میں

آنکھوں کو تیرے دیکھ کے بیمار مابین
 اسے شوخ ترا سیکہ خریدار مابین
 از بس تیرے ہاتھوں سودا دل انگار مابین
 گر شمع کے نزدیک گھٹکار مابین
 ترے سے ہے مرغ قبلہ نا آشیانی میں
 دیکھوں ہوں تیری کف کو میں دشا میں
 نقش و نگار چٹ نہیں کہ اسکی خالی میں
 تو نے سنا ہوا دم جبر ہو وہ دانی میں
 تیر مراد پر نہ ٹھہرایا نشانے میں
 معنی کو جسطرح سخن عاشقانے میں
 مہندی بند ہو ندیکھی میں انگشت نشانی میں
 جا دیکھ لے تو آپ کو آئینہ خانی میں
 اپنی آئینہ اور گئی تیرے فانی میں
 کہ اوس خدا سی شیخ جو ہی سنگ نشین
 ز اہد بھلا یہ عیش ہے باغ بہشت میں
 لیکن نہ وہ شا جو کہ تھا سر نوشت میں
 جاگہ کرانچہ دوست مل خوب نشین
 ہے اشک آہ سوختن اوسکی ہر نشین
 نیشہ پیری ہی لو ہو کی بڑی چون میں

سب سے پہلے میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے
 سب سے پہلے میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے
 سب سے پہلے میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے
 سب سے پہلے میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے

۲۵۱

ظرافت جو اوتھہ پاس جو کراچی
 ظرافت جو اوتھہ پاس جو کراچی
 ظرافت جو اوتھہ پاس جو کراچی
 ظرافت جو اوتھہ پاس جو کراچی

سب سے پہلے میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے
 سب سے پہلے میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے
 سب سے پہلے میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے
 سب سے پہلے میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

روایت و او	
که فکر شعر را اسوقت میرزا طبع عالی کو	یاغ اصلاح میرزا کاتبین که در دلمای کو
نصو رقالب بیجان کردن دنیا غای کو	خبر از یاد بجهون نبرم کوین خلقه آتم

عجل

دل پر چھو کر کیا محسوس میرا یار تو
 اب غل سکنائیں نکلن چھو بیان سوزا
 ہو گیا آشفقہ سر پر ایک اوسکو دیکھ کر
 کچھ تو یہاں نسبت بردگوں پہلوں کو سی صنم
 گھر میں تک حضرت اویسیا رتین تیا میں
 گر نہیں اب کی تیرسات وابر بہار
 زندگی اپنی اگر ہے نامتو بھگون عزیز
 تھو اس چشم کا پوچھو سے ناسخ بند کیونکر ہو
 شے ہے عجز غل خاک میں یک لب تیرم
 فراہم مال و زر گھر میں کیا اپنی تو کیا اصل
 مقابل ہو کر میری مھر و ش کو نائن پاست
 ملاوت شمار ہو بھی زیادہ تر جہلی باتوں
 خیال زلف کو تیرے عظم دون زمین دہو
 نہو دل مبتلک میرا شبک شکل مہر کے
 نزال شت کی چون بین الہ ذرب آنکھیز
 بننے ہو وہ عن کینین تجہ ڈاٹری کی اپنی پر
 آری کہتے فضل کوئی سیری پیدا قاتل کو
 اسی ہر سکت نعم البدل کی تجکو دینو کی
 گر کیا تیغ گھسنے دل نگار آئند کو

سن لوجا عالم ہو ہر کوچی میں ہر بازار تو
 زلف کھلے میں ہر چون نقطہ پہ کار تو
 بانڈ کر کلا کر یہ پٹھے دستار تو
 گو کہ تین باغ جہان میں خار ہر گلزار تو
 بیانیہ فصحت جہن رماسہ دیوار تو
 جام دے اس دل برس ایو دیرہ خونبار تو
 مان سوو اسی نکر ہر تہت یہ گفتار تو
 جو دل لوستے کیسکے ماتہ سو پند کیونکر ہو
 کسو کا دل کھواس باغین خورسند کیونکر ہو
 غنی جس کا عین ہر دل وہ طالع بند کیونکر ہو
 جو پیاسے ماہ نووہ چند ہو دین کیونکر ہو
 براہ پاوس لب شیرین کی یار وقت کیونکر ہو
 یہ کالا ہر کہ جب لونی سی خلا بند کیونکر ہو
 کیسکے روی آتشاک پھسند کیونکر ہو
 پراکھو کھاتری ایار انین چند کیونکر ہو
 اثر سوو اکی تین ناسخ تیری پند کیونکر ہو
 دیکھا دی خاک پرواز پر گراں شمع محفل کو
 بجھے اسکی عوض تو کچھ نہی پر پھیر لی کو
 تیر مرگان لڑکیا غزال پارانینہ کو

۲۵۶
 سودا

دل پر چھو کر کیا محسوس میرا یار تو
 اب غل سکنائیں نکلن چھو بیان سوزا
 ہو گیا آشفقہ سر پر ایک اوسکو دیکھ کر
 کچھ تو یہاں نسبت بردگوں پہلوں کو سی صنم
 گھر میں تک حضرت اویسیا رتین تیا میں
 گر نہیں اب کی تیرسات وابر بہار
 زندگی اپنی اگر ہے نامتو بھگون عزیز
 تھو اس چشم کا پوچھو سے ناسخ بند کیونکر ہو
 شے ہے عجز غل خاک میں یک لب تیرم
 فراہم مال و زر گھر میں کیا اپنی تو کیا اصل
 مقابل ہو کر میری مھر و ش کو نائن پاست
 ملاوت شمار ہو بھی زیادہ تر جہلی باتوں
 خیال زلف کو تیرے عظم دون زمین دہو
 نہو دل مبتلک میرا شبک شکل مہر کے
 نزال شت کی چون بین الہ ذرب آنکھیز
 بننے ہو وہ عن کینین تجہ ڈاٹری کی اپنی پر
 آری کہتے فضل کوئی سیری پیدا قاتل کو
 اسی ہر سکت نعم البدل کی تجکو دینو کی
 گر کیا تیغ گھسنے دل نگار آئند کو

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھو کہ ہر انسان کے دل میں ایک نور ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے نور سے روشن کرتا ہے۔ اگر انسان اس نور کو بگاڑ دے تو اس کا دل تاریک ہو جاتا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنے دل کو نور سے روشن رکھنا چاہیے۔

خبر ہو کہ تھیں بیدار شب کے ان لکھوئی
 رقیب اور میں ہوں زیر آسمان بھانج دو
 سمجھنا آپ کو بیشاذا کا جو غلط فہمی
 محسب آیا نرم میں ساقی لی آشراب کو
 آنکھوں خامیری اندون یاد و ہر طرفہ اجرا
 دم جو زمانہ پیرن تن تو ہوا شک بہ گیا
 پندہ ہر تیر ز نادہ حال ہر ایہ می سو ہے
 مہنون ریگ باو یہ کیوں نہ کر شمار غم
 سو سم گل میں ایک سال بادہ بغیر ساقیا
 یار کی بیت اب پر حال نہیں وہ ہر نقط
 خاموشی سو جب رضا ک ہو سوال ہوئے
 سو و امید وصل کی گسکو ہر بیان کہ نہیں
 تین نے اوس بت کو جس کو چرمین دیکھا کم کو
 مولد کو تودہ دہ پھر کو میں اشتہار
 کو کہن ہے مجھ سے بگر کہ گمراہ کا وہنگ
 پھوٹ کر تجھے نہ پتہ کی سیکو پھر ڈل
 جس دل کنتی ہی ناگاہہ بیان اربان
 کیا کروں پاکیزگی کا شمع کی لوسکی بیان
 مت پیش کا طعمہ ہو کہ کعبہ دل کا طواف

خوار کا ہر قاتل خلق کا کس نیند سو تو ہو
 مخاطب تم ملقب جان ہم نہ نوکر ہو تو ہو
 غور ناز اتنا کس لیے آدم کو تو ہو
 یہ بھیج کہ شب پرک دیکھ گے آفتاب کو
 میں تو ر و دن ہوں اکو تین ہستی بن چلا کو
 جتنی نہ کیا ہے مجھ دیکھو وہ جاہ باب کو
 سک کا گزیدہ جس طرح دیکھو ڈر ہو کر اب
 یہاں نہ تو جانشاہ کی دخل نہ یہاں حاکم کو
 ہٹے کیا بجا چشم خون دل خراب کو
 آفرین ہر صد آفرین صاحب انتخاب کو
 شک ہے اوس ہن کر راہ تیر نہیں جواب کو
 انہر دل اور چشم میں ایسی خیال و خواب کو
 لی چراغ اب دھونڈ ہو وہاں سحر اسلام کو
 چاہو پھر بچے تو کو کوئی نہ کھوڑا دام کو
 تو میں لب پر نہ لاؤ کوئی جسکے نام کو
 مرغ وہ پستائ نہیں جو تو سمجھا کو دام کو
 ایک پوچھو تو بول دو سر کس کام کو
 بھون ہوں خواب دہی ہو کو میں بنام کو
 دور کر اوشخ تن سے جاہ حرام کو

۲۵۷
 حیات سودا

ہر انسان کے دل میں ایک نور ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے نور سے روشن کرتا ہے۔ اگر انسان اس نور کو بگاڑ دے تو اس کا دل تاریک ہو جاتا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنے دل کو نور سے روشن رکھنا چاہیے۔

ہر انسان کے دل میں ایک نور ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے نور سے روشن کرتا ہے۔ اگر انسان اس نور کو بگاڑ دے تو اس کا دل تاریک ہو جاتا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنے دل کو نور سے روشن رکھنا چاہیے۔

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

میں گرا کر کچھ قفس کیسے تو آتا ہے
 فراموش اندون ہم شہر یو کی لسی سو دیا
 میری نامہ کے خاطر مرغ دلسی کون بتر ہے
 لکھون کر شمشیر سو دل تو ہر یک حرف نامہ پر
 کیا ہو وعدہ و پیمان اشتیاق اپنی خونیرہ میں نے
 روئین چشم داغ سینہ سو اس وقت اس خاطر
 خط اپنی مرغ جا کی پس باندھنا سو دیا
 ناصح کو حبیب سے فرست کبھو نہو
 اوس دل کو دیکھ کون وہاں یہ کبھو نہو
 آئینہ وجود عدم میں اگر تیرا
 جھگڑا تو حسن و عشق کا چکتا ہے بلکی نیم
 طرہ کے کھل گئی ہو گرہ در نہ انی نیم
 گوری سو گزری ال زمین او پرانی فلک
 دل لیکے تجھے برق کی شعلہ کو دیکھے
 گل کی نہ تخم مرغ چمن کر سکے تلاش
 برل کی قافیہ تو اس غنڈل کے لکھو
 تجھ جیت تو دو دجھان ہو کچھ اپنی شین نہو
 آرزوہ خاطر دلی جو لکھو لسی نم چنے
 دلدار او سکھو خواہ دل آدر کچھ کہو

چمن کے زفری کرنا گرفتار لسی مت چو
 جزا و سکی جہان آباد کی یار لسی مت چو
 تجھی نامہ لکھون اور نامہ بریز لکھو
 شہراہ کاغذ آتش کے طعنے مضطرب
 کہ جس ساعت گلی گنا مجھ تیرا میسر ہو
 مبادا مانع نظارہ اشک آگھو نہیں اگر نہو
 نہ لکھینا انتظار اتنا کہ تاپ لکھو نہو
 دل یار سے پیٹے تو کسو سے رفونہو
 سو دیا تو ہو ویرت یہ کہ جب اسپین تو نہو
 رو در میان نہ پوچھ کھین جھک رو نہو
 گر کھکے من خاست کی تیرہ برو نہو
 شور داغ مرغ چمن گل کے بو نہو
 آئندہ یہاں ملک تو کوئی خوب نہو
 پر ہوتہ ڈر کہ اوسکی بھی ایسی ہے خونہو
 ہم خام فطرتوں سے تری جستجو
 اے بے لوب تو درد و سر میں بد نہو
 ہو وین نہ ہم کھین کی اگر تو کیس نہو
 پیاری تمھار سی ماتہ کی وہ آستین نہو
 سنا نہیں کسو کی میرا رکھ کہو

میں گرا کر کچھ قفس کیسے تو آتا ہے
 فراموش اندون ہم شہر یو کی لسی سو دیا
 میری نامہ کے خاطر مرغ دلسی کون بتر ہے
 لکھون کر شمشیر سو دل تو ہر یک حرف نامہ پر
 کیا ہو وعدہ و پیمان اشتیاق اپنی خونیرہ میں نے
 روئین چشم داغ سینہ سو اس وقت اس خاطر
 خط اپنی مرغ جا کی پس باندھنا سو دیا
 ناصح کو حبیب سے فرست کبھو نہو
 اوس دل کو دیکھ کون وہاں یہ کبھو نہو
 آئینہ وجود عدم میں اگر تیرا
 جھگڑا تو حسن و عشق کا چکتا ہے بلکی نیم
 طرہ کے کھل گئی ہو گرہ در نہ انی نیم
 گوری سو گزری ال زمین او پرانی فلک
 دل لیکے تجھے برق کی شعلہ کو دیکھے
 گل کی نہ تخم مرغ چمن کر سکے تلاش
 برل کی قافیہ تو اس غنڈل کے لکھو
 تجھ جیت تو دو دجھان ہو کچھ اپنی شین نہو
 آرزوہ خاطر دلی جو لکھو لسی نم چنے
 دلدار او سکھو خواہ دل آدر کچھ کہو

۲۵۹

میں گرا کر کچھ قفس کیسے تو آتا ہے
 فراموش اندون ہم شہر یو کی لسی سو دیا
 میری نامہ کے خاطر مرغ دلسی کون بتر ہے
 لکھون کر شمشیر سو دل تو ہر یک حرف نامہ پر
 کیا ہو وعدہ و پیمان اشتیاق اپنی خونیرہ میں نے
 روئین چشم داغ سینہ سو اس وقت اس خاطر
 خط اپنی مرغ جا کی پس باندھنا سو دیا
 ناصح کو حبیب سے فرست کبھو نہو
 اوس دل کو دیکھ کون وہاں یہ کبھو نہو
 آئینہ وجود عدم میں اگر تیرا
 جھگڑا تو حسن و عشق کا چکتا ہے بلکی نیم
 طرہ کے کھل گئی ہو گرہ در نہ انی نیم
 گوری سو گزری ال زمین او پرانی فلک
 دل لیکے تجھے برق کی شعلہ کو دیکھے
 گل کی نہ تخم مرغ چمن کر سکے تلاش
 برل کی قافیہ تو اس غنڈل کے لکھو
 تجھ جیت تو دو دجھان ہو کچھ اپنی شین نہو
 آرزوہ خاطر دلی جو لکھو لسی نم چنے
 دلدار او سکھو خواہ دل آدر کچھ کہو

میں گرا کر کچھ قفس کیسے تو آتا ہے
 فراموش اندون ہم شہر یو کی لسی سو دیا
 میری نامہ کے خاطر مرغ دلسی کون بتر ہے
 لکھون کر شمشیر سو دل تو ہر یک حرف نامہ پر
 کیا ہو وعدہ و پیمان اشتیاق اپنی خونیرہ میں نے
 روئین چشم داغ سینہ سو اس وقت اس خاطر
 خط اپنی مرغ جا کی پس باندھنا سو دیا
 ناصح کو حبیب سے فرست کبھو نہو
 اوس دل کو دیکھ کون وہاں یہ کبھو نہو
 آئینہ وجود عدم میں اگر تیرا
 جھگڑا تو حسن و عشق کا چکتا ہے بلکی نیم
 طرہ کے کھل گئی ہو گرہ در نہ انی نیم
 گوری سو گزری ال زمین او پرانی فلک
 دل لیکے تجھے برق کی شعلہ کو دیکھے
 گل کی نہ تخم مرغ چمن کر سکے تلاش
 برل کی قافیہ تو اس غنڈل کے لکھو
 تجھ جیت تو دو دجھان ہو کچھ اپنی شین نہو
 آرزوہ خاطر دلی جو لکھو لسی نم چنے
 دلدار او سکھو خواہ دل آدر کچھ کہو

دیکھی ہے جو خلق نے تیرے سیر سعادت
 واس سے وہ تھا کہ دست میری چونکہ
 چہ تو میں رات دن خراب گوشہ پرین
 تھار تو خم میں پیاری جو ہم پرین
 کھا تو سو نہ ملنی کو بھلا جان پڑ جان میں
 زمین کو دیکھنا رنگین برابر خون عاشق
 تو ایچ مجھ اسو شیش جی ہم خوب میں
 بڑا از تو مت آنا سے سودا کی ای بیاب

لاکھین میں مشورہ پناہ خانہ کو کبھو
 پر چھوٹا پناہ بانا حسانہ کو کبھو
 رنگ تیری محو ماہ حسانہ کو کبھو
 اگر تھو بہ بنگالین کو پناہ یوں تھو
 جو تم اس کو دیتی کر نکلی تھو
 اگر تھو جو تم اس کو دیتی کر نکلی تھو
 اگر تھو جو تم اس کو دیتی کر نکلی تھو
 اگر تھو جو تم اس کو دیتی کر نکلی تھو

دیکھی ہے جو خلق نے تیرے سیر سعادت
 واس سے وہ تھا کہ دست میری چونکہ
 چہ تو میں رات دن خراب گوشہ پرین
 تھار تو خم میں پیاری جو ہم پرین
 کھا تو سو نہ ملنی کو بھلا جان پڑ جان میں
 زمین کو دیکھنا رنگین برابر خون عاشق
 تو ایچ مجھ اسو شیش جی ہم خوب میں
 بڑا از تو مت آنا سے سودا کی ای بیاب

دیکھی ہے جو خلق نے تیرے سیر سعادت
 واس سے وہ تھا کہ دست میری چونکہ
 چہ تو میں رات دن خراب گوشہ پرین
 تھار تو خم میں پیاری جو ہم پرین
 کھا تو سو نہ ملنی کو بھلا جان پڑ جان میں
 زمین کو دیکھنا رنگین برابر خون عاشق
 تو ایچ مجھ اسو شیش جی ہم خوب میں
 بڑا از تو مت آنا سے سودا کی ای بیاب

روایت ہمار

کہ تو اسے چھو لانا رخ پر گاہ
 کرے دو جہان کو سخنہ گاہ
 کہ نہ جہان کر دے عطشہ گاہ
 ترے کیسات ہے بھڑ گاہ
 ہے باطن یہ بر ہے لہا ہر گاہ
 اونھو کا ہے نیزہ سر ہر گاہ
 جفا دہین مرغان شکر گاہ
 کوے تھا تو اگر جو اکشرہ گاہ
 کئی یوں بھوتے ایدہ گاہ
 کہ آئینہ کو کندہ گاہ

کہ تو اسے چھو لانا رخ پر گاہ
 کرے دو جہان کو سخنہ گاہ
 کہ نہ جہان کر دے عطشہ گاہ
 ترے کیسات ہے بھڑ گاہ
 ہے باطن یہ بر ہے لہا ہر گاہ
 اونھو کا ہے نیزہ سر ہر گاہ
 جفا دہین مرغان شکر گاہ
 کوے تھا تو اگر جو اکشرہ گاہ
 کئی یوں بھوتے ایدہ گاہ
 کہ آئینہ کو کندہ گاہ

کہ تو اسے چھو لانا رخ پر گاہ
 کرے دو جہان کو سخنہ گاہ
 کہ نہ جہان کر دے عطشہ گاہ
 ترے کیسات ہے بھڑ گاہ
 ہے باطن یہ بر ہے لہا ہر گاہ
 اونھو کا ہے نیزہ سر ہر گاہ
 جفا دہین مرغان شکر گاہ
 کوے تھا تو اگر جو اکشرہ گاہ
 کئی یوں بھوتے ایدہ گاہ
 کہ آئینہ کو کندہ گاہ

کہ تو اسے چھو لانا رخ پر گاہ
 کرے دو جہان کو سخنہ گاہ
 کہ نہ جہان کر دے عطشہ گاہ
 ترے کیسات ہے بھڑ گاہ
 ہے باطن یہ بر ہے لہا ہر گاہ
 اونھو کا ہے نیزہ سر ہر گاہ
 جفا دہین مرغان شکر گاہ
 کوے تھا تو اگر جو اکشرہ گاہ
 کئی یوں بھوتے ایدہ گاہ
 کہ آئینہ کو کندہ گاہ

دامن من هم با چو دریا
 ای کز سبک جیب امان
 طغیان جو طغیان
 قمار بازی کما سو و
 قمار و قمار و قمار
 از این سو و از آن سو
 فخر و دل و دل و دل
 چو دریا و چو دریا
 بیدار و بیدار و بیدار
 میان و میان و میان
 شعله و شعله و شعله

باز گئے گانے گانے سے بھج گئے گانے
 دہریہ دہریہ گانے گانے سے بھج گئے گانے
 دہریہ دہریہ گانے گانے سے بھج گئے گانے
 دہریہ دہریہ گانے گانے سے بھج گئے گانے

بنیادی اوٹھ گئی باروغزل کے خوب گنوں کے
 ہون سہ نہ کوری سہ وہ پیشتر آلودہ
 تشبہ نہ خون ہر دل اس خون کی قطری کا
 ست ہنس میرے رونے پر آمان میں کہتا ہوں
 جاعرش پہ لہرادی خون قتل مت کا
 آلائش ہستی میں کیونکر ملون جا ہنس
 ست ساتھ رقیبوں کی جھکون نظیہ کیا کر
 سودا اس کی مہینوں کیونکہ تجھے کہتے تھے
 اب دیکھ تو حال اپنا ملک محرم کی نظر و نشو
 آنکھیں تری رکتی ہن دامن دگر بیان کو
 جس سمت نگہ کیجے اوہ بر نظر آتا ہے
 جب میں تجھ سمجھا کر رہا وہ نہیں دہریہ ہوں
 لیکن یہ نصیحت ہے بیخداہ کیا مہل
 اس بات میں آنا دان تباہ تو نہ کیا ہے
 حبس وقت غرض آتی یہ بات سنو مجھے
 لذت کو ہلاک کے کیا اوکو تباہوں میں
 نیند سواٹھتے ہر جہدم دیکھو تو آئینہ
 حسن لانا فی کاتیرے دوسرا ہو گا خیریک
 چاہتا ہر سینہ کو اپن کر وہ نہیں چاک چاک

کیا مضمون دینا سر ہا سودا ہستانہ
 مرگان نہ ہن جبکہ بخت جگر آلودہ
 جس سے نہوا تجھ بن دامن ویر آلودہ
 چپکے ہے ابھی قتلہ آہ اثر آلودہ
 ہنوی لب زخیم دل شکوہ گرا آلودہ
 ملک رہ کہ ابھی ہون نہیں گرد سفر آلودہ
 دلتا ہوں نہو سر ز آہ اثر آلودہ
 لب عشق کے ساغر نظام نگر آلودہ
 ناعق کی بلابین تو ہر کس قدسا آلودہ
 خونا بکے قطرون سے شام چھ آلودہ
 لوہو سے تیرے سر کے دیوار و درگاہ
 کہتا ہر نہو دی کا بار دگر آلودہ
 یہ ہے کہ اوہ ہر دہریہ و ہن دگر آلودہ
 پاؤں سے جو تو خون میں ہوتا لکڑ آلودہ
 اتنا ہے کہا بھر کر آہ اثر آلودہ
 ہر کام و دہن جن کا شہد و شکر آلودہ
 دی ہر باد صبح کو گلزار کے بو آئینہ
 دیکھ پاؤ گیا کھین کر تیرے موند کو آئینہ
 ہاتھ میں شانی کی جب دیکھو ہے گیسو آئینہ

باز گئے گانے گانے سے بھج گئے گانے
 دہریہ دہریہ گانے گانے سے بھج گئے گانے
 دہریہ دہریہ گانے گانے سے بھج گئے گانے
 دہریہ دہریہ گانے گانے سے بھج گئے گانے

۲۶۳
 کلمات سودا
 ایسا کی بلابین میں خاک میں نہاں ہون
 خود نشہ کی گراں گراں کے گناہ ہون
 خود نشہ کی گراں گراں کے گناہ ہون
 خود نشہ کی گراں گراں کے گناہ ہون

دل نہو نہو دل نہو نہو دل نہو نہو
 دل نہو نہو دل نہو نہو دل نہو نہو
 دل نہو نہو دل نہو نہو دل نہو نہو
 دل نہو نہو دل نہو نہو دل نہو نہو

جگر کشش تو سبک بخت و خوش
 جگر کشش تو سبک بخت و خوش
 جگر کشش تو سبک بخت و خوش
 جگر کشش تو سبک بخت و خوش

تجھے جو کہنے عالم اوکو تو برضد ہی کہتا ہوں
 چلو ہر حسن ظالم کوئی بس عشق بکس کا
 فلک نے فتنہ تو کیا کیا ہم بھینچا نام آور
 میں اوکو خوش سوز دل کو کس طرح کہہ بھون
 سیری مانع خوش طالعی کچھ بونہیں سکتی
 ہوئی ہے سیخوی یہ دور میں ساقی تیری آبر
 قیصر جانی سودا ہوا کسی آنکھوں پر
 بولا وہ جی تیری تصویر نظر آئے
 دی نا لوجہ موم اکثر کرتے ہیں پھاڑ دیکو
 میں نگہ نہ عاشق مانند ظالم دیکھا
 حلقے جو چڑتو باہم ہے جا کر گرفتاری
 دل دینو یہ جو چاہو تو ذریہ کرو ہر کو
 کچھ اوکو کسی نگہ کا یک میں ہیں نہ سحر ہون
 مستو کی سخن ہو سو وایہ بہت بھلا
 سووی کی میری حبیب کو تیرے نظر آئی
 مقتل یہ میرے آکر انصاف لگا کر فر
 نامہ کا جواب انچو آتے نہ کہہو دیکھا
 کرتے ہو مواد اکب بیمار غم انچو کا
 دل پھر نہیں سکتے تجھے وہ دعا ہرگز

خدا جانو بلا کیا لائیگی یہ تیری خود کوئی
 حمایت اوکو کسکی اور اوکو لاکھ بیڑیا
 جو دیکھا عشق کا فتنہ تو ہر سب پر نامی
 زبان شمع تک لکھی ہو داب ہو کی بیغای
 نہ کیا یاد دست شاد پر وہ جو ہنود می
 بجا ہر اب جو ہر لاکو کہنے مولوی جامی
 سنا ہر آج یوں کپڑے رنگین و تو لاجوی
 یہ خواب زلیخا کے قبیلہ نظر آئی
 اونکے نہ تیری دلیں تاشبہ نظر آئی
 گرد و عشق اسے دل کیسے نظر آئی
 آنکھوں میں کچھ لڑنے میں نہ بخیہ نظر آئی
 اس امر میں اپنی ہے تقصیر نظر آئی
 محکوم و جہانکی وہاں تسخیر نظر آئی
 واعظ کی تو باتو نہیں تذویر نظر آئی
 شمشیر کو جوہر کی بخیہ نظر آئی
 تقصیر سے چن آ کے تقدیر نظر آئی
 قاصد ہر کی گلیوں میں تشہیر نظر آئی
 جب کام ہوا آخر تیرے نظر آئی
 جس سے کہ بیان پھر تیرے نظر آئی

والت پر او سب کچھ
 والت پر او سب کچھ
 والت پر او سب کچھ
 والت پر او سب کچھ

حیات سودا

۴۹۵

دل کو عاشق کہ نہ سمجھ کا ہے نفوذ
 دل کو عاشق کہ نہ سمجھ کا ہے نفوذ
 دل کو عاشق کہ نہ سمجھ کا ہے نفوذ
 دل کو عاشق کہ نہ سمجھ کا ہے نفوذ

دل کو عاشق کہ نہ سمجھ کا ہے نفوذ
 دل کو عاشق کہ نہ سمجھ کا ہے نفوذ
 دل کو عاشق کہ نہ سمجھ کا ہے نفوذ
 دل کو عاشق کہ نہ سمجھ کا ہے نفوذ

[illegible]

چوں خورشید منور شد و در آفاق
 غلغل و درون کی بزمی بزمی
 دوس دهم کی نشست و بزمی
 دیکه دهم کی نشست و بزمی
 بولاک خورشید منور شد و در آفاق
 چوں خورشید منور شد و در آفاق
 غلغل و درون کی بزمی بزمی
 دوس دهم کی نشست و بزمی
 دیکه دهم کی نشست و بزمی

ایستہ ہی گو قدم بین تماشای تو ہم سہ
 شکار کر بین کے دوستانہ تماشای تو ہم سہ
 جیتی ہو تو رہا شک و گمان تو ہم سہ
 عاشق و معشوقہ کی محبت تو ہم سہ
 ہر حال و امر ہے سب بدین جہان میں تو ہم سہ
 بھگت کہ بھگت ہو یا دانا یا دہم تو ہم سہ
 تو نکس و توبہ کی بات تو ہم سہ
 اے دیکھتا تھا اے تماشای تو ہم سہ
 مہیا کھتا ہے کہ تماشای تو ہم سہ
 اے تماشای تو ہم سہ
 ہمارا تیرے ایک اور جان پہلو میں مہیا ہے
 کہ یا راجہ کہ بھگت ہو یا دانا یا دہم تو ہم سہ
 تو نے بھی کچھ نہ ادا نصحت کے مکے
 کشتی چھری پر عقل کی تبری بھی بھی
 لاکھوں کر دہ جہان میں تو یہ بھی بھی ہی
 بنے بھی گو کمر تری ذہن کسی کسی
 کہتے ہیں گو کہ ادس کو منسب بھی
 اس رات خدائی ہو تو ظالم وہ بھرے

ہر جہان قافیت کو نہ رہا ہے صبا
 قسمت حرم کو ایچے اب یہ سلاخ تاہم یہ
 غم و غمی ہے کار و ولایت کی بند
 سکھ کے کو پھر تیرے کہانت نہ رہا
 ہر حال و امر ہے سب بدین جہان میں تو ہم سہ
 بھگت کہ بھگت ہو یا دانا یا دہم تو ہم سہ
 تو نکس و توبہ کی بات تو ہم سہ
 اے دیکھتا تھا اے تماشای تو ہم سہ
 مہیا کھتا ہے کہ تماشای تو ہم سہ
 اے تماشای تو ہم سہ
 ہمارا تیرے ایک اور جان پہلو میں مہیا ہے
 کہ یا راجہ کہ بھگت ہو یا دانا یا دہم تو ہم سہ
 تو نے بھی کچھ نہ ادا نصحت کے مکے
 کشتی چھری پر عقل کی تبری بھی بھی
 لاکھوں کر دہ جہان میں تو یہ بھی بھی ہی
 بنے بھی گو کمر تری ذہن کسی کسی
 کہتے ہیں گو کہ ادس کو منسب بھی
 اس رات خدائی ہو تو ظالم وہ بھرے

چوں خورشید منور شد و در آفاق
 غلغل و درون کی بزمی بزمی
 دوس دهم کی نشست و بزمی
 دیکه دهم کی نشست و بزمی
 بولاک خورشید منور شد و در آفاق
 چوں خورشید منور شد و در آفاق
 غلغل و درون کی بزمی بزمی
 دوس دهم کی نشست و بزمی
 دیکه دهم کی نشست و بزمی

۲۹۸

چوں خورشید منور شد و در آفاق
 غلغل و درون کی بزمی بزمی
 دوس دهم کی نشست و بزمی
 دیکه دهم کی نشست و بزمی

چوں خورشید منور شد و در آفاق
 غلغل و درون کی بزمی بزمی
 دوس دهم کی نشست و بزمی
 دیکه دهم کی نشست و بزمی
 بولاک خورشید منور شد و در آفاق
 چوں خورشید منور شد و در آفاق
 غلغل و درون کی بزمی بزمی
 دوس دهم کی نشست و بزمی
 دیکه دهم کی نشست و بزمی

و از خون بر مصلحت تو او را بیاورد و تو بخور

[illegible]

بیوفائی کیا کمون دل ساتھ تجھ محبوب کے
 مچکون انکھوں میں محبوب اوس ہمیر سے کیا
 شمع کو آذر دیا یا پھر خلوت میں کہو
 محبت ہم تو آدمی بھی و خضر رز کو طلاق
 کب تک اس دکھ ظالم صبر ہم و تیر رہیں
 چشم ہمت میں ہمارے قدر کیا دینار کے
 جو جہان میں تو فرعون و قحطی مرانی صحر میں
 معتقد ہرگز نہیں کفر اور اسلام کے
 ہمسے دیوانہ کے عاقل در پڑ تیر ہیں
 عشق کا آغا تو جو توں گزرتا جاتا ہے
 نے تلاش میں ہو مہر اور زدنیا کی فکر
 گزری تھی آرام سے میتک نہما دل مبتلا
 شاغر دل خون سوا مال دل رستہ ہی میرا
 ہے بیمار او کی سفا ہو نہیں آسودا ہاں
 جو پھر نہ کہو اشک وہ معشر و کسو کے
 تو کہہ کے جہن سخت نہ بنام ہوا صبح
 قسمت کو دل اپنا میں کیا پس کے سر
 جو چشم کو کیا ہی جو زردیک تو پھر کیا
 عاشق پہ تھدی ہر کوئی چرخ سے ایجا د

تیری تو نسبت میان بلبل و گل زخو کی
 لے گئیں ہیں آبر ویدگر یہ یعقوب کی
 شرح سوز اکبار دیکھے گریہ و کتب کی
 پرتری ضد سوسو ساتھ پتھر پر منسوب کی
 جیب میں اپنی تنگی کیا ہی نہیں ایوب کی
 ہوتی ہی طالع کے آگے منزلت مطلوب کی
 عاشقی سودا اکٹھن ہے کرنی اس سو کے
 گریہ اس دور میں ہیں ہم تو پیر حاکم کے
 سب کو ہیں ان پختہ مغز و خیال خام کے
 کہہ نہیں سکتا دلا حالات میں انجام کے
 اوسکے رزاقی ہو دہی دریک کے کام کے
 اسکے لگ جاتے ہی دن جا تو ہو آرام کے
 اہل دل گریست رہتو ہیں تو ایسے جام کے
 مست جو ہیں گی سفا ساقی کھام کے
 پڑ جائیں اگر چشم میں نامور کسو کے
 یسیتہ دل ہاتھ سے ہے چور کسو کے
 تس پر بھی ہیں چشم میں منظر کسو کے
 جس روز پڑا دل ہو کوئی دور کسو کے
 باز ہو پھر ہیں دل یہ یہ دستور کسو کے

[illegible]

ایسا کوئی تو دلبر کون کیوں کر دیکھ کر دل نہ پھوٹے
 ایسا کوئی تو دلبر کون کیوں کر دیکھ کر دل نہ پھوٹے
 ایسا کوئی تو دلبر کون کیوں کر دیکھ کر دل نہ پھوٹے
 ایسا کوئی تو دلبر کون کیوں کر دیکھ کر دل نہ پھوٹے

بہار ہون ترے واسطے میں دربار ہوا
 کو یاد دل عاشق بھی بیہ نیست
 کہہ کہکے دکھ اپنا میں کیا غم کو خالی
 کو پے میں رقیب کو سکر ترم ماتہ ہوا
 لاکھ ملوان بیان ہو کو ناک دکھلا دے
 شعلہ طور ہو موت کو پے باغ مضطر
 جل رہا ہوتی ہاتھوں سو گریہ کیوں بد
 کیسا جاگے کو اس لیے سمجھا ہے شیخ
 چوڑا خون کو اگر گنگ پیے تو زابہ
 ترے شوریدہ کو جبرن کہ میں کو سنا
 آب ہو جاتا ہر قولہ کا زہر اسو و ا
 وہ تمل ہر جگہ سوجب تو ہر در نہ شو بہتر
 رہوت اوٹھ کر گشت خون بس فوغا ماوین
 کیا شور بدہ سر عالم کو اوس نعت پر ناپے
 سمجھا کوں ہے وہ ذکر واد کا ایسی بہ شیرین
 کر ز جہات اے فوغا رخ عالم شور مشہر کر
 وہ فوغا دیر و سب میں جو صبح و شام ہوتا
 ہے سنکر کہ سوچا پس صوفی ست ہوتا
 نہ تھک دلیپ گرنتار کو قفس چھوٹے

بہار ہون ترے واسطے میں دربار ہوا
 کو یاد دل عاشق بھی بیہ نیست
 کہہ کہکے دکھ اپنا میں کیا غم کو خالی
 کو پے میں رقیب کو سکر ترم ماتہ ہوا
 لاکھ ملوان بیان ہو کو ناک دکھلا دے
 شعلہ طور ہو موت کو پے باغ مضطر
 جل رہا ہوتی ہاتھوں سو گریہ کیوں بد
 کیسا جاگے کو اس لیے سمجھا ہے شیخ
 چوڑا خون کو اگر گنگ پیے تو زابہ
 ترے شوریدہ کو جبرن کہ میں کو سنا
 آب ہو جاتا ہر قولہ کا زہر اسو و ا
 وہ تمل ہر جگہ سوجب تو ہر در نہ شو بہتر
 رہوت اوٹھ کر گشت خون بس فوغا ماوین
 کیا شور بدہ سر عالم کو اوس نعت پر ناپے
 سمجھا کوں ہے وہ ذکر واد کا ایسی بہ شیرین
 کر ز جہات اے فوغا رخ عالم شور مشہر کر
 وہ فوغا دیر و سب میں جو صبح و شام ہوتا
 ہے سنکر کہ سوچا پس صوفی ست ہوتا
 نہ تھک دلیپ گرنتار کو قفس چھوٹے

ایسا کوئی تو دلبر کون کیوں کر دیکھ کر دل نہ پھوٹے
 ایسا کوئی تو دلبر کون کیوں کر دیکھ کر دل نہ پھوٹے
 ایسا کوئی تو دلبر کون کیوں کر دیکھ کر دل نہ پھوٹے
 ایسا کوئی تو دلبر کون کیوں کر دیکھ کر دل نہ پھوٹے

۲۶۲

ایسا کوئی تو دلبر کون کیوں کر دیکھ کر دل نہ پھوٹے
 ایسا کوئی تو دلبر کون کیوں کر دیکھ کر دل نہ پھوٹے
 ایسا کوئی تو دلبر کون کیوں کر دیکھ کر دل نہ پھوٹے
 ایسا کوئی تو دلبر کون کیوں کر دیکھ کر دل نہ پھوٹے

ایسا کوئی تو دلبر کون کیوں کر دیکھ کر دل نہ پھوٹے
 ایسا کوئی تو دلبر کون کیوں کر دیکھ کر دل نہ پھوٹے
 ایسا کوئی تو دلبر کون کیوں کر دیکھ کر دل نہ پھوٹے
 ایسا کوئی تو دلبر کون کیوں کر دیکھ کر دل نہ پھوٹے

باز منہ پر چڑھ کر کھڑا ہوا اور منہ سے نکلتے ہوئے فریاد کرتے ہوئے کہتا تھا کہ اے خداوندی میں نے تجھ کو کتنا پیارا ہے مگر تیرے سامنے میری حالت کیسے ہے میں نے تجھ کو کتنا پیارا ہے مگر تیرے سامنے میری حالت کیسے ہے

برہمن کفر کو اور شیخ سن اسلام شیخ بھگت
کیا ہو دل ز مستغنی وصال یار سے بھگو
تزلزل سے بھر ہم ہر گر ترقی میں نہ کم ہوتے
ہو اہو ویکھا کیا کیا مژدہ پر مور و لطف کا
مجھ میں ہون میں تو کمند و مکافات کر لیے
وہ رات وصل دست کی یار رب بنو نعیم
چاہو مدد جو غیر سے اعینار کر لیے
طوبیائی میں بیٹھ کے رو گنکار زار
گر تھی اس شعلہ سے ہیما ہات منور پائے
جی کی جی ہی میں رہی یا میری بالین تک
دل نہ گادہ کسو کو تو رہے کا عینم
واجب القتل تو ہم تھر ہر پراشو جلدی
گل و بلبل کی بھی خوب سے ہون محرم تھے
لے گئے مجھ میں خادم کو کہ ہم چاہتے تھے
دل میرا ہر نہ کیا دیر نگہ نے اوس کے
منظر بات اجابت پر ہر شب کونین
تیرے واسوخت سو خالی میں نہ پایا کوئی
ہاں مقصد و کسی سے نہ بد و ت پیش آ
حرکت سے ہر تباہ کے سوا سو الفت ال

جو کہہ حل کروں ان پر ہوا اسرار کا اپنے
تصور و لطیفیت رہتا ہوا اس دلدار کا اپنے
جو ہو تو کوہ سے بہتر تو پھر سے مسند ہوئے
خبر کن حال پانچ کی اس ن کاش ہم ہوتے
مومنہ میں خدانے دی ہر زبان بات کہ لہو
بہر عریضے روئے جس بات کر لیے
تو میں ہی یار کم مہین دو چار کر لیے
جنت میں تیرے سایہ دیوار کے لیے
ہو وہ پر واند جسے رات منور پائی
پہنچا اوسوقت کہ کہ بات منور پائی
کہ میرے دل کی مکافات منور پائی
یار تقصیر بھی اثبات منور پائی
اس جہن میں سب اوقات منور پائی
شیخ صاحب سحر کرات منور پائی
بے وہ مسجد کہ حشر ابات منور پائی
مید باغی سی سناجات منور پائی
شمع ہی شعلے سیر کر اپنا بھر رونا دہنے
سنگ ہر آئینہ دل کی لیر پر دہنے
سمجھے ناز حقیقت میں ہر وہ بد خوئی

یہ یقین تو میری جان پر ہے
کہ میں نے تجھ کو کتنا پیارا ہے
مگر تیرے سامنے میری حالت کیسے ہے
میں نے تجھ کو کتنا پیارا ہے
مگر تیرے سامنے میری حالت کیسے ہے

۲۶۳
حیات سوا

حال میری ہو جو ایک غنہ زمان ہر تو ہم
تیرے وعدہ کا علم کو مست ہو کہ پیدا
کو تو سیکہ زبان زبیر کی ہر تو ہم
قال غنی جوئی شمع دستان ہر تو ہم
موشان میں جو کوئی غنہ ہر تو ہم
گاہ غنوں کی زمان گاہ عیان ہر تو ہم
جس کی زم میں آتا غنوں کا ذکر
چشمی ہی غن کا و ان جیکہ گاہ
ایک سو و اسو دعا کو کہ گاہ
ناجی ہر غنہ بندہ سبک اوار ہے
نہان تو ہون غنہ ہر تو ہم
نہان تو ہون غنہ ہر تو ہم
نہان تو ہون غنہ ہر تو ہم

دل کا کہہ حل کروں ان پر ہوا اسرار کا اپنے
تصور و لطیفیت رہتا ہوا اس دلدار کا اپنے
جو ہو تو کوہ سے بہتر تو پھر سے مسند ہوئے
خبر کن حال پانچ کی اس ن کاش ہم ہوتے
مومنہ میں خدانے دی ہر زبان بات کہ لہو
بہر عریضے روئے جس بات کر لیے
تو میں ہی یار کم مہین دو چار کر لیے
جنت میں تیرے سایہ دیوار کے لیے
ہو وہ پر واند جسے رات منور پائی
پہنچا اوسوقت کہ کہ بات منور پائی
کہ میرے دل کی مکافات منور پائی
یار تقصیر بھی اثبات منور پائی
اس جہن میں سب اوقات منور پائی
شیخ صاحب سحر کرات منور پائی
بے وہ مسجد کہ حشر ابات منور پائی
مید باغی سی سناجات منور پائی
شمع ہی شعلے سیر کر اپنا بھر رونا دہنے
سنگ ہر آئینہ دل کی لیر پر دہنے
سمجھے ناز حقیقت میں ہر وہ بد خوئی

سودا کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

کہتا ہوں تو کس گنہ پر حقوق ہمیں تو بار
 سو دامن اس پر ہوں ہوں غنہ دل گرفتہ
 تہی تجھ زلف کی سبیل سبھنے میں تامل ہے
 عبور اس بحر بی پایان کی کر نہیں تر و دریا
 کسو کی گوشت فہم یا شہواہ ہر مہینہ ورنہ
 بغیثت ہیں ساقی جلوہ برق چشمک زن
 بنایا صلح قدرت فی تجھو رشک گلستاہ
 رنخندان سبب گلشن حسن قامت سر و پائٹا
 جہن میں چھپر کرئی ہو گیا ہما سو داکو
 صورت میں میں کہتا نہیں ایسا کوئی کہے
 یوسف تجھ کو بیٹھ زلیخا تو کون کیسا
 کیا چیز ہو وہ دل جسے کہتے ہیں آئینہ
 ایک طرز ہولٹ جانیکے دلی تو کون میں
 طور جو میرا شیشہ دل ہنس کے یہ بولا
 دشنام تو دین کی قسم کہا ہے لیکن
 کہتے ہیں جو عشق سو وہ چیز سو داکو
 دل ہو تو نالہ کے تاثیر سنگ ہے
 لٹا نہیں لکھا جو نصب بیو کا ظاہر
 دون ان لبوں کو لعل کی نسبت نہیں

تذریکی تو واسطے تعصیب سے ملے ہے
 ماتم ہر میں صورت دگر شیر شاہ ہے
 کہ قاتل نہ ہو کہ کال کی ہی ایک نہ ہر سبیل ہے
 گذار عمر کی غافلہ قدم پر کاہل ہے
 خموشی میں ہمارے شور ہی یاد ہو غل ہے
 خروش ابرو سے دسا نہ کیا آواز قفل ہے
 دہن پر غنہ آنکھیں زکس شہلاہیں ج گل ہے
 یہ لیس یوسفی ہر حال کا کل شکل سبیل ہے
 کر گل نقش پا پر دوست جن کا سبیل ہے
 ایک دج چہرہ کہ وہ قہر آفت ہر غنہ ہے
 عاشق وہ ہو و مان کہ جہان جا ادب ہے
 ایک قطرہ خون سینہ میں آفات طلب ہے
 ہے جو حرکت جانک غارت کا سبب ہے
 مست ہو کہ پر لڑ شیشہ گر ان شہر طلب ہے
 جب دیکھو ہے وہ مجھ کو تو یک جنبش ہے
 جو ذات خدا جسکے ہے نہ نسب ہے
 اس سینہ میں معاف ہو تعصیب کی ہے
 وہ تو کہ جس پر کہ تو ہیں تحریر سنگ ہے
 اگر امنو کو کہہ کر دتیر سنگ ہے

سودا کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

یاد رہے کہ سودا کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

سودا کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ان

[illegible]

باز رحمت میں نبوت کا ہوا کیا
 محراب عرس سے عین کیا کام ہوا
 ثابت ہو میرا حق و فاروق قیامت
 کوڑھے سردار سینہ وہ بانا لہ و نہ ایہ
 دریا دل اس آفاق میں قتی بین او ہو
 ہمت پہ فلک کے نہ کہو چشم سپیکے
 یہ رنگ میں تصویر نتری ہی تراکت
 نجات نے کیا آب صدف کو تین سووا
 بیشک دور کر میری سینہ کے داغ سے
 آغاز خط کا دیکھ کے رخسار پر ترے
 بے باد یہ دہن بسن آشتا نہو
 گزرا ہر تو چمن سے کہ بل کے اب گاہ
 سووا اور سوچا ہے پراز تخت سلطنت
 غفلت میں زندگی کو گنوگر شور ہے
 شمع و چراغ کو میری شب دور ہے
 دل کو میری یاد سحر سے شگفتگی
 بیل چمن میں تیغ نگہ کسی مل گئے
 موسیٰ کی کچھ عصا سے کہ اپنی عصا کو شیخ
 کنکر کہیں جو آری ہر آنکے قدم تلے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مین تانہ کچھ کیا کہ دنیا کی کچھ چیزیں
 آواز آہ تانہ کچھ کیا کہ دنیا کی کچھ چیزیں
 روتے ہیں کہ دنیا کی کچھ چیزیں
 مین تانہ کچھ کیا کہ دنیا کی کچھ چیزیں
 آواز آہ تانہ کچھ کیا کہ دنیا کی کچھ چیزیں
 روتے ہیں کہ دنیا کی کچھ چیزیں

اس اتحاد سے اس میں
 ماری ہو اٹھا خون مگر
 دل کی تیر سیان
 عالم شہر احل
 ایک خند لب
 سوزانہ زب
 روتی ہوئی
 چنگوڑی
 میری اندر

اب تو میں چوڑا نیکانہ میں اس کو ناصحا بس اب تم سو درگد راہ یا زتا کجی سینا میری دیر لگاؤ تو ہے دے گردش ہو اس گناہ کی لی مقرب خبر ملتا تر اہر ایک سے میں کیا بیا کر دن یار وہ شہر میں جو بنو لا تو کیا ہوا سووا کی کو وہ تو ستاد و نہ سپ تو ہی کچھ اپنے رہ نہ یہاں خاک کر گئی دیوانہ کون گل ہر تر اہر جسکو بل غمین کچھ جواڑ قبول کہ تجھ تک ہماری آہ خانہ ضرب دل تو ہو لیکن میں کیا کرو نظارہ باز بزم بتان کا ہوں جب سے مت پوچھ یہ کہ رات گئی کیونکہ مجھے خبر زاہد بین کہہ رہا کہ لی اسکے عوض شہر آ سووا اتھان کو خطا یہ لکھا او سکے بارے سن آفغان جہا میں عاشق جو ہو گیا شیریں فرج کہ کیا کو کہن کے سر کل ہر تری سکتے تو بلبل ہیں کو بیچ یہ روانہ رات شمع سی اتنی جلی کہ صبح	ہونے جو کچھ تھے قبلہ حاجات ہو گئی اعمال دل کی میری مکافات ہو گئی دہری ہو دل کہ یہ نہ کہیں رات ہو گئی دنیا تمام بزم خرابات ہو گئی عالم سے مجھ ترک ملاقات ہو گئی نظر و میں سو طرح کو حکایات ہو گئی کیا جانیے کہ تجھے یہ کیا بات ہو گئی شبنم ہی اس چمن سے مباحشم تر گئی زنجیر کرنے موج نسیم حسرت گئی سینہ سے ارمغان لی بخت جگر گئی جیسے ہلای جان ہو یہ آنکھ گھر گئی تو ہی نظر پڑا میری جید ہر نظر گئی اس گفتگو سو فائدہ پیارے گزر گئی آخر نہ ہو گد جو تہجر افسیوں چر گئی حبوت او سکے حال کی اسکو خبر گئی معشوق سو اس روش او سکے گزر گئی مجھوں پہ کیا جفا تھی کہ سلی نہ گئی ذرا نہ اسکی ال گیل کے نظر گئی خاک تر اکی لکی مہیا دوش پر گئی
---	--

میری ہی میں خون میری ہی میں
 شہر کی کب لکھتے ہیں میری ہی میں
 پھر ہر گل لکھتے ہیں میری ہی میں
 دھواں لکھتے ہیں میری ہی میں
 جس کو دیکھتے ہیں میری ہی میں
 دھواں لکھتے ہیں میری ہی میں
 جس کو دیکھتے ہیں میری ہی میں
 دھواں لکھتے ہیں میری ہی میں

سووا اتھان کو خطا یہ لکھا او سکے بارے
 سن آفغان جہا میں عاشق جو ہو گیا
 شیریں فرج کہ کیا کو کہن کے سر
 کل ہر تری سکتے تو بلبل ہیں کو بیچ
 یہ روانہ رات شمع سی اتنی جلی کہ صبح

[illegible]

اگر کسی ایسا میں ہو کہ سوچ نہ سیکے
آخرا وراثت کی رزق مکت میں صبا
سودا جہان میں آکر کوئی کچھ نہ لے گیا
تب بے اپنی بند قیامت جان کہ دل ویسے
پہن میں کسی مدارات تہی تباہ نسیم
نہیں یہ بے بہار دار و خانہ
سبحہ کے باندہ یہ صیاد بال و پر ہے
میں کہ نہ کی سنا تھا نقد عالم
تھر عقدہ خنجر کی دھنیں ہر قوس بیل کے
سودا خنجر کی دھنیں ہر قوس بیل کے
سادے بادل کوئی طہ سے بہی ہو
ایسی وال یہ کہیں گے کہ اتنی خوشی
کیلیں تری گمان نہ ہفت آرائی ہو کہ پان
آہ کو نکو تر کہ کو کہ میں باندہ ہوں کہ یہ غزال
ہو نہ کی نہ بہر و نسیم بہر تو ہوں یک گد
الضمان کو سوچو اپنا بیخودا
نزدیک اپنی دھن سے مت کہ میں غنیمت
مجلسین چہرہ کو جو جھڑی شیخ می
سودا اٹل گھر کو کہ اب شکوہ ڈھونڈے

[illegible]

جو کچھ سوچو غنیمت سے جہاں خانہ خراب
 گل نے شبنم سے لالہ لاس کو کہا یا لیکن
 ایک غماز نے اوس ترک سپر سے کہا
 سسکے پو لایہ کو میری طرف سے اوسکو
 سرگلشن ہے نہ کچھ مفتون ہے
 جذب طوفان نازین سے ہوتا
 مصبح آہ میرا سسکے کہا
 چڑھ گیا نظرون کوئی ستاہ سوار
 نقل مجلس جو بنے شیخ تو پھر
 بزم عشرت میں تری حزن کچھ آج
 کو خبر اسکی تو جلد ہی طالم
 سباگ دیوانہ سے متا ہی غافل
 دشت گردے سے ہر کی سو واکو
 گر تہہ میں ہی وفا تو جفا کار کون ہے
 تالاہون مدتوں سے تری سایہ کرتے
 ہر شب مترا ب خوار ہر اکینہ سیاحت
 ہر آن دکھتا ہوں میں اپنی صنم کو شہر
 سو واکو جرم عشق سے کرتی ہیں آفتل
 اس چال کی بنی کا کچھ اسلوب نہیں ہے

در نہ سب اہل گستاخچین میں خون ہے
 گستاخ میں غنچہ لاکہ کی اسی اقبون ہے
 ہے جو سو واکوئی شاعر و زامقون
 بلند ہنا خون پہ کر اپنے یا مفتون ہے
 بید ہی قد کا ترے مجنون ہے
 قند لب کو نسا یہاں مدون ہے
 کتابے معنی و ناموزون ہے
 قطعہ ہا انگ میرا گلگون ہے
 جسد زاہد گز کر اسیوں ہے
 ناز نے پہ پٹ مفتون ہے
 اوسکے پردی میں کوئی مخزون ہے
 دہن جانان ہر جان محبوب ہے
 تیرا کوہ ہے اوسے نامون ہے
 دلدار تو ہوا تو دل آزار کون ہے
 پوچھا نہ یہ کہ پوس دیوار کون ہے
 آنشتہ زلف ولت پو دستار کون ہے
 تیرے خدا کا طالب دیدار کون ہے
 بچا تھا تو یہ گنہگار کون ہے
 یہ کج روشی ہم سے فلک خوب نہیں ہے

جو کچھ سوچو غنیمت سے جہاں خانہ خراب
 گل نے شبنم سے لالہ لاس کو کہا یا لیکن
 ایک غماز نے اوس ترک سپر سے کہا
 سسکے پو لایہ کو میری طرف سے اوسکو
 سرگلشن ہے نہ کچھ مفتون ہے
 جذب طوفان نازین سے ہوتا
 مصبح آہ میرا سسکے کہا
 چڑھ گیا نظرون کوئی ستاہ سوار
 نقل مجلس جو بنے شیخ تو پھر
 بزم عشرت میں تری حزن کچھ آج
 کو خبر اسکی تو جلد ہی طالم
 سباگ دیوانہ سے متا ہی غافل
 دشت گردے سے ہر کی سو واکو
 گر تہہ میں ہی وفا تو جفا کار کون ہے
 تالاہون مدتوں سے تری سایہ کرتے
 ہر شب مترا ب خوار ہر اکینہ سیاحت
 ہر آن دکھتا ہوں میں اپنی صنم کو شہر
 سو واکو جرم عشق سے کرتی ہیں آفتل
 اس چال کی بنی کا کچھ اسلوب نہیں ہے

حیات سودا

بڑھاپا رحمت کہ وہ یہاں بال غنیمت
 بڑھون کہ ایک کون میں کچھ نہیں ملتا
 اس کی تو نظر کچھ غلٹ ہے
 سو واکو کا تو دشت میں طوفان ہے
 جیدم وہ کہ دشت تو گنہگار کون ہے
 اوسکا کہ دشت تو گنہگار کون ہے
 نونہی دشت کو دشت تو گنہگار کون ہے

دلدار تو ہوا تو دل آزار کون ہے
 پوچھا نہ یہ کہ پوس دیوار کون ہے
 آنشتہ زلف ولت پو دستار کون ہے
 تیرے خدا کا طالب دیدار کون ہے
 بچا تھا تو یہ گنہگار کون ہے
 یہ کج روشی ہم سے فلک خوب نہیں ہے

اس کا ہر ایک عضو ایک خاص کام کرتا ہے
 جو کہ اس کے لیے مخصوص ہے
 اس کا ہر ایک عضو ایک خاص کام کرتا ہے
 جو کہ اس کے لیے مخصوص ہے
 اس کا ہر ایک عضو ایک خاص کام کرتا ہے
 جو کہ اس کے لیے مخصوص ہے

سمجھ کر دیکھ تو پتا چلے گا کہ ہر ایک عضو کا ایک خاص کام ہے
 کہ جس کو اس کے لیے مخصوص ہے
 اس کا ہر ایک عضو ایک خاص کام کرتا ہے
 جو کہ اس کے لیے مخصوص ہے
 اس کا ہر ایک عضو ایک خاص کام کرتا ہے
 جو کہ اس کے لیے مخصوص ہے

میری آنکھ میں تو سب کچھ دیکھ رہا ہوں
 لیکن میں سمجھ نہیں رہا ہوں
 اس کا ہر ایک عضو ایک خاص کام کرتا ہے
 جو کہ اس کے لیے مخصوص ہے
 اس کا ہر ایک عضو ایک خاص کام کرتا ہے
 جو کہ اس کے لیے مخصوص ہے

اس کا ہر ایک عضو ایک خاص کام کرتا ہے
 جو کہ اس کے لیے مخصوص ہے
 اس کا ہر ایک عضو ایک خاص کام کرتا ہے
 جو کہ اس کے لیے مخصوص ہے

اس کا ہر ایک عضو ایک خاص کام کرتا ہے
 جو کہ اس کے لیے مخصوص ہے

اس کا ہر ایک عضو ایک خاص کام کرتا ہے
 جو کہ اس کے لیے مخصوص ہے
 اس کا ہر ایک عضو ایک خاص کام کرتا ہے
 جو کہ اس کے لیے مخصوص ہے

[illegible]

Handwritten text in Urdu script, likely from a manuscript or book.

و چون که در این راه بودی و در آن روزگار
که در آن روزگار بودی و در آن روزگار

ہر شاخ و سرنگون ہر گل کی بھالتوں سے
 رسوا و پیشی جی ہن اپنی ماتوں سے
 آوارہ غریب ہے اسنے مدتوں سے
 نامہ جو اسکو پہنچا اون بیڑتوں سے
 قاصد سے پہنچی معنی رو روانہ توں سے
 سبر و سا کچھ نہیں سکا یہ مونہ دیکھ لکھتے
 پیر تری قد کو تیشہ اوسو دیکھ یہ قیامت
 ملین گی اور سی جا کر جو اپنا سہلاست
 باعث ہی یہ کہ یار کے جانا تہہ بچ رہا
 جو وہ ہم تیری کو چہ باز باج رہا
 اس طرح دلف یار کو قد سے مل رہا
 جڑ بایں لگا لگا کی تو برسات بچ رہی
 دستار شیخ جی کی تو سو واکو بچ رہی
 کیا جاڑ انکھ تہی میں کس گٹھی لگا فی
 میں سو طرح کس کس بولی بٹھی لگا فی
 سستی کی تو ز ظالم تس پر دہری لگا فی
 تو نے پنہنج گندم اوسکی دہری لگا فی
 فریہول کر کسی نے منگو چڑھی لگا فی

کہ کیو اشر قو خاطر نالو کی تک ہمارے
 فندق چین میں کسی دیکھو ہے اگلین پر
 کعبہ اگر سجاوین تو کیوں چڑھیں گدی پر
 سو واد ملن کوچ کر گردش سوا لکے
 شوق زبان تک اپنی ہر شہر دیکھو ہولا
 کھولا اسی نو ہرگز ایک لفظ ہے نہ سمجھا
 نہ پہول اسی آری گیار کو تہہ سو محبت ہے
 اگر کسی ترکیبے سر و قدر کتا ہی تیرا
 نہ کیو پیو تیغ ہر اکیدم تہاری عشق کو گدڑی
 کہو خانہ قتل کر اور آپ پنج رہے
 یوسف کی کب تھی گرمی بازار ہندو
 جون بیل عشق چپو کی لپٹے ہوشخ پر
 ہر چشم سے چشم سے ہونیکو بار بار
 زنا ہنے اپنی جتہ کو ہونو دیا نہ ہضم
 و زات ہر یک نے میری جڑی لگا فی
 و کہہ چوٹ کا نہ میرے دلو گیا طیبو
 کہ تاننا خون ناحق یہ رنگ پان دل کا
 جو حسن مو تیو کی تول دن نون کی تھا
 تہہ عشق میں پیاری وہ زہر چوب گل ہن

حیات سوا

۲۹۵

ہر شاخ و سرنگون ہر گل کی بھالتوں سے
 رسوا و پیشی جی ہن اپنی ماتوں سے
 آوارہ غریب ہے اسنے مدتوں سے
 نامہ جو اسکو پہنچا اون بیڑتوں سے
 قاصد سے پہنچی معنی رو روانہ توں سے
 سبر و سا کچھ نہیں سکا یہ مونہ دیکھ لکھتے
 پیر تری قد کو تیشہ اوسو دیکھ یہ قیامت
 ملین گی اور سی جا کر جو اپنا سہلاست
 باعث ہی یہ کہ یار کے جانا تہہ بچ رہا
 جو وہ ہم تیری کو چہ باز باج رہا
 اس طرح دلف یار کو قد سے مل رہا
 جڑ بایں لگا لگا کی تو برسات بچ رہی
 دستار شیخ جی کی تو سو واکو بچ رہی
 کیا جاڑ انکھ تہی میں کس گٹھی لگا فی
 میں سو طرح کس کس بولی بٹھی لگا فی
 سستی کی تو ز ظالم تس پر دہری لگا فی
 تو نے پنہنج گندم اوسکی دہری لگا فی
 فریہول کر کسی نے منگو چڑھی لگا فی

ہر شاخ و سرنگون ہر گل کی بھالتوں سے
 رسوا و پیشی جی ہن اپنی ماتوں سے
 آوارہ غریب ہے اسنے مدتوں سے
 نامہ جو اسکو پہنچا اون بیڑتوں سے
 قاصد سے پہنچی معنی رو روانہ توں سے
 سبر و سا کچھ نہیں سکا یہ مونہ دیکھ لکھتے
 پیر تری قد کو تیشہ اوسو دیکھ یہ قیامت
 ملین گی اور سی جا کر جو اپنا سہلاست
 باعث ہی یہ کہ یار کے جانا تہہ بچ رہا
 جو وہ ہم تیری کو چہ باز باج رہا
 اس طرح دلف یار کو قد سے مل رہا
 جڑ بایں لگا لگا کی تو برسات بچ رہی
 دستار شیخ جی کی تو سو واکو بچ رہی
 کیا جاڑ انکھ تہی میں کس گٹھی لگا فی
 میں سو طرح کس کس بولی بٹھی لگا فی
 سستی کی تو ز ظالم تس پر دہری لگا فی
 تو نے پنہنج گندم اوسکی دہری لگا فی
 فریہول کر کسی نے منگو چڑھی لگا فی

میں نے غنیمت حاصل کی ہے کہ میں نے تم سے مل سکا ہے
 میں نے غنیمت حاصل کی ہے کہ میں نے تم سے مل سکا ہے
 میں نے غنیمت حاصل کی ہے کہ میں نے تم سے مل سکا ہے
 میں نے غنیمت حاصل کی ہے کہ میں نے تم سے مل سکا ہے

کر بن ہین در پہ تری شیم و برہن بخدا
 چنان سو کندن دل خست کار جو فریاد
 تن کہ ازین دل کیونکو تین کہا سوا
 بہار بڑ سپر جام یار گذری ہے
 شراب خلوت سے ہوتی نہیں فرو تہہ بن
 گدز میرا تری کو پہ مین گرہن تو نہو
 سمجھ کر قطع کراب پیر مین میرا خط
 نیز حرف شکایت کا دیکھتی ہی تھے
 باعتبار شکم شینما کو دو رخ سے کے
 کہے سے تری در پہ انظر اب سیم
 تیری گلی کو گذر تا ہوں اسطرح ظالم
 مین وہ نہیں کہ کوئی مجھ کے ہو بدنام
 بھی تو دیکھ کر خوش فرزند شو واکا
 یہ آدمی جو کہ مر رہا ہے پری جو سنگ
 اس وکی قف آدمی کب شعلہ بر آوے
 ملک مانع سو چاتی کو میرک جابو بیا
 وی شکوی کر رخصت ہو بہن شرم مت
 یہاں تک نہ دل آزار غلامی ہو جو کوئی
 سینو نکو دلو نشو تو نہ خال کراب اتنا

تو کو سن داتا تری میان خلعتی ہی
 و گردہ کوہ کنی ترورہ آزمائی ہے
 یہ آگ پانی مین کس سحر سی ہیا پی ہے
 نسیم تیسے چپاتی کر پار گذری ہے
 گلوی خشک سو قف آبدار گذری ہے
 میری خیال مین تو لاکھ بار گذری ہے
 نظر سی چاک کر میان تار تار گذری ہے
 زبان پہ شکر ہو بے اختیار گذری ہے
 ہمیشہ فکر مین میسل ہنہار گذری ہے
 کہ اس جہان سو کوئی خاکسار گذری ہے
 کہ جیسے ریت سو پانی کو دار گذری ہے
 سجاؤ کیا تری خاطر مین یار گذری ہے
 اسی ہر سوچ مین فصل بہار گذری ہے
 کہ باوند سو کو مبار گذری ہے
 سبلی کو دم سہرہ سو جیکے حذر آوے
 ہر تش کے تین قدرت خالق نظر آوے
 غنچہ کو طرح مگر ہو نہ تنگ جلاوے
 فکر کو سو مند سو صفت مشیر مین دلاوے
 دڑتا ہوں نہ چاتی کسی سبیل کی پلاوے

میں نے غنیمت حاصل کی ہے کہ میں نے تم سے مل سکا ہے
 میں نے غنیمت حاصل کی ہے کہ میں نے تم سے مل سکا ہے
 میں نے غنیمت حاصل کی ہے کہ میں نے تم سے مل سکا ہے
 میں نے غنیمت حاصل کی ہے کہ میں نے تم سے مل سکا ہے

۲۹۷
 حیات سودا

میں نے غنیمت حاصل کی ہے کہ میں نے تم سے مل سکا ہے
 میں نے غنیمت حاصل کی ہے کہ میں نے تم سے مل سکا ہے
 میں نے غنیمت حاصل کی ہے کہ میں نے تم سے مل سکا ہے
 میں نے غنیمت حاصل کی ہے کہ میں نے تم سے مل سکا ہے

میں نے غنیمت حاصل کی ہے کہ میں نے تم سے مل سکا ہے
 میں نے غنیمت حاصل کی ہے کہ میں نے تم سے مل سکا ہے
 میں نے غنیمت حاصل کی ہے کہ میں نے تم سے مل سکا ہے
 میں نے غنیمت حاصل کی ہے کہ میں نے تم سے مل سکا ہے

سینہ کی تیرگی سے جو ہو وہی نکلیا
 تین داد ستاد میل دیکھی نہ زمانہ کے
 دمی داد میری دلی سوزن کہ جب آہن کا
 سو داسے کما میں لڑکھ سیرگستاخین
 سنتے ہی غرض اس کے یہ شعر پڑھا اوانے
 کہنے تو لگا ہی دل جون غنچہ ہلایا
 سینہ کو رستہ نکلتے گ تیری لوڑ سے
 آیا ہونگ دامن زلفوں کی مرغ دل
 جہدم و دہنم سوار ہووے
 جو اوہٹہ نہ کے تری گلے سے
 محکم تو رواق بن کے ہے
 وہ قصہ تو چاہت اہن میں
 وسعت میرے سینہ چم اسی دہر
 سوزن کی نہ جیب لیجو منت
 شبنم سے بہری ہے ساغر گل
 پانی مہین دیتے اس کو ظالم
 تاسخ تو قسم ہے دہر
 کہنے ہے کوئی بھی تیغ پارے
 کرن زخون میں زخم ہے کہ عینک

کافہ کی تین گل شبنم نہ کہو بہر
 خاتمہ لیلیان سی چوٹی کی تین پر
 رشتے کی گرفتاری سوراخ جگر کے
 یہ وقت خموشی ہی ظالم غزلی فردے
 جس شعر کا ہر صر آہ دل پر درے
 لیکن نہ صبا تجھ کو کا ہے بدم سرے
 آنکھوں کی ہر ایک صفحہ محشر کو مڑے
 سہرا قدم سی وار کے صدقین چوڑے
 تہا صید حرم شکار ہووے
 رہنے دمی کہ تا عبا ہووے
 گو عمر کہ پائدار ہووے
 جس میں گل و گلف زار ہووے
 ملک دلی شگفتہ وار ہووے
 یون پھٹو کہ تار تار ہووے
 گردون تو خراب و خواہ ہووے
 بوز خسی پیشا ہووے
 اپنا کہو اختیار ہووے
 جہد کہ جب آبدار ہووے
 چھاتی کے نہ دار پار ہووے

سینہ کی تیرگی سے جو ہو وہی نکلیا
 تین داد ستاد میل دیکھی نہ زمانہ کے
 دمی داد میری دلی سوزن کہ جب آہن کا
 سو داسے کما میں لڑکھ سیرگستاخین
 سنتے ہی غرض اس کے یہ شعر پڑھا اوانے
 کہنے تو لگا ہی دل جون غنچہ ہلایا
 سینہ کو رستہ نکلتے گ تیری لوڑ سے
 آیا ہونگ دامن زلفوں کی مرغ دل
 جہدم و دہنم سوار ہووے
 جو اوہٹہ نہ کے تری گلے سے
 محکم تو رواق بن کے ہے
 وہ قصہ تو چاہت اہن میں
 وسعت میرے سینہ چم اسی دہر
 سوزن کی نہ جیب لیجو منت
 شبنم سے بہری ہے ساغر گل
 پانی مہین دیتے اس کو ظالم
 تاسخ تو قسم ہے دہر
 کہنے ہے کوئی بھی تیغ پارے
 کرن زخون میں زخم ہے کہ عینک

سینہ کی تیرگی سے جو ہو وہی نکلیا
 تین داد ستاد میل دیکھی نہ زمانہ کے
 دمی داد میری دلی سوزن کہ جب آہن کا
 سو داسے کما میں لڑکھ سیرگستاخین
 سنتے ہی غرض اس کے یہ شعر پڑھا اوانے
 کہنے تو لگا ہی دل جون غنچہ ہلایا
 سینہ کو رستہ نکلتے گ تیری لوڑ سے
 آیا ہونگ دامن زلفوں کی مرغ دل
 جہدم و دہنم سوار ہووے
 جو اوہٹہ نہ کے تری گلے سے
 محکم تو رواق بن کے ہے
 وہ قصہ تو چاہت اہن میں
 وسعت میرے سینہ چم اسی دہر
 سوزن کی نہ جیب لیجو منت
 شبنم سے بہری ہے ساغر گل
 پانی مہین دیتے اس کو ظالم
 تاسخ تو قسم ہے دہر
 کہنے ہے کوئی بھی تیغ پارے
 کرن زخون میں زخم ہے کہ عینک

سینہ کی تیرگی سے جو ہو وہی نکلیا
 تین داد ستاد میل دیکھی نہ زمانہ کے
 دمی داد میری دلی سوزن کہ جب آہن کا
 سو داسے کما میں لڑکھ سیرگستاخین
 سنتے ہی غرض اس کے یہ شعر پڑھا اوانے
 کہنے تو لگا ہی دل جون غنچہ ہلایا
 سینہ کو رستہ نکلتے گ تیری لوڑ سے
 آیا ہونگ دامن زلفوں کی مرغ دل
 جہدم و دہنم سوار ہووے
 جو اوہٹہ نہ کے تری گلے سے
 محکم تو رواق بن کے ہے
 وہ قصہ تو چاہت اہن میں
 وسعت میرے سینہ چم اسی دہر
 سوزن کی نہ جیب لیجو منت
 شبنم سے بہری ہے ساغر گل
 پانی مہین دیتے اس کو ظالم
 تاسخ تو قسم ہے دہر
 کہنے ہے کوئی بھی تیغ پارے
 کرن زخون میں زخم ہے کہ عینک

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیگریمثلکاستقلندربین اسپیدمنیون کی
تترختراندکی کافر بادوین جب پتھرین

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

پیشہ سے جو بہت ہون میں کہ
 زمین لاؤں نظر میں غافلین
 کہ وقت لے کر میں تیرا روز
 زور دے علی کہ کسٹھا
 حشمت و جاہ سے جو پس لیا
 کہتے ان بنام ادب کے
 پیشہ کی حقیقت وہ ان سے جو ان
 کہہ پاس کہ اگر دستہ جو ان
 کہتے بادشاہ سے کہ کوئی
 کہ کہ بادشاہ سے کہ کوئی

<p>حسرت سوز دہول و ہتپاڑتا ہر شاعری پر گر شاعری یہی ہو دہلین تو کیا بلبل کین جون بیت چار پارا ہو گی کون او کو یوں کون کہی ہو اپنی سو وا کے آلت پر صحبت برآ دہی کس طرح او کی مجھے</p>	<p>یہاں تک کہ فخر اپن کرتا ہے یہ بلکلا پاپوشین کہ اکسو سیو میڑا اسی گاہ کلا ہو گا سرین پہ او کی جیسا عروں کا ہلا انگشت مین پنہاوی جی طرح کو ی چلا چلا سی گانڈ او سکی آلت ہی میلر بلا</p>
--	--

ہجو فدوی متوطن پنجاب

بگو بگو وادی کن یک گنذی بر کمان وند
 مروت کند آن کی بن انگسان مین چه است که اکثر
 بگو کلم نال تینک اوسک ده کمری مخلصیه اگر مینو
 یکل شکو کما نوسانو کبیرین اوسک روی میرا و
 و اوسک گریوچر نیکو سیک نال اوسک پری نسبت اوسک
 سوکده کما لپو و دیرین بن باده و کمان نال اوسک
 سبب نین و کده و دی و بادا و قشون با و چمدون

قطعه که در سوالی و شاه و جواب درویش گوشه‌بین بی‌بر واکه ترک دنیا کرده

یوں سناتا ہے کہ خسر و ایک عصر دیکھا درویش کو جو خسر و نے روکیے آخرت کو بیٹھا تھا دست مطلب کو کہنچم عالم سے بادشہ نے کیا جب اس کو سلام	ایک درویش کے گیا اتنا گھبرا آیا اس حال میں دو اس کو نظر پشت وینامی وہ ن طہر و دیکر پا در لڑ اپنے پوریا اوپر سری سا ہوا وہ دست بسر
---	---

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

تصنیف سعید و اسرار
 در بیان حقایق و اسرار
 در بیان حقایق و اسرار
 در بیان حقایق و اسرار

قطعه عامل خیر باد

مضمونین جو کوئی ہے مقرر باغیان	کرے ہے لطف و کرم مجید وہ بختون
کوئی قلم سر کوئی مانتہ سر کوئی زبان	میں چاہتا ہوں تری ذات سے ہی حسن
خدا کی واسطے ہاں ہلکی ہلکی ایوان	مرا بخیہ تو امید نیت شہر مرسان

قطعه عامل شادی

اہل تنجیم جانشک میں اب افاق کچھ	اس بیاہ آپس میں یہ کرتے ہیں بین
امن و آمان سو گزرے بھمان عالم کو	و لوگو چاہے آرام ہو جانو کو چین
ہر یقین ہلکوی عیش سے ہو کر سر خوش	شاد کامی میں سدا غلق رہی دل مرین
سب دگی میں وہ اب اپنی کرتے ہیں عرض	دینے ہلکویہ نوید اسکے ہو فیض العین
پایا اس جیاد کی ہم دیکھ کر سال تاریخ	مہر اور راہ سے یہ ایک قرآن السعدین

قطعه

ست سب میں می طرب سے آج	بے نشہ خورے کا ہر سر میں
خوشدلی ایک سے میں پاتا ہوں	ہم عزیز و عزیز پرور میں
رقص اور راگ و رنگ شام سحر	مجلس مست و اور کتہ میں
فسق و بخشش کا وہاں نہیں ہرگز	وڑوہ و مرجان لعل و گوہر میں
زن و مرد آج سب بروئے زمین	سر سے تا پای زچہ و وزیر میں
تہنیت اب حسن رضا خان کو	کیونکہ ہنود سے تمام کشور میں
وہ عروس اپنی سے جو ہم آغوش	ہو کے بیٹھا سنجوٹ دی گھر میں
بول اوٹھا ہاتھ از سر شادی	ہے یہ نہ آفتاب کے برین

تصنیف سعید و اسرار
 در بیان حقایق و اسرار
 در بیان حقایق و اسرار
 در بیان حقایق و اسرار

تصنیف سعید و اسرار
 در بیان حقایق و اسرار
 در بیان حقایق و اسرار
 در بیان حقایق و اسرار

تصنیف سعید و اسرار
 در بیان حقایق و اسرار
 در بیان حقایق و اسرار
 در بیان حقایق و اسرار

تصنیف سعید و اسرار
 در بیان حقایق و اسرار
 در بیان حقایق و اسرار
 در بیان حقایق و اسرار

قطر تعریف چاه
 اب این را بنویس آب چاه
 در این زمین مشهور است
 که در این زمین مشهور است
 که در این زمین مشهور است

چشمه که از صفت آب او
 چشمه که از صفت آب او
 چشمه که از صفت آب او

این صورت است آب و لبی کا
 قنن بین فصل کے بچہ پر ہی کا
 مہداتے تحریر کے سامری کا
 کرشمہ او کے چشمہ ابہری کا
 کہ کو یکا مہت یہ زرگری کا
 بیان مطلوب متا کل جوسے کا
 کہتے صناع ہر یک بنے زر کا
 تماشای ہونچہ پوہ لچہ کا
 دیکھایا سمجھتے ہونچہ ہری کا
 اشما باطنے دلف ہری کا
 کہ مہر قنقہ کبک درے کا
 جان میں وہ جو ہی رشک انوری کا
 ہوا ہے وصل ماہ و شتری کا

چلے بے جام باقی سے پیالے
 جہکادی ہے زمرہ کی مہر احمی
 کروں تعریف کیا اہل طرب کی
 لٹا دیو پل میں رقاص خلک کو
 بناتے پھول آبش کی ایسی
 مکی و مان شہر فی حقہون کے اوپر
 تو نگراؤں ہی بیان تک ہو گئی خلق
 یہی کہتا ہے پیوہ کے ہر دم
 خوشی سے نازنی پر ہو کے کاروار
 غرض امتنا رواج آفاق میں ہے
 کری ہے سنگ بین یونش قنقل
 جب اس شاد کو اوس شاعر نوذ کیا
 کے احرہ بیان صاحب یہ تاریخ

قطر بیان و صفت گنگا کو شریست
 قطر بیان و صفت گنگا کو شریست
 قطر بیان و صفت گنگا کو شریست

۳۱۴

چنانچہ گلشن فردوس ہم لوی زرد
 خوشی رسید کہ اور اس درمی
 گلشن تو آتے گزند دی زرد

کلیت راست مہاراجہ سائنس لستانی
 چو امر گشت مرا ہر سال تاریخش
 سرحد دی ہمارش بریدیم و غنیمت

قطر صفت گنگا کو شریست
 قطر صفت گنگا کو شریست
 قطر صفت گنگا کو شریست

قطر تعریف چاه
 ہند از مسک آصف الدولہ
 آنگہ در ہند انحرث اقول بہت

چشمہ کہ از صفت آب او
 چشمہ کہ از صفت آب او
 چشمہ کہ از صفت آب او

[illegible]

مسجد نور برائے صوت و صلوات گفت سوار بحسب ایائش سیرت و درازین خجسته سر	ساخت چون مولوے فضل عظیم سال تاریخ او بذہن سلیم ان نڈا مقام امرام
---	--

قطر			
-----	--	--	--

کما کلام پہ سو دواست ایک عاقل نے
 کیا جو سحر بہ ادن دوست کو بد پایا
 چکھا او نہون کر جو اسی یاد دوستی کا شہد
 بغیر نخل و حسد پا ہی کوئی مذکور
 مین او نسو ملے ذان اختیار عزت کر
 تجھے بھی راہ نصیحت کی مین یہ کتابوں
 وہ آدمی ہے بہت دور آدمیت سے
 وہ آشنا بہن جان مین کا امتحان کہہ
 یہ سنکے اس گھا مبرا کے سو دے
 پہلے بڑی کی تجھے امتحان ہی کیا کام

کسو سے ربط کوئی زیر آسمان نکرے
 بدی کا جن پر سیطرہ دل گمان نکرے
 وقح کلام کو زہر دشمنان نکرے
 او نہون کا مہر و مروت کو در میان کرے
 دو چار امنوں کے خدا محکوم در جہان نکرے
 کہ تو بھی ربط کہو با منافقان نکرے
 جو گوش دل سب و حرف عاقلان نکرے
 زبان مبین کہ وہ لعن ان پہ ہر زمان نکرے
 شکایت اتنی کسو کی کوئی بیان نکرے
 پیش کر کہ کوئی تجھ کا امتحان نکرے

<p>مین ایک فارسی دان سو کہا کہ اب مجھ کو جو آپ کیجیے اصلاح شعر کی میری ہے اور زیر فلک ذات میرزا فاخر کو کب اور مہزون کو میرا اصلاح کا کسو کو داغ</p>	<p>ہوئی ہر بندش اشعار فرس و ہنرین چنانچہ غلطی تو محاورہ میں کمین سلامت او کو کہ حق سدا پرورین قبول کب کرے او کی متانت و نگین</p>
---	---

قلم افشان کاره گیانت بهر م
 قطعه و شکست تو را ضابطه خن
 مکتب استغنی یار و متفکر
 قلم افشان کاره گیانت بهر م

ایک جو دو کڑی نوشہ کرے پیار	دو کڑے تو پت رکھے تو کلونتی نار
پیہلی سپر	
سیام برن ایک دیکھی نار	پانو دو اور آنکھین چار
اپنے کر بت ایسی کرے	جو پنی کے دے اپھی مرے
پیہلی زکس	
تیا ایک سبھا کے بیچ	روپا سونا واکی اسیں
سینا بیسے واسکے پانو	چیری جیسا واسکا نانو
پیہلی بورانی	
آدھی بو بوساری رانی	جو بو بھے سو بڑا کیانی
پیہلی مسی	
زرناری پھان کوئی کوئی بنا لگا کر تھوڑین	لوہر کو وہ نار بنایا بنو کر وہ کتھوڑین
پیہلی ارگجا	
اوتا ار نار سارا تھی	جن دیکھا اون لایا چساتی
پیہلی شمع	
سرطرافتیش کا اور گوری سن گات	کھڑی کھڑی رنجو ہنسو اور کتھوڑین
پیہلی گلگیر	
کال پھولاسے لینا کے	جب سبھ گھولے سر کو کاٹے
پیہلی شمع	
چستہ چوکی پر بیٹھے رانی	سہ پر آگ بدن پر پائے

پہیلی عینک
 ایک نار دیکھی اور دیکھی
 ایک نار دیکھی اور دیکھی
 ایک نار دیکھی اور دیکھی

پہیلی دھوتی

ایک نار دیکھی اور دیکھی
 ایک نار دیکھی اور دیکھی
 ایک نار دیکھی اور دیکھی

پہیلی آئینہ

ایک نار دیکھی اور دیکھی
 ایک نار دیکھی اور دیکھی
 ایک نار دیکھی اور دیکھی

پہیلی عینک

ایک نار دیکھی اور دیکھی
 ایک نار دیکھی اور دیکھی
 ایک نار دیکھی اور دیکھی

پہیلی قبیلہ

ایک نار دیکھی اور دیکھی
 ایک نار دیکھی اور دیکھی
 ایک نار دیکھی اور دیکھی

پہیلی

ایک نار دیکھی اور دیکھی
 ایک نار دیکھی اور دیکھی
 ایک نار دیکھی اور دیکھی

پہیلی

ایک نار دیکھی اور دیکھی
 ایک نار دیکھی اور دیکھی
 ایک نار دیکھی اور دیکھی

پہیلی عینک
 ایک نار دیکھی اور دیکھی
 ایک نار دیکھی اور دیکھی
 ایک نار دیکھی اور دیکھی

پہیلی عینک
 ایک نار دیکھی اور دیکھی
 ایک نار دیکھی اور دیکھی
 ایک نار دیکھی اور دیکھی

سولے ایک مادہ نہ بنی لگا
 عمر باقی تھی منہ پانی شفا
 آخر کار اس مریض کے بھی
 ریم سوزاک پھر تو شیر
 سن تو کنگ اسی نصف انسان نصف خر
 قتل حرمت پر خدا کے خلق کے
 ریزہ چین جس کے ہنہ نوحوان کا
 رات دن پھر تا پھر ہوا اے لعین
 بیش و کم تجھ میں نہ کیا عقل جوت
 گھر سے اپنے کہا کے جاو جو کربلا
 عقل کستی ہی کہ کس کسی پر نہ کہا
 ظاہر تو اس گدی کے پیٹ میں
 تھا خیال او کو قصبہ الشور کا
 سید ای سیر مثلت آپ کو
 ریم سوزاک پھر تو شیر
 مال سر سے ہے تیرا لگانا پرے
 دخل ملک صورت پر کو بھی تو دے
 لعن جیسی سر پر کرتے ہیں ملام
 مال پر بیکار دے ہو مردان

ہر قسم اس شیر کا ایک ہر کی ہام
 پھر ہوا سوزاک جو مہ احتلام
 وہ جو مادہ حشر تھی اسکے آتی کام
 رحم مادر میں اولٹ نکلا ہو میر
 بننے کیا سید بنین دیکھے مگر
 کب کہ سید بن باندہ ہی بنے مگر
 جو کہ اس اسکی سرشام و حشر
 اسکی اوکے گھر میں اوکے اس کے گھر
 نطفے کی ترکیب کا ہے یہ اثر
 ماتی ہے مانگے ہے اتنی ماحضر
 من کہتا ہے کہ نیسے سے نڈر
 سبکداری ٹھہر کا تھا ای ہرج و مرج
 اس سبب سے ہے نئے جوع اہجر
 کہتا اٹا ہو کے بے خون و خطر
 رحم مادر میں اولٹ نکلا ہو میر

کلمات سودا
 ۳۲۴
 ہر قسم اس شیر کا ایک ہر کی ہام
 پھر ہوا سوزاک جو مہ احتلام
 وہ جو مادہ حشر تھی اسکے آتی کام
 رحم مادر میں اولٹ نکلا ہو میر
 بننے کیا سید بنین دیکھے مگر
 کب کہ سید بن باندہ ہی بنے مگر
 جو کہ اس اسکی سرشام و حشر
 اسکی اوکے گھر میں اوکے اس کے گھر
 نطفے کی ترکیب کا ہے یہ اثر
 ماتی ہے مانگے ہے اتنی ماحضر
 من کہتا ہے کہ نیسے سے نڈر
 سبکداری ٹھہر کا تھا ای ہرج و مرج
 اس سبب سے ہے نئے جوع اہجر
 کہتا اٹا ہو کے بے خون و خطر
 رحم مادر میں اولٹ نکلا ہو میر

ہر قسم اس شیر کا ایک ہر کی ہام
 پھر ہوا سوزاک جو مہ احتلام
 وہ جو مادہ حشر تھی اسکے آتی کام
 رحم مادر میں اولٹ نکلا ہو میر
 بننے کیا سید بنین دیکھے مگر
 کب کہ سید بن باندہ ہی بنے مگر
 جو کہ اس اسکی سرشام و حشر
 اسکی اوکے گھر میں اوکے اس کے گھر
 نطفے کی ترکیب کا ہے یہ اثر
 ماتی ہے مانگے ہے اتنی ماحضر
 من کہتا ہے کہ نیسے سے نڈر
 سبکداری ٹھہر کا تھا ای ہرج و مرج
 اس سبب سے ہے نئے جوع اہجر
 کہتا اٹا ہو کے بے خون و خطر
 رحم مادر میں اولٹ نکلا ہو میر

جو کرتا ہوں تو ان افسانہ کی
 کونسا سید بنا ہے سخر
 یک نشان تہمین بنین لگا کر جو
 نسل میں اوکے گئے ہے آپکو
 پر وہ جانے ہیں جنکا سبب
 ریم سوزاک پیر ہے تو شیر
 او سلا جہی کو بھی کشد امی لیم
 سوزی کے مہلج کا ایک کتاب ہے تو
 کہہ تو کس سید کو بر بوسے طعام
 کونسا سید بنا عاشورے میں
 فی الحقیقت ہے تو مہلک مہلکا
 وہ تو ہے مہلک مہلکی ہیں تہمین غیر
 سید کی گئے تو آپ کون
 ہے وہی سید کہ جو پشتیں سے
 بر غلاف اسکے سوا تیغ زبان
 اس محل پر تو کو سید ہوں میں
 ریم سوزاک پر رہی تو شیر
 گر تو ہوا کہ بنے اسے سخر
 جو تو سید ہو تو دیون تہ
 وہ جو ہیں مت ساز زیر آسمان
 گھر گھر بہر خیر و تر منان
 روز محشر میں خفیض النرجان
 کچھ ہی تہمین مقل ہے اور قتل
 ڈر خدا سے تو کمان اور وہ کمان
 رحم مادر میں اولٹ کلا ہو میر
 کہتے ہیں سید کہ جس کا گھر ہو نیم
 گو تہمین ہے سہجین سید نانیہ
 گھر گھر دو شاتی پرتی ہے نیم
 تہمین سوا عارث بہ شتاب سلیم
 پر تو تہمین تہ جو ہو ذہن سلیم
 تو ہنادی او کو جب کا ہو نیم
 سر و سہا ہے مگر نازیم
 تا بہر خیر گنا جا دے کریم
 دل غلامی کا کرے ہے تو وہ نیم
 لعنت ای ہر دے جب نیم مقیم
 رحم مادر میں اولٹ کلا ہو میر
 سو منوں کے جو ناحق کیوں کرے
 خمس کے پیسے تو ہیں گھر میں دہرے

جو کرتا ہوں تو ان افسانہ کی
 کونسا سید بنا ہے سخر
 یک نشان تہمین بنین لگا کر جو
 نسل میں اوکے گئے ہے آپکو
 پر وہ جانے ہیں جنکا سبب
 ریم سوزاک پیر ہے تو شیر
 او سلا جہی کو بھی کشد امی لیم
 سوزی کے مہلج کا ایک کتاب ہے تو
 کہہ تو کس سید کو بر بوسے طعام
 کونسا سید بنا عاشورے میں
 فی الحقیقت ہے تو مہلک مہلکا
 وہ تو ہے مہلک مہلکی ہیں تہمین غیر
 سید کی گئے تو آپ کون
 ہے وہی سید کہ جو پشتیں سے
 بر غلاف اسکے سوا تیغ زبان
 اس محل پر تو کو سید ہوں میں
 ریم سوزاک پر رہی تو شیر
 گر تو ہوا کہ بنے اسے سخر
 جو تو سید ہو تو دیون تہ

جو کرتا ہوں تو ان افسانہ کی
 کونسا سید بنا ہے سخر
 یک نشان تہمین بنین لگا کر جو
 نسل میں اوکے گئے ہے آپکو
 پر وہ جانے ہیں جنکا سبب
 ریم سوزاک پیر ہے تو شیر
 او سلا جہی کو بھی کشد امی لیم
 سوزی کے مہلج کا ایک کتاب ہے تو
 کہہ تو کس سید کو بر بوسے طعام
 کونسا سید بنا عاشورے میں
 فی الحقیقت ہے تو مہلک مہلکا
 وہ تو ہے مہلک مہلکی ہیں تہمین غیر
 سید کی گئے تو آپ کون
 ہے وہی سید کہ جو پشتیں سے
 بر غلاف اسکے سوا تیغ زبان
 اس محل پر تو کو سید ہوں میں
 ریم سوزاک پر رہی تو شیر
 گر تو ہوا کہ بنے اسے سخر
 جو تو سید ہو تو دیون تہ

جو کرتا ہوں تو ان افسانہ کی
 کونسا سید بنا ہے سخر
 یک نشان تہمین بنین لگا کر جو
 نسل میں اوکے گئے ہے آپکو
 پر وہ جانے ہیں جنکا سبب
 ریم سوزاک پیر ہے تو شیر
 او سلا جہی کو بھی کشد امی لیم
 سوزی کے مہلج کا ایک کتاب ہے تو
 کہہ تو کس سید کو بر بوسے طعام
 کونسا سید بنا عاشورے میں
 فی الحقیقت ہے تو مہلک مہلکا
 وہ تو ہے مہلک مہلکی ہیں تہمین غیر
 سید کی گئے تو آپ کون
 ہے وہی سید کہ جو پشتیں سے
 بر غلاف اسکے سوا تیغ زبان
 اس محل پر تو کو سید ہوں میں
 ریم سوزاک پر رہی تو شیر
 گر تو ہوا کہ بنے اسے سخر
 جو تو سید ہو تو دیون تہ

جو کرتا ہوں تو ان افسانہ کی
 کونسا سید بنا ہے سخر
 یک نشان تہمین بنین لگا کر جو
 نسل میں اوکے گئے ہے آپکو
 پر وہ جانے ہیں جنکا سبب
 ریم سوزاک پیر ہے تو شیر
 او سلا جہی کو بھی کشد امی لیم
 سوزی کے مہلج کا ایک کتاب ہے تو
 کہہ تو کس سید کو بر بوسے طعام
 کونسا سید بنا عاشورے میں
 فی الحقیقت ہے تو مہلک مہلکا
 وہ تو ہے مہلک مہلکی ہیں تہمین غیر
 سید کی گئے تو آپ کون
 ہے وہی سید کہ جو پشتیں سے
 بر غلاف اسکے سوا تیغ زبان
 اس محل پر تو کو سید ہوں میں
 ریم سوزاک پر رہی تو شیر
 گر تو ہوا کہ بنے اسے سخر
 جو تو سید ہو تو دیون تہ

و

کاش اب
تجدید عزت میں کیا
تیری عزت کی میری ہی مدد میں
سازا بادشاہِ ابدل میرا بیٹا
یاد و مہر تاجِ سعادت
کیون دلا میں نہرِ کبریا
جو فاکن سے دل میں تیرا
دردِ زلفت ہو تو رانِ آسان
اس قدر مست ہو تو رانِ آسان
دیکھ کہ تو پوگا پشیمان
سجے کسے کسے

۲۲۷

کیون تو ایستادی مری جان تو گستاخا
ایک کادی تو دلا با خود با جان
کس کو دست نہیں کی تو کی جان
تو کو اوس شخص کی مٹانہ پر اس
مست میں کی جو بیٹے کی
کے اکون کا

چون روی دل که تو میبانی ز یاد گشتن
بازی میبانی تو میبانی ز یاد گشتن

کتابخانه ملی ایران

۳۲۸

کچھ ناز و گداز نہ کرنا
 نہ ہر کام میں ہر وقت
 نہ ہر کام میں ہر وقت
 نہ ہر کام میں ہر وقت

باندھنا لٹھی دستار سکھایا ہے رکھ کے جہد کو بچے بانٹا بنایا ہے شوخی و ناز کے طرزوں سے بنایا ہے ایں کویم کہ مران دست تو گشتہ در شین	سنگ جا کو ترے برین کھایا ہے اکڑ چلنے کو بچے سب سے بنایا ہے ہاتھ اپنے سے غرض تجھ کو گنویا ہے کوڑہ خویش مثل ست کی یہ پیش
اتو کھتے ہن حریفان دغا باز ہم ہو گا معلوم کالو گے جو خط انکر کا ام پہر تو رسوا کرینگے ملکہ ہمیں خالص عام نران بنیدیش کم از کروہ پشیمان پائے	ای میان مٹی کی محبت کے تری ہمیں عام سب چلے جائینگے آخر یہ ہمیں گنہگار دیکھ اب بھی سمجھ ای یا نہ کر ایسا کام جمع تاج جمع نباشی تو پریشان پائے
کاشکے بچے مرے مہر کے سنے ٹوٹیں غنیر سے ملے کہو، جھوٹے جو چوہیں کب تلک زہر کے گھونٹو کو پہلا ہم کر آنقدر زندگی خویشی مراد شوہر است	تب تو اسے یار جلے دل کے پہرے ہم ترے سنے رہیں غیر مزے یوں کوٹیں مار بھی دیا لو بلا سے تو بلا سے چوہیں گر تو ناحق کہتے حق تو برین پائے
کیا کوئی تجھ سے سارے یار تھا دنیا میں کیا کسو کو کسو سے پیار تھا دنیا میں عشق سے کسو سرو کار تھا دنیا میں ہیکس مجھ میں از دست کنی از شد	کیا کوئی اور طرح دار تھا دنیا میں کیا کھیں اور گرفتار تھا دنیا میں یکہ ستم اور پر زہار تھا دنیا میں خوار و رسوا سر کوچہ و بازار تھا
دل مرا سہمہ منط سنگ تم سے ہر چور اسی میان دیکھتے بہاویکا خدا کو یہ غور ہاتھ تیرے کدھر جاؤں پڑا ہوں مجبور	تو بھی آنکھوں میں تری یار ہمیں غور کیا کروں ہاں زمین سخت خلک کیا دور دیکھ بتیاب مجھے حسن پرست ہو غور

کچھ ناز و گداز نہ کرنا
 نہ ہر کام میں ہر وقت
 نہ ہر کام میں ہر وقت
 نہ ہر کام میں ہر وقت

۳۲۹
 دیو سدا

کچھ ناز و گداز نہ کرنا
 نہ ہر کام میں ہر وقت
 نہ ہر کام میں ہر وقت
 نہ ہر کام میں ہر وقت

کچھ ناز و گداز نہ کرنا
 نہ ہر کام میں ہر وقت
 نہ ہر کام میں ہر وقت
 نہ ہر کام میں ہر وقت

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶

تاریخ اسلام

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

تبرکات و فضائل حضرت علی (ع)

پیشکش از گوی خرابات گداز و گداز

مختصر

وہ کون سی گھڑی تھی جب میں لگن لگائی
اور وصل مانگتا ہرچی مجھے مونہہ دکھاتے

تن چو پڑے ہندین ہر کیش تب جدا
من شمع جان گدازم تو صبح دلکش

سوزم گرت	
----------	--

بسم میر محمد علی خان

دور سے تیری پہکوی آفتاب عالم
جس دم تو مونہ دکھاوی تو ہوں قیام

روتی ہی رو تو گدیری اتین مثال شبنم
تزو یک غنیمت دور آسینا کج گفتہ

بسمه تعالی

و از منی طاقت جدا

مجلس	
------	--

مختصین عن الہی خیر و

مشخج تو نابود و هو ی یا ترا پیدا فرست
کام کیا ہی مجھ کو کو ہون اہل بیت پیدا فرست

مٹکدہ دیران ہو یا برہمن کیا فریست
کانت عرش مقم سلمانی مراد تکراریت

هرگ من	
--------	--

اگرشته حاجت زمار

یہی مرض الموت تھا قسمت میں بھی نصیب

حاصلِ سبق پر لکھنے کیلئے میر نے مین ملتا حبیب

ایک دم کو حجابی ویگا گھر گریز

از سربلین من برخیز و نادان طیب

درمید عشق	
-----------	--

را دار و بجزو نیست

عاشقوں کی روشنی کچھ اور ہی ہوتی ہے وہیں
میں سچے کھتا تھا ظالم کہ اگر بات سن

دیکھو ہم سب کو ہیں سخت دل اگر غصہ پہ چون
ابر را بادیدہ گریان من نسبت کمون

نسبت بازنده	
-------------	--

دارد و ملی خونبار است

اس قدر گہرا کے جینے سے نکرا نکار عشق
آج چھوڑے یہہ اگر نریو تیر گنار عشق

کوئی سہی جیتا سنا تو تین کہیں یا عاشق
شاد باش ایدل کہ فردا بریلہ از عشق

۳۳۳
فہیات سودا

[illegible][illegible]

کتابخانه عمومی

<p>کلمہ ہر حرف ایک ایک شہید ہے کلمہ ہر حرف ایک ایک شہید ہے کلمہ ہر حرف ایک ایک شہید ہے</p>	
<p>از ہر چہ سرورہ دستا خوش شستی</p>	<p>بیان تیرا سے یارند کیا کہہ پوسک</p>
<p>ہو عہد تیرا مے وفا غم سے اوسدم</p>	<p>اس غمہ غلامی سے بگریون کر غم</p>
<p>برخاست ز دل نالہ ویدوش قدام</p>	<p>باغیر جوابی وندہ فراموش شستی</p>
<p>دید انجی گو ہر مے کا فون مین پرویا</p>	<p>ویدار کا شوق انجیر سے چشم سے گویا</p>
<p>شاد ایم ز دیدار بہ پیغام کو گویا</p>	<p>پیغام ہرون کا ہون ترخا دیون جو یا</p>
<p>برخاستی اندویدہ دور گوش شستی</p>	<p>صاحب سے ہے اشار کاہ ایک شاخوان</p>
<p>کتے چینی سی کے تین ہر دوز بانان</p>	<p>نیشہ و ابو افضل کو ملو ملی کہین نادان</p>
<p>از ہر شش رچو وند کیمن ہر زور پان</p>	<p>خیرست ہر امن جہ پیوش شستی</p>
<p>بیدل رخن ہنری ناصر علی کردار</p>	<p>شوکت جو کہ تر ہے بنجا کا سو و مان</p>
<p>شور رخن وزانے باندہت درین باغ</p>	<p>تکلیف نے کیا تیری چون لائے پروان</p>
<p>ای بلبل خوش گویہ تو نا مویش شستی</p>	<p>محسوس از دہم</p>
<p>بغلی حسن کی تیری مے نور نے ند کہلائے</p>	<p>کھا اوشن جو طور کر شعلہ کا ہر پہا</p>
<p>تری ہونی مجلس میں تضاہد انیکو لائے</p>	<p>کے یہ چشم عاشق پیشگی سے یار بینا</p>
<p>دویم شمع پروان پیچہ پی انکو وین جہا</p>	<p>تو کہ نہ می باغین جسد جم جو لائے</p>
<p>چمن میں یون گند تیرا ہوا جیسے سارا</p>	<p>بہ عالم آگیا حیرتیں تیری دیکھ رہا</p>
<p>کد گرس کی پلک سوتا تھے وندہ چکا</p>	<p></p>

کلمہ ہر حرف ایک ایک شہید ہے
 کلمہ ہر حرف ایک ایک شہید ہے
 کلمہ ہر حرف ایک ایک شہید ہے

کلمہ ہر حرف ایک ایک شہید ہے
 کلمہ ہر حرف ایک ایک شہید ہے
 کلمہ ہر حرف ایک ایک شہید ہے

کلمہ ہر حرف ایک ایک شہید ہے
 کلمہ ہر حرف ایک ایک شہید ہے
 کلمہ ہر حرف ایک ایک شہید ہے

کلمات سودا

۳۳۶

بہنا غیر حرف راستی اپنا نہیں دجو
کشتیں دلی ترا می شو کہ جو جس سے فرم کی
نظر میں حسن طبعی سے ہی حسنِ بالا
دل فرما و مجنون لیلی و شیریں پید ایتھا
حیدر لں دو نو میں تھی کون کیس کن ہونیا
ولی کیساں تھا حال و نکا ادھون پر تیر تو
جمال یار دو نو نک دلو میں جن ن سویتھا
محبت نے خوب زشت میں لکھتیرا
خرد و ہوش تہی جسمم تمام عشق میں لکھتیرا
ستہما ریا محمود و یاز آخروہ کیا تھی
کوتھی گردن کو عید کو لاکھ کھو
غرض سودا بھر سہاؤن کینکائی ن
نہ کہیو تہو ایسی بات میر حتمین اوزادان
کما تھے جو کہہ چکو ہون کا ادسہ میں ن
خوشی مد کی ہر اس بات میر یاد
محسن سیزو ہم
نقل ہر گل کی ہرین جلو میں بہستان گل
وقت نظارہ ہر کردوسلمان گل و صبح
آہ بکھو نظر ادین عیہ عنوان گل و صبح
خون زخود زخو نکا لاتی ہرین پنجان گل و صبح
دیکھو کر مجھ ملے ہرین طیبان گل
آہ یہاں جو کوئی وہ کر کو تفریح مرزا
کسی تاثیر دم سر دین میں کجا
باغیان عشق طربک ہر گلستان میں رواج
کریک مرغ ہر نالان سوار کر محتاج
غیر کسترو چکر کو نہیں ان گل و صبح
در پئے سیر چکر کوئی اسے ظالم
پیتے ہرین خون جگر وہ عوین ظالم

یہ سچا ہے جو میں لایا ہوں
 ہر نہ مشیت و رحمت کا ہوں نہ کہ چہرہ عیسیٰ
 آہ بہ کہ یہ کس سچ ہے جو کہتا ہے تو
 سب میرے کوڑے پر رہے ان سب مجھ کو
 عرصہ سے تیار ہوں بتا کر
 محبت سے تیار ہوں
 شہید ہوں یا سب دور آفرید ہوں
 نہ بلبل ہیں نہ گل نو و سید ہوں
 میں تو ہم جا میں شام بنی ہوں
 یاب مری کی غریب طرح تیرے دشنام
 شام تکو تم سے نہ کہہ نوری تو کام
 اس سیکھ کر بچ عبت آفرید ہوں
 کیون محبت میں غایت ایسا ہے میں
 اتھار او کا نسبت یہ کیا معنی اسکے ہیں
 ایک سو تیرے سو باب سید ہوں
 قافی تو سن دست بتا کو خواہ
 کوئی جو پوچھتا ہو یہ کس پرچہ داؤ خواہ
 جون گل ہزار جانشین لایا ہوں
 ہو سکتے ہیں جہاں کے تنگ و کبیر جہین
 کہہ سکے ہوا کا بجز آستین جہین
 ظالم میں غمزدہ ہوں چکید ہوں

چرخ لالہ گون سے محبت کہاں ہے
 آہ اس عاشق کی غمت کہاں ہے
 چرخ زرد و سبز باغ میں اپنی
 تاروں کے کشانی میں اپنی
 چرخ لالہ گون سے محبت کہاں ہے
 آہ اس عاشق کی غمت کہاں ہے

پوچھو میں ایک بات حق کو نہ گذری تو	گر ہوش شراب و خلوت و معشوق جو برو
زاہد تھے قسم جو تو ہو تو کیا کر	
لگتا نہیں ہے صحن چمن لالہ گون مجھے	آیا نظر ٹپکتے نہ گلشن میں خون مجھے
ای باغبان خود ہے تری سر کیوں مجھے	بلبل کو خون گل میں لٹایا کروں مجھے
نایکے کر حرم میں قہر خستہ کیا کرو	
ہر چند کرتے آئے ہیں معشوق خود سری	کرتے پہلے گئے ہیں وہ عشاق ہیوری
پر تو نے اپنے عہد میں ہم ساتھ ایسی کی	عالم کے بیچ پھیر ہی رسم عاشقی
گریم لکھ کی تری شکوہ سدا کر	
آو کہ میرے گریہ بی اختیار کو	نخت جگر نے داغ کیا لالہ زار کو
اتنا اثر ہے اب بھی مرے چشم زار کو	تعلیم گریہ دون اگر ابر بجا رکھو
بزرخت دل صد فتنہ کو نہ بند ہا کر	
گلشن میں کیا ہمارے کہتا ہی باغبان	صدر برگ جدید ہوئے ہو ویسے ہے ارغوان
فرصت تیرے کے سیر کی لیکن بہن کہاں	فکر معاش عشق بتان یاد رفت گمان
اس نندگی میں کب فی کیا کیا کیا کر	
ہو جسکو اس جہان میں راحت ہی بیش و کم	بجھا کرے وہ یار کو ہر آن مفتقر
اوس کی جدائی کا ہی ہر ایک شخص پرالم	تہ نہ روز بھر ہی سودا پر ہر قسم
بڑا نہ سانہ مال میں شب جلا کر	
محبت انزوہم	
مکہ عاشقوں میں محبت کہاں ہے	سدا ایک سی انکی الفت کہاں ہے

چرخ لالہ گون سے محبت کہاں ہے
 آہ اس عاشق کی غمت کہاں ہے
 چرخ زرد و سبز باغ میں اپنی
 تاروں کے کشانی میں اپنی
 چرخ لالہ گون سے محبت کہاں ہے
 آہ اس عاشق کی غمت کہاں ہے
 چرخ زرد و سبز باغ میں اپنی
 تاروں کے کشانی میں اپنی
 چرخ لالہ گون سے محبت کہاں ہے
 آہ اس عاشق کی غمت کہاں ہے

کیا علم

کیا کام کیا دل فریاد کیا کیا کہے
 آکھو اے کیسے طرف اپنی جب پہنک تی تھی
 کیا کام کیا دل فریاد کیا کیا کہے
 ت پوچھ مر دل کا سر پہ سے نہ نانا
 کیا کام کیا دل فریاد کیا کیا کہے
 جب رات کہ ہو تی تھی شمع غلط لگنا
 کیا کام کیا دل فریاد کیا کیا کہے
 تقدیر کے لکھے کو امکان نہیں دھونا
 کیا کام کیا دل فریاد کیا کیا کہے
 اس جینے سے بہت سہرا بخت پل دھڑکے
 کیا کام کیا دل فریاد کیا کیا کہے
 کس طرح کی باتیں کس طرح سے دل پہنچے
 کیا کام کیا دل فریاد کیا کیا کہے
 کل بھیجے کہیں جا کر یاد وہ کہیں میرے
 کیا کام کیا دل فریاد کیا کیا کہے
 کل بھیجے کہیں جا کر یاد وہ کہیں میرے
 کیا کام کیا دل فریاد کیا کیا کہے
 کل بھیجے کہیں جا کر یاد وہ کہیں میرے

[illegible]

[illegible]

کئی ایکوں نے باوجود کئی توڑ با کیا کیا کہہ
 کیا کہوں میں کہ توڑ لکھا کیا کیا کہہ
 وہ تو وہ زیر فلک لب و پیکر کیا کیا کہہ
 سے اب آگے زمانہ میں وہ کیا کیا کہہ
 تو جی ہم غافلوں توڑ کیا کیا کیا کہہ
 کیا کہوں تجھے میں فقہا کی اپنی تائید
 راہ ہی روئے پائی نہ کہ وہاں ہو نکلیں
 کہہ کو آتش دی محبت و جدا کیا کیا کہہ
 کیا کہوں میں کہ توڑ شمعیں کیا مجھ پہ ہوا
 زندگی کے غرض سہا پہ اب کہہ نہ
 شعل میں شعلی تر ہی کر گیا کیا کہہ
 سبھا کو دل کو جانینے جس طرح سوار
 جاوینے اکیکے ہاتھ سے سولہ طرح سوار
 سناؤ گو تم کہہ دیکھیں مردار رو گئے
 دے سینہ پر فراق سے دل مع الم
 پیار سے ہزار سینے جڑے کہہ سو سوار
 جانیئے کوئی تھے سزاوار رو گئے
 سودا کی تم غنائو یہ ان ترانیاں
 جو کہہ کوئی کئے دوستنا کیے ہر بان
 در سے ادھار دیا پس دیوار کچے
 محسن است و سوم
 ایتنا یہ جو دیکھی توڑ با کیا کیا کہہ
 وہ تو وہ زیر فلک لب و پیکر کیا کیا کہہ
 سے اب آگے زمانہ میں وہ کیا کیا کہہ
 تو جی ہم غافلوں توڑ کیا کیا کیا کہہ
 کیا کہوں تجھے میں فقہا کی اپنی تائید
 راہ ہی روئے پائی نہ کہ وہاں ہو نکلیں
 کہہ کو آتش دی محبت و جدا کیا کیا کہہ
 کیا کہوں میں کہ توڑ شمعیں کیا مجھ پہ ہوا
 زندگی کے غرض سہا پہ اب کہہ نہ
 شعل میں شعلی تر ہی کر گیا کیا کہہ

نکات سودا

۳۴۴

کئی ایکوں نے باوجود کئی توڑ با کیا کیا کہہ
 کیا کہوں میں کہ توڑ لکھا کیا کیا کہہ
 وہ تو وہ زیر فلک لب و پیکر کیا کیا کہہ
 سے اب آگے زمانہ میں وہ کیا کیا کہہ
 تو جی ہم غافلوں توڑ کیا کیا کیا کہہ
 کیا کہوں تجھے میں فقہا کی اپنی تائید
 راہ ہی روئے پائی نہ کہ وہاں ہو نکلیں
 کہہ کو آتش دی محبت و جدا کیا کیا کہہ
 کیا کہوں میں کہ توڑ شمعیں کیا مجھ پہ ہوا
 زندگی کے غرض سہا پہ اب کہہ نہ
 شعل میں شعلی تر ہی کر گیا کیا کہہ

کئی ایکوں نے باوجود کئی توڑ با کیا کیا کہہ
 کیا کہوں میں کہ توڑ لکھا کیا کیا کہہ
 وہ تو وہ زیر فلک لب و پیکر کیا کیا کہہ
 سے اب آگے زمانہ میں وہ کیا کیا کہہ
 تو جی ہم غافلوں توڑ کیا کیا کیا کہہ
 کیا کہوں تجھے میں فقہا کی اپنی تائید
 راہ ہی روئے پائی نہ کہ وہاں ہو نکلیں
 کہہ کو آتش دی محبت و جدا کیا کیا کہہ
 کیا کہوں میں کہ توڑ شمعیں کیا مجھ پہ ہوا
 زندگی کے غرض سہا پہ اب کہہ نہ
 شعل میں شعلی تر ہی کر گیا کیا کہہ

جنگل کا ایک بڑا ٹکڑا تھا جس میں ایک بڑا درخت تھا جس کے نیچے ایک چھوٹا سا گھر تھا جس میں ایک شخص رہتا تھا جس کا نام تھا...

غزوہ و مشورہ و اندازہ ادا کیا کیا کچھ	
جیسے ہم آئے تھے سو وہاں رہیں نہ گئے	لائق اس جا میں کسی چہرے کو یا نہ ہے
دور افلاک نے یہاں نشوونما دی تھی	ایک محرم پہلے میرا ہمین دنیا سے
ورنہ عالم کو زمانہ فریاد کیا کیا کچھ	
محسن و چھارم	
مٹی کشو بخوبی ہو کیون مجھ دل افکار کو ساتھ	کچھ بچے کام نہیں بادہ گلزار کے ساتھ
ہو رکھو ذوقِ ملاقات میں غماز کو ساتھ	جی میں چھلپیں تہی میری سو گئیں یار کو ساتھ
سر پہ کیا ہیں پڑا اب درو دیوار کو ساتھ	
کیا کیا وعدی کی تھی تھے کہو سے وہاں	کہ شگفتہ ہے چمن جلوہ گر اور آپ روان
سوق و سخر و زمین ایک چیز نہ کہی تو یہاں	یارو کہتے تھے جو تم لالہ گل ہیں سو کہاں
سر پہ کیون نہ آیا تھا میں کہ سار کو ساتھ	
ہم کو تو فیض کی تھی کچھ تم سے اس	کہ نہیں دام میں لا کر کرو یون ظلم شدید
فصل گل چھو جاتی ہو چمن سے بن دید	ہاں حیا و انصاف سے ترے تہا بید
اس قدر ظلم و ستم اپنی گرفتار کو ساتھ	
خدا بوسے کے زمرہ عالم کو بھلے	قری کو سر و چین ملتے ہیں سانپ کے ستلے
اور شہم کی تین گل ہی لگا تے ہیں گلے	ایک آہن خار تہو نکھو نہیں سہو کو سو چلے
بہلو خوش رہو تم اب گل و گلزار کو ساتھ	
یار و جاہو تو مجھے قیدی جاوید کرو	روبرو میرے میرا لاکے وہ حشرید کرو
دام ترویر میں مت میرے تین صید کرو	میں دیوانا ہوں سدا کا بچے مت قید کرو

محسن و چھارم
جنگل کی ایک بڑی ٹکڑی تھی جس میں ایک بڑا درخت تھا جس کے نیچے ایک چھوٹا سا گھر تھا جس میں ایک شخص رہتا تھا جس کا نام تھا...

۳۴۵

جنگل کا ایک بڑا ٹکڑا تھا جس میں ایک بڑا درخت تھا جس کے نیچے ایک چھوٹا سا گھر تھا جس میں ایک شخص رہتا تھا جس کا نام تھا...

گر زندگی سے اپنی جگہ کو نہیں ہر سیری
 مرضی دہستروں سے پھر تہیں خبر سیری
 انا نہیں ہو کر دہستروں کی اوسکی ڈھیری
 جمل جلد لا اسمیں اب نہریت ہی تری
 انا حسرتیں کو گھسے کا گڑا دیا
 بوسا کی جیب زبان کا یہ سگے و بکا
 آگے میں خدایتی تھا متے جن پر سب کا
 بیزون تو میں کجی کجی اپنا نہیں چھپایا
 اب تو فقط تنہا رہی پہلک سنوارتا ہوں
 دھڑکے پہول ریوڑی لاتمپہ وارتا ہوں
 میں ایسے پہول ریوڑی لوزی یہ ارتا ہوں
 دینا کا میں بہت کچھ کھا یا سار کھلایا
 اسے پڑوے گزسو کے جونی مرئی بجاو
 جب تک کہ بی بی گہری جھکونیوں بلاو
 بھوکے ڈھول ہر شب سہلی مرئی گواو
 اس پر بھی آیا آیا آتا ہے وہ نہ خایا
 ضاحک یہ بولا میرا کب بی بی میری ہوا
 آج اسے تم پڑ پڑ بکل دسپہ زمین خان ہوا
 اس مجھ سے تو ناغہ تم سے بچے بڑایا
 دسے دے لیدہ اسکو تیار میں کیا ہوا
 چڑھ چڑھ تو ہیں نے اسپر میرا مزا لیا ہوا
 جب میں پڑتا ہوں اوسے چھو چنگ لیا ہوا
 کیا جانے کس چڑھنے نے اسکو یہ سب کیا ہوا
 ویرہی ہوئی جیسے جگ میں ہوئی میٹھوا
 کہی ہے تو جانا جنت کی حق سب کھوا

[illegible]

<p>توبہ غیب روست لایا آسمان کی توبہ</p> <p>جیب بھی کرا سی بد کر سپر کر کہاں گئی تو</p> <p>شیطان بیاب تیرا اور تو بھڑکنا</p> <p>ہرین ناتہ وار تیرا خیر چکی لڑکیاں سب</p> <p>پہنچا کھ او سکھو ہینا تیرے کرا بیا مطلب</p> <p>بھرمناختہ اوس ملاو اور کر جائیلا</p> <p>اوسوقت میں اشارہ کیے لگا پھر کو</p> <p>خیر چکی کا جو دیا ہو پھر کہا سے بے جہز کو</p> <p>بستور میں کا احمد لیا میا سوا</p> <p>یک رنگ ایک بکر ادیہ کر چو تھکی</p> <p>کونی ہے یا تو شامی لحد ہے بافرنگی</p> <p>ہم ساتھ تو نے نہ کر اب آگے دو ہلایا</p> <p>خونف ہے بڑے کا نہ نیک سے حد ہے</p> <p>تو آدمی نہیں ہے ایک تھما چہ خور ہے</p> <p>ہر چند زیر جیل ہے میں آچو جیایا</p> <p>کونظرو ہمارے بامصدق دل چاکر</p> <p>اور اپنی اہلیہ کو تو اپنی مان کھا کر</p> <p>اسو سٹو وہ قالب پر نکاب کہا</p> <p>جہاں کو چہرہ بڑے جیب بچہ آچر ہو</p> <p>تو سنیں کرے گا ہرگز نہیں سونگا</p>	<p>توبہ غیب روست لایا آسمان کی توبہ</p> <p>جیب بھی کرا سی بد کر سپر کر کہاں گئی تو</p> <p>شیطان بیاب تیرا اور تو بھڑکنا</p> <p>ہرین ناتہ وار تیرا خیر چکی لڑکیاں سب</p> <p>پہنچا کھ او سکھو ہینا تیرے کرا بیا مطلب</p> <p>بھرمناختہ اوس ملاو اور کر جائیلا</p> <p>اوسوقت میں اشارہ کیے لگا پھر کو</p> <p>خیر چکی کا جو دیا ہو پھر کہا سے بے جہز کو</p> <p>بستور میں کا احمد لیا میا سوا</p> <p>یک رنگ ایک بکر ادیہ کر چو تھکی</p> <p>کونی ہے یا تو شامی لحد ہے بافرنگی</p> <p>ہم ساتھ تو نے نہ کر اب آگے دو ہلایا</p> <p>خونف ہے بڑے کا نہ نیک سے حد ہے</p> <p>تو آدمی نہیں ہے ایک تھما چہ خور ہے</p> <p>ہر چند زیر جیل ہے میں آچو جیایا</p> <p>کونظرو ہمارے بامصدق دل چاکر</p> <p>اور اپنی اہلیہ کو تو اپنی مان کھا کر</p> <p>اسو سٹو وہ قالب پر نکاب کہا</p> <p>جہاں کو چہرہ بڑے جیب بچہ آچر ہو</p> <p>تو سنیں کرے گا ہرگز نہیں سونگا</p>
---	---

اب اس کے گھر میں ایک بڑا کتا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کے مالک کے لیے بہت سی باتیں کر سکتا ہے۔

اب اس کے گھر میں ایک بڑا کتا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کے مالک کے لیے بہت سی باتیں کر سکتا ہے۔

اب اس کے گھر میں ایک بڑا کتا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کے مالک کے لیے بہت سی باتیں کر سکتا ہے۔

اب اس کے گھر میں ایک بڑا کتا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کے مالک کے لیے بہت سی باتیں کر سکتا ہے۔

اب اس کے گھر میں ایک بڑا کتا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کے مالک کے لیے بہت سی باتیں کر سکتا ہے۔

اب اس کے گھر میں ایک بڑا کتا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کے مالک کے لیے بہت سی باتیں کر سکتا ہے۔

اب اس کے گھر میں ایک بڑا کتا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کے مالک کے لیے بہت سی باتیں کر سکتا ہے۔

اب اس کے گھر میں ایک بڑا کتا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کے مالک کے لیے بہت سی باتیں کر سکتا ہے۔

اب اس کے گھر میں ایک بڑا کتا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کے مالک کے لیے بہت سی باتیں کر سکتا ہے۔

اب اس کے گھر میں ایک بڑا کتا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کے مالک کے لیے بہت سی باتیں کر سکتا ہے۔

اب اس کے گھر میں ایک بڑا کتا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کے مالک کے لیے بہت سی باتیں کر سکتا ہے۔

اب اس کے گھر میں ایک بڑا کتا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کے مالک کے لیے بہت سی باتیں کر سکتا ہے۔

اب اس کے گھر میں ایک بڑا کتا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کے مالک کے لیے بہت سی باتیں کر سکتا ہے۔

اب اس کے گھر میں ایک بڑا کتا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کے مالک کے لیے بہت سی باتیں کر سکتا ہے۔

اب اس کے گھر میں ایک بڑا کتا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کے مالک کے لیے بہت سی باتیں کر سکتا ہے۔

اب اس کے گھر میں ایک بڑا کتا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کے مالک کے لیے بہت سی باتیں کر سکتا ہے۔

[illegible]

۳۴۹

دون ہی نہیں تو یہ کہ ایک ہی کی خاطر
چیتا جو کسے زیر فلک گانڈھو رنگ
جی ارس جاچو کہ میں دو چارے
رونی تو کما کھی کھی چمچمند
بایا یہ گدہا گانے میں ہی نے پورا
کھس کام میں در کھا تو جھ جھوٹے
محم حسن میں بت دن کی اسے پوت زلف
دن تو کما کھا دیتی چمچند

ان کا ہونے سے جو کام کرنا اس کا ہونا ضروری ہے

اب جو کام کرنا چاہو اس کا ہونا ضروری ہے

فوران ہونے میں ہر کام کی دیکھ کر ضروری ہے

جو کام کرنا چاہو اس کا ہونا ضروری ہے

روشنی

ان کا ہونے سے جو کام کرنا اس کا ہونا ضروری ہے

اب جو کام کرنا چاہو اس کا ہونا ضروری ہے

فوران ہونے میں ہر کام کی دیکھ کر ضروری ہے

جو کام کرنا چاہو اس کا ہونا ضروری ہے

روشنی

کڑ دھن کے گھر سے جو منفعہ میں نہ چھپائے
 جیسا ہمارے کہنے کو خاطر میں نہ لائے
 اپنے گھر کو نبھایا ہی پانی میں شیخ جی
 تھے بسکے شیخ باستان دیا کا پاں صاف
 سسواک لیکے جو رو سے کر نیلک زفاف
 اوٹن شب اپنی چوٹی سے بھکھول کر مہمان
 مشکین اوٹنوں کی جڑ کے کھا کچھ مہمان
 مہکھو تو کچھ ولی نظر آتے ہیں شیخ جی
 لایا غضب میں شیخ کو گھر کا بھہ بندوبست
 مشکین توڑا پنج گے جو رو سے کہے کہت
 بال اسکے لنگے ہاتھ بہہ پیش اسکے دست
 عہد سے برز آئے تھی از بس عین پست
 پاپوشی تب سے جو رو کی کھانی میں شیخ جی
 جو رو شیخ جی کو بھہ محبت ہے اب مدام
 مشکین توڑا پنج گے جو رو سے کہے کہت
 خلوت میں جی بولتا ہیں ہسکو وقت شام
 عہد سے برز آئے تھی از بس عین پست
 بیٹی کی اپنی چوت مرانی میں شیخ جی
 دہشت سے گھر میں جو رو کی کھانی میں شیخ جی
 کتب میں جیسے طفل کو خوندی ہو حول
 جیخت اس کے کتب حلیں گریبا ی بول
 ایسی ہی ایک لکھو سرین جڑی ہول
 عہد سے برز آئے تھی از بس عین پست
 عہد تو میں لڑھے خرم ہے شیخ جی
 ماری کہو تو دھول کہی ڈاہی فوج لے
 ادھو تو جانتی ہے کہ میں شیخ جی میں ولی
 کھلتی ہے انکی جو رو کی تب اس طرح کلی
 پھولی نہیں بدین سکا میں شیخ جی
 دس میں چڑی کو ہو می نہیں نہیں کھلا
 کھتی ہے بیٹی چو رو جو مانی اب برا
 جب کھتی ہو وہ کہ ہے مہمات کی ہوا
 آتی ہے اونکے پاس بے تیل اور توا

[illegible]

ایمان جو تیری تونہ سادات ہو جو کچھ
 ازراہ باسے بلق تو حمد مرشد زینین
 مینا و دین تو ہر دو ہر اقصاء کردہ
 ہمایہ بیٹ اور کاشمیر کیا بین ناوت
 پر یہ کہو ان کا خواہ تو تہمت نہ خواہت
 کانرا نہ بس حوالہ استناد کردہ
 موزوں خود دسالی بین شجر چوک
 وہاں جس مغل نے بیت کا غم خون پایا
 من ہم پیش کش کہ چہ ایشا کردہ
 رحمان تک ہونی ہے عرف غفلت زہان
 بے تو شوہر شام نو اور چون کل جان
 چوتھ والدہ تیری المدد بکسار خان
 آقا بھگ من تو ازین ہر دو صاحبان
 این مجبہ را گولہ نہ ستاد کردہ
 شیراز سے ستمناہ پتیرا اور نہ آملی
 کوتاہ کو کو نون کہنی تیری زبان کسلی
 زین گفتگو بیٹ دل خود نشا کردہ
 رحمان تک بہتا نہست تیرا لہجہ زبان
 دو چاکرین گان نہ تیری شوہر کو تیری جان
 مہکتے کو کون حوالہ داماد کردہ
 جس پر گھسکو ناز نہ وہ مال ہے نہ زور
 جسے یہ کہ چند شعر تشاعر ہی اوسکا چور
 کہنے جو اوسکا حال تو کرنے لگے تو شور
 طبع شاہ بہت راہروی چشم کور

محنت سے دو دوں درم جو مولوی کے ندرت شمشیر سے
 شعر ناموزون تو بہت کما کر نیت
 نیا نیا ہے بچہ کھٹا سسکتا یہاں نیت
 آبروی رکھتے اچھوٹ سوداگر
 قاضی او کو تو الٹ کر دیا تین تاج بند
 پہرے کھتا ہے اور ٹیڑھ تو بہرہ ازراہ غلام
 برس سودا سے خود از بھینٹ
 عرس میں جا رہا یہ بیدل کر تین تاج بند
 کہتے تھے سب سنگی تیرے جو تین تاج بند
 این لعین و بزم طرب شور و غوغا
 سود کما نامو لوی بہتے دیندار سے یہ
 وہ کئے بھگوان کہ اتار وسیہ ہے یہ پاید
 طرح خلعت از سیا تاج بنیاد
 لوگ کئے ہین بچے کشمیر سے تاج بند
 رتھ یہ ندرت کہ شکل آؤں ہنر و ہنر
 خاک در پیرا من بیت اکھلا بار
 حق ہیں امرغ تو داغ از او ہونے لعل
 اچھے کہنے ہیں بلون سلطان کا شہر
 خویش ہا بر خاک از بالا دیکھا کرتے

<p>لوگوں کو دیکھا ہے تیری دیوانہ گوندہ تہ ہر صنف مرد اس بیات کا پار و کہ زن</p>	<p>مرد چار و صد منارش ہم نہ اینجا رختہ</p>
<p>لوگ کھنے ہیں تجھے دیوانہ ہے یہ ناکبار ہاتھ میں جسکے پھر ہوا دیکھتا ہے لفیا</p>	<p>کچھ قبیلہ میں نہیں ہے اس کے کوئی گھنڈا روز و شب از غصہ می پیچید بخود مانند</p>
<p>آپ کوست و دیکھ نہ ونا اور نہ ایہ پوچ حق میں سودا کر تر خواہی خای خط کوچ</p>	<p>زہر خود بر خویش تن از میں سودا رختہ</p>
<p>بود ہر چار رختہ کوئے دانش از رختہ</p>	<p>محسن سے وسوم و بچو مولو</p>
<p>مولوی جی کو اب کوئی جا کے میرا پیام دو لکھ لکھ اسی ہر ایک کو صبح سے تا شام دو</p>	<p>کئے کھا کہ یہ غزل پڑھنے کو اذن عام مہر سے جیو چھوٹے کھنے کو انظر دو</p>
<p>ایک لکھ کا عرس میں تم سے جو انظر دو قطع سے اس کے جس کے صبح سے تا شام دو</p>	<p>بحرین جسکی ہر طرح شبہ خاص عام اوسکی طرف سے آخر میں لکھو یہی پیام دو</p>
<p>بیس سنی ہے یہ غزل بولا وہ کریم خیال اسکا مصنف ہے کھان لا کر اسے دیو زمال</p>	<p>کھوڑیکو دو نہ دو لکھام ہونکہ لکھام دو</p>
<p>ایسیا یہ نہ راہوار عرفہ و کام فی یہ چال میں اسی دن کو موکو رو رو کر تہا بہ چال</p>	

ہول میں اپنی تم دعا دو جو کسو کو میرا لال
 جوئی کو لیسے ہاتھ میں تھر کر دو یہ سوال
 گھوڑ کو دو دنگام موندہ کو تونگ لگام
 کرتے ہیں یہ گلا جہم کھانے کو پڑا جینے
 روز میان جو بیسین کھائیں گلاب اس طرح بنے
 گھوڑ کو دو دنگام موندہ کو تونگ لگام
 رکھو نہ اب محلہ کے ملے کیا ہو یہ قرار
 دم تلے ملے لال مچ ساجیہ کیسے خا
 گھوڑ کو دو دنگام موندہ کو تونگ لگام
 یہاں تو سپہا فدا سمان ہو وہ یہ کس طرح
 اب تو یہ بات ہو گئی خانہ بخت نہ کو کو
 گھوڑ کو دو دنگام موندہ کو تونگ لگام
 میں کون تھے موکو کیونٹے شے یہ شتلم
 بدلو تم اپنی شکل کو ڈاڑھی کو رنگول کسم
 یہ تو مٹی کی اسطرح چاہیے یہ کاکر تم
 گھوڑ کو دو دنگام موندہ کو تونگ لگام
 محنت سے دھام
 ندرت ہے ایک پڑوا کا شوبہ ایک پٹنا
 یاد رہے تو اسکو ہر طرح دکر دنا
 لو کو کر پھونچ لچ وی پیر پار دنا
 شہان محل میں کلمات جو گنوائی
 کشمیر سے ٹٹلے سے میں ایک فاش بولا

[illegible]

کبھی وہ شہر میں کھیل چن سوا یا قی
 ندان کروٹھی ملکر گھر آئیت کما مانی
 خجل ہو یہ نہ سہاے زمین بہت پہاٹی
 تادم عہد بہت تدبیر ملک میں کائی
 پہاڑیوں نے زمین پر ایک سہرا خود ہلوا
 رہا کہیں ہفتج جو سوئی پہر سوارانی ہو
 سوار گر پڑیں سو قوی میں چار پانی ہو
 نہ صرف خاص میں نہ خاندانہ طبعی
 اب اگر دفتر میں کی من کجا کہیں خدائی
 اس کی کوئلہ میں پانہ ہر گھنگوٹول
 تلاش کر کر دیکھتے دیکھتے ہونا چار
 گھر دوسرا اب جو نکلتے ہیں یکے دہ پتار
 یہ جتنی نقدی جاگیر کے تھے ہنصار
 ندان قرض میں بیٹوں کی دوسرے پتار
 نعل کر میچ تو سوتا ہی ماتہ میں کھیل
 کردن شاش کا حضرت کی جھکے میں بیان
 نخل تنور کے منہ سے کبھی ہو گا و زبان
 بکر ہی تیسرے فاق میں کوڑیوں کو مول
 جواب دہ ہو کہ ہوا ونٹ توشتی کی ذات
 جو پھر میں ہوا نہ ہونے پایا ہی آجیات
 ہوا پہ جیتی ہی بیٹوں کی اوہ پس پارت
 تھار کی کہا نکو دان کو تو دیکھ تول
 جو صطبل میں کی کوئلہ میں کی کہا مکان
 کہ ہو دیکھ اس شہر کا انکر اگر نشان

واقعہ کہ کسی میں نہ مجھ سے کوئی آگاہ
 جو یا شجاعت کے نہیں تجسس ارادت
 نہ دست میں مجھ پر نیربات کی سبب
 ہو رہا نہ عاشق ہوں کہ نہ تو بہ رجات
 ولگشت ہند کی میر جو رہی دیکھا
 یہ فرض کیا بہ ہوں میں سچا ہی ترا قول
 پر بد مجھ کی طرح تو نظر و عین بیا قول
 تین دیکھ مجھ جو حزر پڑا میں پٹیا لاجول
 سو ہی کسی کو چین گھمیں گے دیکھا
 اکثر تو میری نسبت میں کہتا ہے یہی بات
 کہ تو میں غلامی کی شب و روز میرا وقت
 لازم ہے سہماں نہ کر جاؤں میں سہلا قات
 یہ چاہی مجھ سے کہی کسی کی اگر اہ
 یہ سچ ہے جو کہتا ہے تو مجھ پر ہی تعین ہے
 لیکن وہ مگ نفس خیل اس سے کہیں ہے
 تو اس کا نہ کہنا کوئے تب باک ہے وہ ہنر
 دنیا کو بھی جیغ کا سبب ہے غلاب
 وہ میرا جو اس میں کہے قوت مہلا
 اس حرف میں فی شک تھا کہ میرا شاہ
 سہا پہر گنگ فکس کو تو اپنی شکاری
 تو رہدش او کی میں ہی بازت و خواہ
 کیڈر کہو کہلو ای ہی کہو کہو رو باہ

[illegible]

اگر قحط الرجال افتد ازینها اس کلم گیری
 اگر قحط الرجال افتد ازین کلم گیری
 اگر قحط الرجال افتد ازین کلم گیری

یہودی اور نصاریٰ کا سب سے بڑا گنہگار	انہیں میں طیاران سنان عرش میں اور
بہت سید سجاد یہ او نہیں تلقین کرتے ہیں	جو تم یہ کام کرتے ہو نہیں دین کے زمین
غرض ہیدر گرا کو عکس کرتے ہیں	تو یوں چھوڑ دو ان کو تین تین کر دین
اگر قحط الرجال افتد ازین کلم گیری	اگر قحط الرجال افتد ازین کلم گیری
دیگر	دیگر
<p> ہرگز نہ انہ مجھ سے توامی در شور ہرے آتا ہے چھوڑو غصہ جب تو نظر نہ ہے تیرا خلاف وعدہ تجھ خرابی لایا پہنچی نہیں ہو تیری اس قبل پرست اب ایک پسیر خاطر ہر بار ہوا تھا تا مروا کاٹ اپنی تودہ ہر ز کی لالچ کب چو کتا تیری مین جو سوجا کی ذب از راہ مین منسی کر اک بات یہ کہی تھی پر سون مین اب خاطر لاؤ نکا اب دلا اس واسطے کہی مین تیری مین دانت کہی تیری یہ بچا او پر اس شہر مین مین محشر کے روز تجھ کو مین امی لعین قاسق وعدہ خلافی کرنی شاعر سے تھی لازم </p>	<p> انہوں مین لکھنا آخر قصہ ہرے اگر سیر ہو جا اس وقت دور ہرے داند نہیں ہو اس میں میرا قصہ ہرے تو جو ک نام پر کا جا کر تنور ہرے تو گاندہ سیتی اپنی دال سو رہے ہرگز نہیں ہو تجھ سے یہ بات دور ہرے سمجھا غلط تھا دلیں ابیشور ہرے پہر اٹھنا تجھ کو کیا تھا ضرور ہرے کسکا ہو سوچ دلیں اب یہ قصہ ہرے وہ جاو جو حسین تیرا سارا غور ہرے ہو دیکھا اسکو شکوہ نکو سرور ہرے کہتا اوٹھکا ہر اک اہل جور ہرے پوچھو گی اب یہ تیری سن جو دور ہرے </p>

۳۶۷
 اگر قحط الرجال افتد ازین کلم گیری
 اگر قحط الرجال افتد ازین کلم گیری
 اگر قحط الرجال افتد ازین کلم گیری

اگر قحط الرجال افتد ازین کلم گیری
 اگر قحط الرجال افتد ازین کلم گیری
 اگر قحط الرجال افتد ازین کلم گیری

تأیید و تأیید از جانب چشم خاندان
نیز در خیال غایب تصور شد از آن
چنانکه در دستش آید از آن
و قدر عظمای عالم را بآورد
تا که در خاک او بیاید

آغاز دیوان مرثیه

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد یلغی که عند سلب طبع یک گل پژمرده چمن ابداع است و طعنه نظر یک گلدسته پریده رنگ
باغ اختراع است طوطی شکری خانی طعنه در محاذی آیند غزل معانی سرگرم اداسی دلکشی
وساغر تفکر را بجوهر تحقیقش دماغ آسمان سپیا شور عشق یک نمکدان انجم و شیرینی کجوا
راحت مضامین یک انگشت از ماده نعم قادیسی که عقل کل یک پروانه پرنده شمع جمالش چهار
که معلم المملکت شرجه حیدر مجرب جلالش بهشت یک گل بر نهاده دیوار گلزار جهش سفر یک گرم
و دوست برخاسته از مطبخ تهرش تحیط کلی در یک میکان فیضان با این منج زنی قطره ای از عالم
سرارش حمید که درات خیالات دو عالم مشتاق یکجا ده دیدارش کتاب حکمش نوشتن دیباچه
کن بان تمام گذاشته و دوره افلاک و مرکز خاک سر انجام ساخت کجا زبان کوتاه بلبلان گرفته نفس
بینایی بشکرت آشنه از آن تواند بدست بهتر است که لذت بحکم فرمان سامع در لغت السیاحم حضرت
محمد مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم سرود که معراج یک پایه بلند بی پایان قدرت است و مقاله انما نبیک
و شان عظمت است او انگشت فرساختن معجز سامی بدین کلام چهار انگشت میشمارد دوم
خاکش مشهور علی بن ابی طالب بی روح می پردازد از آن سرور کاغذ ظهورش بر رخ کاروان

این دیوان مرثیه در شهر تبریز در روز جمعه اول ماه رجب سال ۱۰۲۹ هجری قمری در سن ۳۶۹ سالگی مؤلف آن حضرت درگذشت و تدفین آن حضرت در مقبره صاحبزاده تبریزی واقع گردید.

[illegible]

غرض اک مرتبہ اور ایک
 و ہم میرا جی اوں میں
 مرغیہ اینا بہت بجایا
 واسطے فن شاعر جو آئین
 بلکہ وہ حسن جس کی میں
 مطلب اس کام کی جدی
 ضد کی ماری قیون وہ
 پشیمان

<p>میر صاحب میرے کرم بندہ عرض رکھتا ہوں امی کرم کستر کہول سکنا نہیں میں اپنے لب جو سخن آپ کی زبان سے سنا لیکن اب آپ سے کئی ایک چل آپ کے ہوتے جب کیسے حضور وہاں یہ بولے زبان سحر طراز ریختہ کی جو وہ کہی ہو غزل مرثیوں کے سنو جو سکتے بند</p>	<p>مبدع عقل و کان فہم و ذکا اعتراضات پر مجھوتے در اس سبب سے کہ جو یہ جاسی ادب کچھ نہ بولا سوا سے امت کرنی مجھ کو ہونی ہیں واجب فرض مرثیہ کہنے کا ہو امذکور حقیقین اس بیزبان کے بندہ نواز لفظ و معنی میں اسکو کم ہے خلل بندش اور نکی نہ آسکے اپنے پسند</p>
--	---

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ ساتھ اس میں ایک نیا اور منفرد انداز بھی ہے جس سے اس کا مطالعہ نہایت دلچسپ اور مفید ہے۔

<p>بو لہو یون تو اس میں تھا مصل عمل ای دوست حق کو کہنے پر اور اسکے کلام کی تائید میں سخی میں سلام تو اکثر نطق ہو اس سلام میں ایک بس جوئے ربط اس قدر ہو سلام</p>	<p>انابت تا بہ تین کب ہو عمل ہو سکے ہو کرے وہ فضل اگر جس پہ بہرا ہو یہ کفر شہید لفظ و معنی میں بہتر از بہتر کہ نہیں اس میں اسلام کو ہو نیہیج تم سانس بہ نندام</p>
---	---

تقریر میں بر آئینہ داران معنی کو سب میں ہو کہ محض غایت حق تعالیٰ کی ہو جو طوطا
ناطق شیریں سخن ہو پس یہ چند مصرع کہ از قبیل رختہ در رختہ خامہ دوزبان اپنی
صفو کاغذ پر تحریر پائی لازم ہو کہ تحویل سخن سامعہ سخاں و زکار کروں باز آدون
اشخاص کی ہمیشہ مورد تحسین و افین ہوں مطلع قیمت و قدر شناسا ہو پوہیج ہم
ورنہ دریا میں جھوٹ بھی نہیں گوہر ہو کہ مضمون سینہ میں بیش از مرغ اسیر نہیں
کہ ہو بیچ قفس کے جتو زبان پر آیا فریاد بیل ہو و اسط کو س کو غرض جس
اہل سخن کا ذریعہ صافی زینت لب ہو سرشت حسن معانی کا اس کلام کی اوس سہا
طلب ہو اگر حق تعالیٰ ذ صبح کاغذ سپیکہ مانند شام سپیکہ نہ کیا ہو
تو ہر انسان کو فائز دماغ میں چراغ ہویش دیا ہو چاہے کہ دیکھ نہ لگے چینی کہ ورنہ
گزند زہر آلود ہو و اہل کاہر کو مری ہر چند کلام شہادان سلف پر بھی غلطی کا گمان
کو اسط کہ انسان ہر کب اخطار و ہشمان لیکن خدا سے جہنم شعور کرامت کیا ہو
وہ چھوٹے میں ناگہ اگر لکھتی کی بدست و قدر زرقب نخل آوی ہو کہ کو خوش غور نہیں ہو
مراضی ایسا کہ پاتری تو اوس کی نہیں پس لازم ہو و ہوش کو ربط الفاظ سخن کو سچہ کوئی

جاری ہوا ہے اور اس میں ایک نیا اور منفرد انداز بھی ہے جس سے اس کا مطالعہ نہایت دلچسپ اور مفید ہے۔

نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ ساتھ اس میں ایک نیا اور منفرد انداز بھی ہے جس سے اس کا مطالعہ نہایت دلچسپ اور مفید ہے۔

کہ یہ بختی فتنہ والوں کا دُشمن ہے
 سنا کہ یہ مرثیہ یو نہیں سب ہے
 ہر اک گہرین ماتم کی مجلس رچی ہے
 کہ روز قیامت کی گویا یہ شب ہے
 سو وہ ہر شے صرع میں صورت کہاں ہے
 تو یہ قافیہ ہر طرح سے کہ سب ہے
 وہ دل ویر ہے جس میں یہ غم نہ ہو گی
 قیامت میں یہ کچھ نہ ہو گی کا جواب ہے
 تو افز و دی ہمزہ دیا ہی ظاہر ہے
 ہنو گا ہی موندن نہ ہو گی کا گب ہے
 زمین آسمان ہو رہا ہے تل اوپر ہے
 ہر اک جان اس غم سے خنجر طلب ہے
 زمانہ میں ہر سمت ہے شور و محشر ہے
 زبان پر فحشوں کو لانا غضب ہے
 یہ کشتی فلک کی ہو میں ڈوبنے
 یہ کس ہند سے کہی کہ وہ خشک لب ہے
 کہیں ہر شے صرع میں ہکا نشان ہے
 تو یوں کہی کہی کا اس کی یہ دُشمن ہے
 یہ کشتی فلک کی ہو میں ڈوبوں

یہ مطلع جو ہر آچکا تو عجب ہے
 ولی فیض کا اظہار کی سبب ہے
 نبیون و اولس و خوشی سب سچی ہے
 عجب طرح کی داسی ویلا چھی ہے
 سچی کاری قافیہ شائگان ہے
 رچی اور سچی قافیہ جب کی بیان ہے
 کوئی دل نہیں جسکو ماتم نہ ہو گی
 یہ دن کچھ قیامت سے ہی کم نہ ہو گی
 جو قطع سے شعر کی تم ہو یا ہے
 مرا صاحب اس بھر کے رکن آخر ہے
 ہر چارہ و نظریں ہو رہا شور و محشر ہے
 حسین علی پر چلایا ہے خنجر
 کہو یہ صرع کو یوں مجھ سے شکر ہے
 یہ قطع ناموزون اسی بندہ پر ہے
 بجا ہے کہ لو ہو کے دریا بہائے
 شہ تشذب کا کس غم سنائے
 کس کہی ہو کون ہے وہ کہاں ہے
 جانیو یہ اس گفتگو کا کہاں ہے
 بجا ہے کہ لو ہو کر دریا بہاؤں

میں اس چارے صبح میں جمبات جانی ش
 انہیں اس میں لکھ لئے کا کیا سبب
 کہ میں سوچ تیرے برادر کی خام م
 کہو میرے منیکا ہی کوئی تیرے
 یہ لفظ اپنی جانب میں نے سوچا یہاں ش
 نہوں یہ وہ لفظ اس میں نے سوچا تب ہو
 مری جینے مری کے رکھو الی تم تے م
 میں تم بعد جیون گی یہ کیا عسبے
 یہ کہتے کہ وارث ہو تھا اس سے بہتر ش
 جانا مجھ انکا یہاں فرض اب ہو
 جو سوتا یہ ہو پاسان وہ کہاں ہو ش
 نہ یوں بولے ہو گو کہ دور از او سب
 کہوں کیا غرض وہ صلو و جلو ش
 جہان دین ہو شتا قوم سب ہو
 گریبان اپنی ہو دونوں نے پیارا م
 کہلا دے اگر زہر کی کوئی حب ہو
 کیا تنو بیان ہو کوئی دوست کا ہو ش
 تہین تو یہی پیشناخت تب ہو
 نہ صحت قافی ہی کی اب ہو اس میں ش

ایسی مین ادھر عایدین نے پکارا م
 کہ بابا جی مین کیا کروں گا بچارا م
 اسی بابا اکیلا مین اب کیا کرونگا م
 اسی بابا مصیبت مین کیا کیا ہوونگا م
 مین تم بعد احوال کسکو کہوونگا م
 اس لشکر دین مین مین کب تک ہوونگا م
 مجھ کو کہئے ناموس کید ہر لیجاؤن م
 کہان جسکے عورات کو مین چھپاؤن م
 ولیکن مین اب انکو کید ہر لیجاؤن م
 کہان سو مین اب یہاں میں کو لائے م
 کہا شہ نے ہر ایک کو چھاتی لگا کر م
 بوقت مصیبت زاریات اطر م
 یہ قریب کے شہیرن کو سدھارو م
 کہ دیکھو اب اگر جو ہو مرد بارو م
 کسی بند یہ جو کیے غور مین نے م
 قوافی والفاظ مین اور مین نے م
 اسی ناکارو مین متوجہ حجت ادا کی م
 پہاڑی رفیقون کو شہ نے نڈاکی م
 کہ وہم کے یون گوش دہر روٹ م

سر اپنی کے تین چار پانی سے مارا
 مراد دل عجب طرح ہو مضطرب
 یہ ناموس کید ہر مین لہو ہر ونگا
 مین کجا جانوں قیمت مین کیا کیا
 بچوں کا بلکنا مین کیونکر سہوونگا
 مراد دل تو تند ورسا ملتہب ہو
 یہی چاہتا ہوں کہ سر کو گناؤن
 کروں کیا وصیت کا پاس ادب ہو
 مین چہنر کو اوں کو کید ہر گناؤن
 یہ صحرا تو بیردن حد عرب ہو
 کہ اسی بیکو صبر ہے اتلا پر
 قصیر احمیلہ مین متجب ہو
 کہ بڑے ہو مخالف کہ منہ پر کاش
 کہ یہ دست و تیغ امیر عرب ہو
 درست انکا پانا کچھ لاک طور مین
 قیامت نہیں پائی یہ کیا سبب
 تمہیں کہ حکایات ساری خدا کی
 کہ اسی یارو یہ قوم دارالحرب ہو
 سوا شہ کے جب پاس چکے سببوت

ایسی مین ادھر عایدین نے پکارا م
 کہ بابا جی مین کیا کروں گا بچارا م
 اسی بابا اکیلا مین اب کیا کرونگا م
 اسی بابا مصیبت مین کیا کیا ہوونگا م
 مین تم بعد احوال کسکو کہوونگا م
 اس لشکر دین مین مین کب تک ہوونگا م
 مجھ کو کہئے ناموس کید ہر لیجاؤن م
 کہان جسکے عورات کو مین چھپاؤن م
 ولیکن مین اب انکو کید ہر لیجاؤن م
 کہان سو مین اب یہاں میں کو لائے م
 کہا شہ نے ہر ایک کو چھاتی لگا کر م
 بوقت مصیبت زاریات اطر م
 یہ قریب کے شہیرن کو سدھارو م
 کہ دیکھو اب اگر جو ہو مرد بارو م
 کسی بند یہ جو کیے غور مین نے م
 قوافی والفاظ مین اور مین نے م
 اسی ناکارو مین متوجہ حجت ادا کی م
 پہاڑی رفیقون کو شہ نے نڈاکی م
 کہ وہم کے یون گوش دہر روٹ م

ایسی مین ادھر عایدین نے پکارا م
 کہ بابا جی مین کیا کروں گا بچارا م
 اسی بابا اکیلا مین اب کیا کرونگا م
 اسی بابا مصیبت مین کیا کیا ہوونگا م
 مین تم بعد احوال کسکو کہوونگا م
 اس لشکر دین مین مین کب تک ہوونگا م
 مجھ کو کہئے ناموس کید ہر لیجاؤن م
 کہان جسکے عورات کو مین چھپاؤن م
 ولیکن مین اب انکو کید ہر لیجاؤن م
 کہان سو مین اب یہاں میں کو لائے م
 کہا شہ نے ہر ایک کو چھاتی لگا کر م
 بوقت مصیبت زاریات اطر م
 یہ قریب کے شہیرن کو سدھارو م
 کہ دیکھو اب اگر جو ہو مرد بارو م
 کسی بند یہ جو کیے غور مین نے م
 قوافی والفاظ مین اور مین نے م
 اسی ناکارو مین متوجہ حجت ادا کی م
 پہاڑی رفیقون کو شہ نے نڈاکی م
 کہ وہم کے یون گوش دہر روٹ م

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

بایر کا نکال کر اس کو زمین پر لٹا کر دیا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ تیرا دل میرا ہے اور میں تیرا دل ہوں۔

تجربہ نامت مہار اوسکو جو تہا بہانی دلوں کا
 بیٹھی کیرنڈا پڑی ہو سی ہو چھکو پڑا غم
 اس منہ کو سپر اہو انیکٹ دلوں کا
 کرنا ہو شب سخت کوئی گہر سو جدائی
 دیکھو اسی صحف جو کیا قصد عدل کا
 بیوہ یہ کہا تو لگی ہو تو ہی سہا گن
 کہہ کہیں رسالت کی شاسرہ سہن کا
 سن شکر لہرتی ہیں چھو بیٹھو راتین
 کیا فکر دیون انکی زبان اور دہن کا
 بن سرتین داماد میں کس کسکو دکھانا
 اس شادی جب نور گیا اوسکو نہیں کا
 اس سیاہ میں اب نہ کی انہی کو ہر وہ
 تن مگر سو کیا جنم کہ یون اوسکو رتن کا
 اوسجا بہ نظر آئے تہا نہ گامہ محشر
 ہوتا تھا جگر آب زمین اور زمین کا
 اس مرثیہ کہ کہی ہو کہہ دلیں یہ سید
 سایہ ہو تو میری سر پہ شہید ہو کر چرن کا

چچو تھی دولہن ناقہ پر بر سفت چادر
 تان کہتو تھی دولہن کی یہ رو رہو کھرم
 اب لوگ کٹم کہی کہتو سونگو باہم
 یہ بولتو سونگو ہو وہ ہیں لوگ چوہانی
 دولہ کو تین شکل دولہن کی خوشنالی
 کوئی تو کھیکا ہو عجب بہان کی دلوں
 بولی کوئی میں کیا کہوں شادی کا دین
 جھید ہو میں کلچ کو مر سو خلق کی تین
 اور خلق سمجھتی نہیں یہ دہر کی گیار
 بیٹھی کا جلا پا جو ہو کیونکر وہ تیاؤں
 آنکھیں کہو سطح میں سمدھن سو ملاؤ
 منہ دیکھنا بیٹھی کا سری اوسکو تنگ
 شیشہ سو فلک کہ یہ شب عقد گر تنگ
 کرتی تھی بہانیں غرض اب بار و خیر
 چٹ اوسکو کہوں کیا کی میں ان باتوں کو
 سو وہ انہ لڑا پڑو اعمال سو چون یہ
 جس فرمائش پہ قیامت کا ہو خوش

یہ وہی ہے جس کو میں نے کہا تھا کہ تیرا دل میرا ہے اور میں تیرا دل ہوں۔

۳۶

احوال روزگار مورتی لکھا کیسا
 کوئی پڑا کیا اوس کوئی سنا کیسا

یہ وہی ہے جس کو میں نے کہا تھا کہ تیرا دل میرا ہے اور میں تیرا دل ہوں۔

گذر سوین در تو کمر سو آج تین دن
 کاشو سهار سو خلق مین پر گئی مین نین
 پانی سو بهی نه تنو کیا آج تک سلوک
 آتی سو مینه پولو مین لو هو کی بلوک
 سیم جو به گناه که جتنو مین آج تک
 مر نیکو تو مر نیکو که هوا سیم کیا هر شک
 تو تهمین بهم بنی کار لین فرصت تم اندو
 آل بنی پاشنی تو اب مهر تم کرد
 اس سو زیاده بهکو تم اب زارت کرد
 رسوا سو شهر و کوچ و بازار است کرد
 بهتر سو کرد و همین خضت مدنی کو
 شد اگر و شک ایک تو هر اکو سنی کو
 کتا تها عابدین بهی با منت تمام
 مانین شو به سخن کوئی ده زاده حرم
 القصبه بختیو نیه ده غارت کو کر کو بار
 نقاش و سوسوان سو کر بل بنو بکا
 کتا سو اگر مائل جاسف نیه سخن
 بولای سن نرید و ده ملعون بگ مین
 ایسا انهنون و لکو مرے شاد کردیا

انسو نهین بهار سو تهنو اسلین بهین
 جنگل کا چار پاره بهی پانی پیا کیا
 قطره تهار سو ماته کا سو تها خون خوک
 اس غم مین بسکه سینه بهار اکا کیا
 جگ مین کوئی مو انهنین موت تنگ
 مر تو نه گئی پر اکو هم اده مو کیا
 حیدر سو کو چا هو بهر بهین و دهر کو لیجو
 جو که که کر چا سو سو تهنو بهر لاکیا
 چر هو اسکے اشترو نیه نمودار است کرد
 کم بهی به جو تهنو جو هم پر و اسینا
 دلسر بهلا و آل محمد کر کینے کو
 مدت بهی که ماته تهار سو جلا کیا
 رخصت انهنو کو تم کر لیجا و چکله شام
 اپنا سو اون لعینون آخر که کیا
 ابلحوم کو جبر سو او نونیه کر سوار
 چالین نهین آپ کو دمان پونچیا کیا
 پونچو حرم جو شام مین بارنج و بجن
 اس دغ سو فوج نهی مجکله راکیا
 اس خصی کو میری سرا پامین بهر دیا

کاشو سهار سو خلق مین پر گئی مین نین
 پانی سو بهی نه تنو کیا آج تک سلوک
 آتی سو مینه پولو مین لو هو کی بلوک
 سیم جو به گناه که جتنو مین آج تک
 مر نیکو تو مر نیکو که هوا سیم کیا هر شک
 تو تهمین بهم بنی کار لین فرصت تم اندو
 آل بنی پاشنی تو اب مهر تم کرد
 اس سو زیاده بهکو تم اب زارت کرد
 رسوا سو شهر و کوچ و بازار است کرد
 بهتر سو کرد و همین خضت مدنی کو
 شد اگر و شک ایک تو هر اکو سنی کو
 کتا تها عابدین بهی با منت تمام
 مانین شو به سخن کوئی ده زاده حرم
 القصبه بختیو نیه ده غارت کو کر کو بار
 نقاش و سوسوان سو کر بل بنو بکا
 کتا سو اگر مائل جاسف نیه سخن
 بولای سن نرید و ده ملعون بگ مین
 ایسا انهنون و لکو مرے شاد کردیا

انسو نهین بهار سو تهنو اسلین بهین
 جنگل کا چار پاره بهی پانی پیا کیا
 قطره تهار سو ماته کا سو تها خون خوک
 اس غم مین بسکه سینه بهار اکا کیا
 جگ مین کوئی مو انهنین موت تنگ
 مر تو نه گئی پر اکو هم اده مو کیا
 حیدر سو کو چا هو بهر بهین و دهر کو لیجو
 جو که که کر چا سو سو تهنو بهر لاکیا
 چر هو اسکے اشترو نیه نمودار است کرد
 کم بهی به جو تهنو جو هم پر و اسینا
 دلسر بهلا و آل محمد کر کینے کو
 مدت بهی که ماته تهار سو جلا کیا
 رخصت انهنو کو تم کر لیجا و چکله شام
 اپنا سو اون لعینون آخر که کیا
 ابلحوم کو جبر سو او نونیه کر سوار
 چالین نهین آپ کو دمان پونچیا کیا
 پونچو حرم جو شام مین بارنج و بجن
 اس دغ سو فوج نهی مجکله راکیا
 اس خصی کو میری سرا پامین بهر دیا

کاشو سهار سو خلق مین پر گئی مین نین
 پانی سو بهی نه تنو کیا آج تک سلوک
 آتی سو مینه پولو مین لو هو کی بلوک
 سیم جو به گناه که جتنو مین آج تک
 مر نیکو تو مر نیکو که هوا سیم کیا هر شک
 تو تهمین بهم بنی کار لین فرصت تم اندو
 آل بنی پاشنی تو اب مهر تم کرد
 اس سو زیاده بهکو تم اب زارت کرد
 رسوا سو شهر و کوچ و بازار است کرد
 بهتر سو کرد و همین خضت مدنی کو
 شد اگر و شک ایک تو هر اکو سنی کو
 کتا تها عابدین بهی با منت تمام
 مانین شو به سخن کوئی ده زاده حرم
 القصبه بختیو نیه ده غارت کو کر کو بار
 نقاش و سوسوان سو کر بل بنو بکا
 کتا سو اگر مائل جاسف نیه سخن
 بولای سن نرید و ده ملعون بگ مین
 ایسا انهنون و لکو مرے شاد کردیا

[illegible]

یہی آئی جو دلمین لہریں عرات کی ناری
 شہ عباس سے جب سکو شہ دین دنیا
 کہا جان برادر پتو جیتو جی نہ وں جاسے
 غرض خست یہ یکہ گیر منہ الحاح و زاری
 کہو ہوا تند برق نسیم او نکو تقاری ہی
 چلا عباس جب قریب سن رشک کو ہر
 رکھا جن قدم تک الکی اپنا چوڑا لشکر
 جگہ سے اپنی کوئی نو حکواری نہ ملتا تھا
 کوئی دیکھہ او نکو جیو نکو وہ اوہن ملتا
 جو میں چا پیو چلو میں پادشہ و کم ہر
 چلا پیاسا ہی وہاں رشک کو سودہ و ہر
 یہ ماری باگ تب لشکر لے پیرین ملوٹ
 جو پونچا رشک اب لیکر تو مار می جاوے
 یہ سنکر فرج شام و سپر گہا سی جاگلی
 کیا جو ان عدیہ نعر طرح یحلی کوں کہا کر
 کہا اتام حجت کو لہو عباس سے اوس دم
 جو اسن بانگو تم دوگی تو کیا دریا ہو کا کم
 حرم کو بیچ مستور میری اہ نکت میں
 بنی کی دخترین اک بوند کی خاطر بلیکرتی

دیا سر ماتو میں دیا یہ جایا مشک ہلایا
 کرو روں کر کروں رشک انکھوڑو لگاؤ
 کہو گی خلق سر ہا یکا اگر دیکو کٹوایا
 کہو جون برا ہم نہ پینہ رکھہ شکساری
 مرخص اس طرح سفار دین او سکوفرمایا
 تو لاؤ رویدان کا فراو سکو قصد پر اکثر
 جہنم کو اوسو دین اجل کرنا تہ ہجویا
 چلو تہا نیزہ اوس جاسی چاؤ تیر چلتا
 لب دریا ملک پتو میں طرح پونچیا
 بیاوشنگان ہر گیا ہر سردم ہر
 عنان کو پیر کرکب کو دریا سے نکل آیا
 کہ یہ تہا چلا کر خانہ رین سکر ڈن سنے
 اسی نہدی دیا تہو تو سکوت قتل کروایا
 پراڈنی ہی حکم کر تیج او سکوسا نہجیا
 کہ بہتوں کا جگر پشکر لہو انکھوڑو ترایا
 سندو میر سخن ابد ترین خلقت آدم
 دواب انکو جس پانی تہو کر دیا
 زبانیں تشنگی سے او نکو تو سچ چٹکتی ہیں
 اوسہن پانی سے کو آج دین سر آیا

(Left margin text, partially illegible due to angle and bleed-through)

(Bottom margin text, partially illegible due to angle and bleed-through)

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

کتابت نموا
۲۹

Handwritten Persian text from a manuscript, likely a historical account or chronicle, written in a cursive style.

شہادت دے کر مجھ کو توفیق گریہ وزاری
کیا کروں میں ترسے غم سے کی تیاری

اور اس کے ساتھ کسی مملکت کی نزاری
ہمیشہ اگر محرم کو اس سے

مرمر

میں ایک نصیحتی جو یوں ارزہ نادی
 عیسیٰ کو فراموشی کو ہم غیب کی قربانی
 فرزند اگر ہوتا تو سہی میرے سر کے
 کہتے کہ مسلمان ہیں ہم سہی میں ہر
 جس وقت کہی مجھ سے یہ بات نصیحتی
 سو چاہیں جواب ایسا کیا کہ جس کو
 سن بعد تامل کر یہ او سکر سخن کار د
 نزدیک ہمارے تو کا فرسہ سہی میں
 شکریہ نصیحتی تو بلا مستقیم ہو
 سو من ہو ریہ نیکو سنتی کہ فراموشی ہو
 ارزو ہم کتب ہم سینہ تری میں ہماری
 کی سعد کی پیشو فریاد کہ ان بان
 سرحد ہی سر کاٹ اٹھانیرہ پڑھنا تو
 سب وقت نماز اپنا اس مجاہد میں ہم
 سنگریہ اندازی صفت باندہ وہ بدترین
 القصد میں او پر کر قتل امام دین

پوچھا کہ مسلمان ہو لو لایہ وہ حضرت علی
 کرتے تو ہمیں پادشاہ عوام مسلمان
 سر کر تین ہم او سر کر تہو نو خنجر کر
 اور اب تو میں ہ کا فر چکا کہ نہیں تانی
 ہر سو ہر لگا میری سنتی ہی عرق لئے
 یہ بوجہ کہ کیوں ناحق کہیجی میں شہانی
 لایا کہ عمل ایسا جسے کہ ہوا سر زد
 کب راہ مسلمان ان شفیق کی ہم مانی
 یوں بن میں تمہاری سو تم کہیے قائم
 ہر چند کہ وہ عاصی اس امر کا ہوا
 گھوڑی سو گر اجس دم فرزند شد مران
 ہو دیگی یزید اگر تم سب کی شاخانی
 فرصت نہ تر بنی کی درہ ہر سو دو تم
 آخر ہمیں شکل انبی ایزد کو ہو کاملانی
 شمار اگر ہوا سب کی امانت میں شیخ کبیر
 سب شکر کو سجد میں ہر گز پیش

۳۹۱

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۳۹۳
 ۳۹۳
 ۳۹۳

او فوجی خلط بال پر چھتا ہی
 عابد جو بچا رہا اوسن جو کا وہ ہوتا
 اوسن ہی فوجی رہا اوسکی سب پر اور
 عباسی دیاسی بد شک نکل آیا
 مدینہ تر و حکایت نو اوسن بد شک پیرا
 کیون خط و قرض سو مینج سنا ہوا
 اسپین غم نامہ اس طرح ملا تو ہو
 یہ عین کرم تو اگر اس طرح سو ملو
 نہ وہ سہا بھی سر شام کو لیا ہوا
 حیران ہوں کہ خدشہ کین طو لیا ہو
 افعال یہ جو چین کی بات بناو کہ
 یہ حرف سن اکثر کراؤ سو چلا کر
 گفتی بھی شعی ادینن سنا سو چلا کر
 چاہا یہ عینون دہان ہو کہ لو کہ دین
 عت کی تین اوسکی وہ ظلم بھی کہا ہوا
 یہ تھان کہ وہ ملعون گھوڑیہ چڑھ گیا
 اک شیر ہوا پیدا سیت مین از ہوا
 ترین بعد کہ دہان انکو جیسو کہو ہوا
 اور مال محمد کہ ہو قال جو بچا رہی

[illegible]

اول صلوات الله عليه
 بر جوان جوان
 از دوازده سال
 شصت و نه سال
 فاجد کو
 از دوازده سال
 شصت و نه سال
 فاجد کو
 از دوازده سال
 شصت و نه سال
 فاجد کو

[illegible]

[illegible]

نہیں تسلی دل اپنی اس سوا کچھ اور
کہ قطرہ آب سے ہو خلق خشک افغان
ملی نہ عابد بیمار کو دوا کچھ اور
بغیر یا نیکر ہو جامِ خشک جیسے روکھ
غمِ بدر کی بن او سکو نہتی غذا کچھ اور
جو کچھ گھر تہا کوئی منہ وہ او سکا کلت ہتا
بغیر پاؤ کی زنجیر کے سدا کچھ اور
سخنِ لاس کا اس سے گری نہ وہ پیشا
نہ او نے طعن و تعرض سوا سنا کچھ اور
کشان کشان گویکے سو دینید لعین
سوا سی لعین کو دینا سے بھیجنا کچھ اور
فلک کی پشت سے گزرا سے سامع خوش
کہ او کی چشم سے جو خون جگر ہا کچھ اور

[illegible]

کس کو کہا زیکا ہو جایا کس کو کہا کی جانی
 سوز و گریہ آتش بازی ہر ایک آہ و ہوا کی
 اوسکو بدل بیان ہر ایک کی جانی پر کوہِ داغ
 روشنی کو جہاڑ دیکھو لوگو کو گول لگانے کی
 اپنے اپنے کو ہوسر انکی سبکی سوئے باگین

Handwritten text in Arabic script, likely a continuation of the manuscript's content.

و منی می بیند که در این عالم
چون از سر آمدن بخت و حال
درین عالم است که هر کس را
که در این عالم است که هر کس را
که در این عالم است که هر کس را
که در این عالم است که هر کس را
که در این عالم است که هر کس را
که در این عالم است که هر کس را

مجموعه

کتاب تفسیر جامع...
 کتاب تفسیر جامع...
 کتاب تفسیر جامع...

سجده فرزند محمد کی نہ دینو میں مہراب
 پیاس کی حالت تو یہ تھی اس جگر پر
 اور ہم اپنی مصیبت کیا کہیں اس کے
 آتی ہی شقیوں نے دھج پیڑ کی خیم کو لگا
 لیکر لڑکے کی مستور نگینوں کا نسو بہا
 دست برد اس طرح پر کر کے لگو وہ نابکار
 آخر شادون چادر دن تک سہی نہ تار
 بعد از ان اونٹوں پہ بٹھلا ہکسو سو قتل
 جاڑے جو صدم سہار جانب مقتل نکلا
 کیا کہوں اگر غرض کہ لڑنے کی نیرون یہ
 اور لو تھیں ڈال سارے خاک و خون ٹالکر
 ظالموں کیوں تم سب کے عزیزوں پر
 طعنہ زن کا جو م کیا اگر ایسے کو طعنہ دینے
 ہمیں ہزاروں اسکو ہم جو دینے طعنہ باریا
 مرگ کو ڈھونڈنا کی تیرہ ولسی ہم سارے مار
 اس طرح باہم کہتی تھیں چشم خفا
 سامعین تاب نہیں سہو انکار گراں

ہو مسلمان خدا نارسن نامہ رسانان
 لاکہ ذیت اسع احوال ان تہو اسکی
 واسطی غارت کو جب خیمہ پر جو جین ماراں
 سمجھو ہم کیا فتنہ محشر اوٹھا سو سہاگ
 پس مرین آئیں تینا نزدکات گہراں
 فی روز ویر پھوڑا جفس سے کھینکا مار
 وقت خصت بہا کی جو چادرین ہونیاں
 لاسو وہ ملعون بکر شامیان رسویاہ
 سبک لاشو نام لیکر ہمیں تلبا بیان
 حضرت خیر البشر کی جو تہو دلند جگر
 اپنے خوش واقربا کی لاشیں دفناناں
 دیکھو یہ کچھ اور وہ دنیا سی فانیمن
 رست فی باقر تعرض کی ہمیں سواناں
 مرے جین میں نہیں پر کچھ کھینکا جتنا
 تن سوجی نکلا نہ اور لاکھوں چھارے
 جو جو سننا تھا یہ باتیں شکستے اوٹھو
 ابرو گراں تو بونین خون کی برسائیاں

کتاب تفسیر جامع...
 کتاب تفسیر جامع...
 کتاب تفسیر جامع...

۳۹۹

(۱۲) مرثیہ حضرت امام حسین
 با کو کہتی تھیں کہ رنگا قصہ کرسایا
 مرچ کر تیرے تو سبیش و بارہ سائیا

کتاب تفسیر جامع...
 کتاب تفسیر جامع...
 کتاب تفسیر جامع...

بچوں ساکتہ ایک ایک سکا یوں کھلا گیا
 کیا برادون باسی عجیب تو تین کھلا گیا
 دیکھیں اگر اس پر تو تیرے جوار کی طرف
 دیکھیں اس معصوم و فقیر کی طرف
 باسی لب جہوین میں لکھ جلاؤ ملی ہو
 باسی میں دوا بلانیدو جلاؤ ملی ہو
 دیکھیں اس سلی نفی سی روئے دل چلاؤ
 دیکھیں اگر یہ سی پوچھا تیرا کیا ہو
 باسی دہالی سلیہ باسی پوچھا جان
 جیسے پوچھی میں کا تیرے کو یک وقت
 آ طرف شاؤ کشا عباس پوچھی کہج
 سخت دشت بخوبی سو اس خیمہ کہج
 مشک لیکر کیوں کیا پانکی طار غصیب
 کیوں کیا اوان ظالموں کی فوجیں گھر ہو
 دیکھیں لاہین بیگور و کھنجان
 سب بزرگ و خود دین اس میر کیست
 تیرے جاگے الم سر جان اپنا کہوتی میں
 کوئی دم میں جان سے بچان و نہ ہوتی میں
 باسی اس نشت بلا میں پھنسیت تھی

بند بندہ اوسکا بزرگ شاخ بھل کا گیا
 باسی یوں آکیا جیسے نہ دلہ بیاہیا
 دیکھیں جلق اوسکو میں کہہ کرے کڈا رہی
 دیکھیں اوسکو کہہ کر دین پوچھی تیرا
 باسی میں بولی شاد کا سہینا دیکھی گھر
 باسی نسلو کہ چارہ جان بستان
 دیکھیں اوس سچ کہ بڑے نانا کھانا
 باسی سولہ سی سوا اوسکی تیرا بیاہیا
 باسی پانکی خاطر پوچھی غصیب
 ہر کوئی ساعت کی مجال ہے دھڑکتا
 لاشہ کہ باسی اوسکی پاس سے خیمہ کہج
 ایسے دینے تو اب نہ باسی تیرا بیاہیا
 کیوں نہ آیا و تان تو دھیتا ہویا
 کیوں کھا کر شاؤ آیا و لاؤ سامیان
 خاک مافی میں اڈو لوہو میں بن پڑا
 یہ صحبت سر پہ پوچھی ہو سر سامیان
 پیشتی میں سر کو اور اکھڑو لوہو دین
 تیرے دکھم ہر اک تیری خواہ سامیان
 باسی پوچھی شمشیر تیرے ایسی کہہ کر

Handwritten marginal notes in Urdu script, likely commentary or additional verses, written diagonally across the top of the page.

وہ میں ہوں غائب کسی جگہ سر پہاڑ گیا
 تو کہہ پانی سواو سکی نہ پہاڑی حسین
 پمیلان سلف پر ہوا ہو کیا کیا کچھ
 اس امر میں نہیں طاقت زبان کا حسین
 وہ ہو کہ پہنچا عیسیٰ کو دار پنج و محن
 کہ سب میں تابع مرضی حق دیا حسین
 کہ روز حشر کہیں مجھ کو یوں حشریان
 کہ اس کو کج سوئی جیب نوا حسین
 بنی کی گو دین میو تھو کر کو حلق تقسیم
 یہ دونوں انگلیں ہیں سری میں حسین
 خدا کہ ہو کہ مرگ انہیں سو کہ کس قویل
 کہا کہ اس جو چاہو تو ماورای حسین
 کہ بگاڑ لکھو علی کی غم حسین و دینم
 کہ بگی خاطر یوں جگہ کر کہ دای حسین
 کہ میں ہوں سر و عنق میں نام میں نام
 کہ اس قتب سو یہ کیا معنی و لیل لائیں
 رب کہہ کہے جاہ نگاہی میں سخن
 یہی ہو امر اسی طرح حسو کھا حسین
 مگوی تشنہ سو میری لہو چو تو چو

ایہ باب یاد اس غرض سے مناد اللہ
 او کہ اور اسکو تینوں کا ٹین پر یہ کراہ
 جفا پر پہنچ پر نہیں ہو تہا کعبہ
 عوض میں اسکو کہہ سنے کہو نہ مانگا کچھ
 سزا ہوا رہ سو تو کٹر و ذکر یا قاتن
 تو میں یہ کہہ کر تا اگر نہ میں گران
 دیا میں اس کو سر زیر خنجر زبان
 تو العین رضا خدا جہا میں زبان
 خنجر جو یاد کہ اگر دین اور ابراہیم
 تو دیکھ دو تو نہ کہہ کر رسول کریم
 کہ اس میں تم ہو کر ازیام کہ کر دل
 تو دلیں سوچ کر اس دم خدا کا و قویل
 جگر اس جلا و بگا داغ ابراہیم
 پشہو گی چاقی حسن کی یہ سنگر کہیم
 امور مرتبہ بس مجھ ہو گئی ہیں نام
 دلی ہو میر تین اپنی بندگی سو کام
 جو جگر و چوہو روح الامیں دینا سخن
 کہ خلق کر کر میری روم دم پر سخن
 بہہ جو کہ راہ خدا میں ہوا جدا تو ہوا

Handwritten marginal notes in Urdu script, continuing the commentary or providing additional context, written vertically along the right side.

Handwritten text in Urdu script, possibly a signature or a specific note, located below the right margin.

Handwritten marginal notes in Urdu script at the bottom of the page, continuing the literary or scholarly discourse.

کون ہو ایسا رحم کر جو حال از کجا نکون
 غرض جو کچھ گندھی ہو اس میں تاب کس کی
 عقل غلاموں چکریں کون میں کا بیچ
 اشک کی جاگدھون کو قطرہ و برہنہ چشم کی

کس سے کہیں ہو رو کو پند اور میں نکا و در
 دین غلاموں ہو سوا احاطہ صبر کی تہ
 جو ظلم اور سہا ج ہو اصف و فلک سے باہر
 خوب رو لایا سب کو تو فی اسکی خراسانی کر

کون ہو ایسا رحم کر جو حال از کجا نکون
 غرض جو کچھ گندھی ہو اس میں تاب کس کی
 عقل غلاموں چکریں کون میں کا بیچ
 اشک کی جاگدھون کو قطرہ و برہنہ چشم کی

مرثیہ

تشہد کہ بل میں ہوا آج حسین مظلوم
 کس جگہ ہو کا پڑا آج حسین مظلوم
 خویش و عزیزند و برادر یہ سبھی کٹوا کر
 ذبح خنجر سے ہوا آج حسین مظلوم
 قول و فعل اذنی ہو وہ کرب بلا میں آیا
 کہا گیا اذنی دعا آج حسین مظلوم
 یوں بھی سوتا ہو کہ لڑ بڑا کر وہ پرتا ہو
 بھور جو رنمیں رہا آج حسین مظلوم
 رات دن دش مبارک ہی چوتھا تھا
 اوسکو عالم کو کہا آج حسین مظلوم
 خاک پر دبوچیں تن اوسکا پڑا ہو میر
 سویا لو ہو میں بہا آج حسین مظلوم
 مگر سو داما دکا دیکھو تو بدن ہو سارا
 لرزیزوں کا گنا آج حسین مظلوم

کیا ہوا ای خدا آج حسین مظلوم
 کشتہ تیغ جفا آج حسین مظلوم
 گھنٹی سے کو فونکو کرب و بلا میں اگر
 تیغ اور تیر کے زخم اپنی بدن پہ کہا کر
 مگر سے شامیوں اوسکو تینیں بلوایا
 انرا لام سرا ہو کے تینیں کٹوایا
 لڑو میدان میں سپاہی کوئی جاتا ہو
 مگر سو طرح کوئی آپ کو کروا تا ہو
 لاڈ کی بات بنی جنکی سدا سوتا تھا
 جسکو افاق حسین ابن علی کہتا تھا
 وہ جگر فاطمہ کا اور علی کا دلبر
 ظلم کی تیغ سے کربل کی زمین کے اوپر
 تیس میدان میں بیٹھ نکلا پڑا ہو نیارا
 اوسکا بہانی لب دریا پہ پڑا ہو مارا

اور دعا دے سونو مظلوم
 کون ہو ایسا رحم کر جو حال از کجا نکون
 غرض جو کچھ گندھی ہو اس میں تاب کس کی
 عقل غلاموں چکریں کون میں کا بیچ
 اشک کی جاگدھون کو قطرہ و برہنہ چشم کی
 کون ہو ایسا رحم کر جو حال از کجا نکون
 غرض جو کچھ گندھی ہو اس میں تاب کس کی
 عقل غلاموں چکریں کون میں کا بیچ
 اشک کی جاگدھون کو قطرہ و برہنہ چشم کی
 کون ہو ایسا رحم کر جو حال از کجا نکون
 غرض جو کچھ گندھی ہو اس میں تاب کس کی
 عقل غلاموں چکریں کون میں کا بیچ
 اشک کی جاگدھون کو قطرہ و برہنہ چشم کی

کون ہو ایسا رحم کر جو حال از کجا نکون
 غرض جو کچھ گندھی ہو اس میں تاب کس کی
 عقل غلاموں چکریں کون میں کا بیچ
 اشک کی جاگدھون کو قطرہ و برہنہ چشم کی

[illegible]

درین کاغذ میں دیکھا گیا ہے کہ
 آج رورویوں پچاس ہزار ہزار
 دیکھا گیا ہے کہ آج رورویوں
 بار لایا شاخ بر باغ رسالت کا ندل
 لیجئے میں آج ہم اس کاغذ میں
 ناقہ صالح سے توبہ کہیں تیری
 اوسکی امت پر خدا کو امر تو کیا
 کاٹ نیر سے پر کہا اوتن لیا لو ہون
 لیجئے میں شام کو تیرے کریمہ
 جنگل میں قافلہ دار ہوا جاقال
 منہ بقیہ کھڑکے کوئی لگی کرتی
 آسمان تیری نظر لگا سکا کہ
 آج تک اوسکی نہیں فریق کفر
 آج رفیق کو دیکھو اوسکو کہ
 یوں رخت خشک کا کاٹنے کوئی
 ٹوٹ کر تین میں سے کوئی
 ٹکڑے ٹکڑے یہ جسد نہیں
 بعد اوسکو خانہ رنجیر سے
 رات دن ہم پر اسیری میں

دروغ عاشقہ یہ بھی کہم روزِ شنبہ
 گوش تک سیریل کو پونہ بی بی
 یا رسول اللہ کہ یہ سوچا آغشت
 شعلہ میں سیر نیر سے کہہ راہ
 دست خلعت لیتو کی امید پر
 داد و لودہ ساری اب کہ تیرے
 ناقہ جو مرکب تھا صالح کا
 یہ تو رکب و ش کا یہ تیرا
 اہلیت اوسکو جو ہم باقی رہا
 لکھتے ہیں کہ کتب میں راویان
 جاڑی نقش سدا پر جو رتبہ
 یہ جگر گوشہ و تیرا سونہ لاق
 تابش نور شدہ سے سو کہی
 خلد میں کیا فارغ ابدال اوسکی
 عضو عضو اسکا حد ایسا کیا
 کہیں ڈال تیرا جلی اوسکی
 اگر جنت سے کتاب اب کر ملا
 اولاً تجنیہ و تکفین اگر اس
 جلد ہلکو ہی چھوڑا ان ظالموں کی

صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم
 چمن میں جو کوئی بی بی
 جگر گوشہ کہہ کر مارا
 سونہ لاق کاغذ میں
 شعلہ میں سیر نیر سے
 دست خلعت لیتو کی
 داد و لودہ ساری
 ناقہ جو مرکب تھا
 یہ تو رکب و ش کا
 اہلیت اوسکو جو
 لکھتے ہیں کہ کتب
 جاڑی نقش سدا
 یہ جگر گوشہ و
 تابش نور شدہ
 خلد میں کیا فارغ
 عضو عضو اسکا
 کہیں ڈال تیرا
 اگر جنت سے کتاب
 اولاً تجنیہ و تکفین
 جلد ہلکو ہی چھوڑا

صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم
 چمن میں جو کوئی بی بی
 جگر گوشہ کہہ کر مارا
 سونہ لاق کاغذ میں
 شعلہ میں سیر نیر سے
 دست خلعت لیتو کی
 داد و لودہ ساری
 ناقہ جو مرکب تھا
 یہ تو رکب و ش کا
 اہلیت اوسکو جو
 لکھتے ہیں کہ کتب
 جاڑی نقش سدا
 یہ جگر گوشہ و
 تابش نور شدہ
 خلد میں کیا فارغ
 عضو عضو اسکا
 کہیں ڈال تیرا
 اگر جنت سے کتاب
 اولاً تجنیہ و تکفین
 جلد ہلکو ہی چھوڑا

صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم
 چمن میں جو کوئی بی بی
 جگر گوشہ کہہ کر مارا
 سونہ لاق کاغذ میں
 شعلہ میں سیر نیر سے
 دست خلعت لیتو کی
 داد و لودہ ساری
 ناقہ جو مرکب تھا
 یہ تو رکب و ش کا
 اہلیت اوسکو جو
 لکھتے ہیں کہ کتب
 جاڑی نقش سدا
 یہ جگر گوشہ و
 تابش نور شدہ
 خلد میں کیا فارغ
 عضو عضو اسکا
 کہیں ڈال تیرا
 اگر جنت سے کتاب
 اولاً تجنیہ و تکفین
 جلد ہلکو ہی چھوڑا

دروغ عاشقہ یہ بھی کہم روزِ شنبہ
 گوش تک سیریل کو پونہ بی بی
 یا رسول اللہ کہ یہ سوچا آغشت
 شعلہ میں سیر نیر سے کہہ راہ
 دست خلعت لیتو کی امید پر
 داد و لودہ ساری اب کہ تیرے
 ناقہ جو مرکب تھا صالح کا
 یہ تو رکب و ش کا یہ تیرا
 اہلیت اوسکو جو ہم باقی رہا
 لکھتے ہیں کہ کتب میں راویان
 جاڑی نقش سدا پر جو رتبہ
 یہ جگر گوشہ و تیرا سونہ لاق
 تابش نور شدہ سے سو کہی
 خلد میں کیا فارغ ابدال اوسکی
 عضو عضو اسکا حد ایسا کیا
 کہیں ڈال تیرا جلی اوسکی
 اگر جنت سے کتاب اب کر ملا
 اولاً تجنیہ و تکفین اگر اس
 جلد ہلکو ہی چھوڑا ان ظالموں کی

جو نہیں گزرے ہوا سکول میں نہار
 خون کے اشک ان سوتے ہیں حصار
 عمر طبع ملک ہو ماتم دار
 مرتبہ سندس حضرت امام دربان پنجاب معہ دو پیرہ
 کو کہی میں بیت کہ روز سب کو گمان
 چیدہ نئی آن آجائے نام نہول ہو نہ جان
 جانی ساو جیتی کہی او تہی کسوں بہر گمان
 میرا تندی حال ہی ہیں کہ کب پاسی
 او تہی سنون پیچو اتہی بہر نہ آسی
 دست پر ندین بی کی تندی جگہ گمان
 ان گلان میں کہکاش کو میں باس کو اندی
 بہن مناوے اوندی رس جانے جس نہا تو
 کیا جانے کیت ہو پی دہپ ہوا دیا چا تو
 سادھی کل پوراوار دیوں پچھدی جی جا
 کتوں لچ اس گل کو پندی متو نہا تو
 نندل او سنون بہا یا کیکہ میں سمجھائے
 سائیں جیاد میں بہر کہہ بہر نہا دیکھائے
 شہر دینا جہ میں چہا تہی گہری گہری
 قوت تو تندی جی گل جی یون پی نہری
 کون ستم دی پتہ جی جگہ پوسے ہو

۲۱۰
 گلزار

کو تو وہ دیکھا رو رو کر
 جہاں بادست ملاوے نہی
 کو تو وہ دیکھا رو رو کر
 جہاں بادست ملاوے نہی

کو تو وہ دیکھا رو رو کر
 جہاں بادست ملاوے نہی
 کو تو وہ دیکھا رو رو کر
 جہاں بادست ملاوے نہی

کو تو وہ دیکھا رو رو کر
 جہاں بادست ملاوے نہی
 کو تو وہ دیکھا رو رو کر
 جہاں بادست ملاوے نہی

[illegible]

[illegible]

بادشاہ تہا کنگن تیرے سکھ کر نے کو مائے
 کہا میں جانے تھی ہو یوں بچھری گلی ساتھ
 دشمن نہ بدی کی ہن چرخ کی کی چھوٹ گئی
 چاؤ میں شاہ کی مین ہی تو کو ہر زندہ سوئی
 بیاہ کی شب سارا کٹھ سر سردا دی دھول
 دولہا کی چوتھی کے دن تیج کی ہون ہول
 ایسی نہ رہی دیکھی ہو کنگن کی خوشہ کرات
 آہی صحت بھی تکی کہیں نہ فلک اٹھی
 دولہا کی قسمت میں مرنا بیاہ کے روز
 جیوے دولہن جب ملک دولہا کا ہو روز
 کوئی بچی دیکھی ہو اسی مٹی کو جو بیاہ جو جاو
 کہا نا جو اس نہ مین چا خون جگر اٹھا کہو
 یہ شادی دیکھی نہیں کہتے ہوں گے لوگ
 جس شادی کی رسم میں ہو ہو سو رہی ہو
 جو جو ادھس لکھا سہا کون جفا یہ سہا ہوگا
 آتش غمشا دین اسکی دل عالم کا دہتا ہوگا
 بیٹا تہا یہ حسن کا قاسم سر کا نانو
 بن مین جو نے سرٹا چوڑی میں گانہ
 دولہن تیری کہتی ہو چکو دولہا ہو پیر اکیس
 دولہا اور دولہن کا جیکو دیکھا کسو نے سچو

ابھی ہم پر ایک شکایت ہوئی ہے کہ
 ازبکستان کے لوگوں نے کہا ہے کہ
 ان کی تہذیب اور رسم و رواج سے
 ہمیں کچھ شکایت ہے۔
 ان کی تہذیب اور رسم و رواج سے
 ہمیں کچھ شکایت ہے۔

سب سے پہلے یہ بندہ چلا سکا کہ	ازبکستان کے لوگوں نے کہا ہے کہ
میرے ہونے کی خبر جب تک سنو	درگزر خط لکھتے ہیں کہ
پہول جاتا تہذیب اور رواج وہ	پراوٹھا کہ جب قلم لکھتے لگو
پہلے کے آہ سر دیکھ لگو کہ	بشنواز نے چون حکایت میکند
عبد کی جامہ تہذیب لولا پہرام	دلین تہذیب یہ قدم جو نہیں نام
دیکھتے چاہتا تہذیب میرا قیام	شکون ہر چند اس سے کوئی نہ ہر نام
پریہ دل اور وہ اسی میرا نام	ازبکستان کے لوگوں نے کہا ہے کہ
اس سلف کا کہہ کر وہ میں بیان	ساتھ ہی عابد میرے وہ ناتوان
تن پر جس کے نہیں مل دیکھ نشان	رہی تو تاپا ہو یک خشک استخوان
بات کرتا ہے تو کہتا ہے کھان	بشنواز نے چون حکایت میکند
صنعت کو مار سکا ہو سکا ہو خیال	آہٹ پہ او سکو پڑا ہنا ہنا مال
اس مصیبت کو میری کچھ خیال	ساتھ لے جاتا تو ہو او سکا دہال
رہی تو کہتا ہوں تو میرا وہ لال	ازبکستان کے لوگوں نے کہا ہے کہ
میں تو ہوں سب سے راضی ہر ہونا	پرتامت ہی تو اتنی بات کا

ابھی ہم پر ایک شکایت ہوئی ہے کہ
 ازبکستان کے لوگوں نے کہا ہے کہ
 ان کی تہذیب اور رسم و رواج سے
 ہمیں کچھ شکایت ہے۔
 ان کی تہذیب اور رسم و رواج سے
 ہمیں کچھ شکایت ہے۔
 ان کی تہذیب اور رسم و رواج سے
 ہمیں کچھ شکایت ہے۔

ابھی ہم پر ایک شکایت ہوئی ہے کہ
 ازبکستان کے لوگوں نے کہا ہے کہ
 ان کی تہذیب اور رسم و رواج سے
 ہمیں کچھ شکایت ہے۔
 ان کی تہذیب اور رسم و رواج سے
 ہمیں کچھ شکایت ہے۔

شہنواز نے چون حکایت میکند	
ظالموں نے کر کے قتل بد سبب	شاہ دین کا سر گھیا نیری چپ
دیکھہ مشغول تلاوت اوسک لب	ہو رہی اکثر توجیران کر عجب
بول اوسنے بعضو لعین نے ادب	
از جدا یہاں شکایت میکند	
لیکھے سر کو تو دین کے راہزن	تلملا کر رہ گیا ہو میں تن
دور از تابوت و محرم انکفن	شکوہ تھا جس ماہر امین ہ دن
خامہ یون کرتا ہے تفصیل سخن	
شہنواز نے چون حکایت میکند	
نصف شب گزری کہ از سوچو فلک	وارد اک محل ہوا وہاں یک یک
صاحب محل نے سراپا شک	بولی اسی فرزند سینو سرتک
اوٹھ کے لگ میر گریہ دل ان تک	
از جدا یہاں شکایت میکند	
کہہ تو اب اسی سبط ختم المرسلین	کیا ہوا تجھ سے گناہ اہل کین
فرج نافع کیون کیا تیر سوتین	سرواوس منظلوم تن پرتھاندر
نرخسار بولا با و از خرین	
شہنواز نے چون حکایت میکند	
اسی کہ ستر پامین تجھ پر چون پسند	غم نکواس امیر مل کی پسند
سہ ہوا نزدیک حق سیرابند	شکوہ تجھ دل ہی کو ہی ہی دہند

یہ وہ فرزند علی تھا کہ جسو صبح وشام اور کہتی تھی سبھی خور و کلان ملکر نام	اگر کہ روح الامین کرتا تھا مدینہ میں سلام جن انسان ملک حور کا پیشک ہوا
اسکو کربل میں کس فوج پیا سا بیہات کیا دکھا دیکھا محمد کو تو اب رو بد ذات	دشمن و تیغ سر میں بلبلو کو سب ری قید میں کون فون کی جاتی میں وہ بیچار
خویش و فرزند و عزیزا و سکر تہ جہنم سار اہلیت او سکر جو باقی میں سون میں ادو	نہ اوہین جین ہی دیکھو نہ اوہین رات آرام اس مصیبت میں جلو جاتے میں کربل ہی شام
لیے جاتی میں جس اوس ہی خارتان پاب رہنے جلو بان زمین عبا تشہ ہا	نہین تالاب و کو میں کا کسی شہنشاں سر کھلا اور وہ اشخاص بہشت نشین
جنگی محل کی طرف دیکھ نہ سکتا تھا فلک ہر و س کی نہ پڑ ہی جن یہ نظر آج تلک	اس طرح جاتی میں گرد آؤنگی جلو کھفا ست و شرشار ہر اک کیف میں کہتے ہوا
کیا کرے ماسی وہ اوسکا کوئی عینا نہیں اب سوارو نے کے کچھ اوسکو سوار نہیں	یہ جاتے ہی جو اوسکو سپہ ظلم کی صف کوئی اوہین نہیں ایسا جو کہ کوئی طرف

طوق در نجیب میں رہتا ہوا اب صبح شام
 سو وہ اس حال میں البتہ نہیں جھوٹا
 کہاں مقدور ہو اب اسکو وہ اپنے کا
 جینو دیتا ہر کوئی داغ اوس کی سنیو کا
 کیا ہی وسواس تجھو ایسے کا اب کیکو کا
 وہ بھی حاضر ہو جوق او کی میں جا ہی سو کر
 جس طرح جانے ہمیں مزدومین نے خلعت نذر
 سن اسو ماہیا کو بائیل حرم
 لیا کہوں بیسی نصیبت سو وہ ادا
 سر سو وہ پالو تلک ضعف سو وہ لڑان تھا
 یکہ نیرنگی گردن کتین حیران تھا
 اوس ادب کیا دیکھا عابد کو خطا
 رد بیت سو کہ کو کھیا اپنی خراب
 کیوں تراباپ لڑا اگر تھی لڑکی تاب
 آپ تو جیسو گئی تجھ یہ ڈالا سو خدا
 سو کھو طوق تری پاؤں میں تیرے زنجیر
 دیکھتے ہیں تجھے اس حال سے بے پروا
 سستی ہی سکودہ در در زبان پر لایا
 جو کیا باب فریاد خدا کو بھایا
 کیا ہوا گردش دور اس جو ملک پہ پایا
 مفت اپنا تو جہنم میں مکان بنوایا
 راہ میں حق کو مرو باپ زباند ہی تھی مکر
 گو کہ کاٹا گیا اس راہ میں اب اسکا سر
 اس سخن کو جو آشفٹ ہوا وہ شدا
 دیکھ اس حال کو غضب لگی گئی فریاد
 قتل عابد پہ کیا امر بلا کر جلا د
 اسی نہایتی نرسیم تو آگے بیدا

شب کو کھینچ کر لے کر آئے تھے
 کہ وہ بڑا بڑا کھانا کھا کر
 سو گیا تھا۔ اس کے پاس
 ایک کتا بھی تھا۔ وہ کتا
 بھی کھانا کھا کر سو گیا
 تھا۔ اس کے پاس ایک بچہ
 بھی تھا۔ وہ بچہ بھی کھانا
 کھا کر سو گیا تھا۔ اس کے
 پاس ایک بڑا کتا بھی تھا۔
 وہ کتا بھی کھانا کھا کر
 سو گیا تھا۔ اس کے پاس
 ایک بچہ بھی تھا۔ وہ بچہ
 بھی کھانا کھا کر سو گیا
 تھا۔ اس کے پاس ایک بڑا
 کتا بھی تھا۔ وہ کتا بھی
 کھانا کھا کر سو گیا تھا۔

تب اس کے گھر پر یہ کہا کہ شاہ فرعون
 کی اور چارہ نہ تم دینو۔ یہو بنیر اصر
 منگا کی ہر کہا تھا۔ رسول بسر
 اسیر حیرہ کی پشت اپنی سے لگا کر پیر
 کہ شور آہ و فغان خیر سے اوٹھا ناگاہ
 اس ہی موت کر دانی فغان واد ملاہ
 کہا کہ دودہ بن جان لب ہو مضر کا
 اور اگر کیا کہیں احوال اس کی یاد کا
 منگا کو مان سے تب اس شہر کو کوثرین
 گنو اور وہ کو بچہ ترو دل غمگین
 کہا یہ اور نہ کہ اسی قوم تک خدا سے ڈرو
 تم اپنی بحد کو اتش سے اس قدر نہ بہرو
 پہلا جو نہ تھا ہر گنا ہنگام میں اور
 روا نہیں کسی مہم میں ہن کرنا
 سن اس سخن کی سنیں شاہ سے دیا چو
 نہ ایک قطر سے بچو کہہ کرین سرب
 پیر اگر کیا کہوں یار و عداوت عدو
 جد سے کہہ کر تو ہو طفل کو شہ جان
 وہ تیرا قصہ را بخلق آن معصوم

کہ میری بعد ہو کیسا ہی تم پر جو رجبر
 تمہارے حق میں یونہی چاہی ہو کہ تیر
 زہ پہنکر حامل کی ذوالفقار اور سپہ
 چلے جو حرب کا کر قصد حضرت شبیر
 وہ شور سن کر لگو کہہ یون جرم سے شاہ
 سبب یہ کیا ہو کہ رو تو ہیں ملکوت کشہ
 ہوا ہو خشک گلو طفل ناز پرور کا
 کہ قطرہ بہر نہیں پتا نہیں تشنگی سے
 تو اپنی گود میں آ کر درو خانہ زین
 کہہ کر تیرے تہمت میں جید پر کوہ گور
 ہلاک آل بنی کو نہ تشنگی سے کر
 برائی تشنہ لبان آب دو قلیل و کثیر
 تو خوب تشنگی اس طفل کر کر تو غم
 مری سے پیاس کا مارا عبت یہ نقص
 ہمارے قبضہ میں ہو اگر چاہا نکا آب
 کر نہ جب تین معیت حضور جم غفیر
 کہ ایک اوغین سے نامزد پیکر و کمان
 ملا کر فاق سے سو فار او دہر کو ہنکاتیر
 یون آگاہ کہ چیدا بازوی شہ مظہر

کہ وہ بڑا بڑا کھانا کھا کر
 سو گیا تھا۔ اس کے پاس
 ایک کتا بھی تھا۔ وہ کتا
 بھی کھانا کھا کر سو گیا
 تھا۔ اس کے پاس ایک بچہ
 بھی تھا۔ وہ بچہ بھی کھانا
 کھا کر سو گیا تھا۔ اس کے
 پاس ایک بڑا کتا بھی تھا۔
 وہ کتا بھی کھانا کھا کر
 سو گیا تھا۔ اس کے پاس
 ایک بچہ بھی تھا۔ وہ بچہ
 بھی کھانا کھا کر سو گیا
 تھا۔ اس کے پاس ایک بڑا
 کتا بھی تھا۔ وہ کتا بھی
 کھانا کھا کر سو گیا تھا۔

[illegible]

بین اوهین

[illegible]

ہونجا دین ۱۰۰ و حصہ ہم گرفتار غنیمت
 یونہی ایک شخص کی خاک بر سر سجائیں
 رو کو لولا دو کلاس غصہ بر اول سودنیم
 کہ طفل آج بہ ظلم سوزان کر رہا
 ابن مہربان کا تما بکند ل او کو یزیم
 روانہ چھوڑ دے حصہ ہم کلم اللہ پراہ
 بیچم اوس شخص کی ایک آجہ خیر فائدہ
 اوس کی بی بی اچھی ل مجھ کو سزا
 اسی دمان اوس کو خط لکھ نہ بیدیم
 ہو کر تم کون نشان آہ ایسا کا دو
 کو انسی تپہ کھو اسی حدیث عظیم
 با پکو فی مین سوا اگر تیج ستم
 آہ ابھلو کجا نہیں بزرگ کرم
 ایک بی بی جو میری تم یہ خدا ازل
 رکھ کر گھو بنایت نہ منع کرم
 گویا انی تھی قصدا اون سے صورتان
 کھا دوس یہ مغر زین کر انکی عظیم
 تب کیا مارتے صدیت احوال میان
 پاس بیٹھو او نہیں کر کے سلام و تسلیم

[illegible][illegible]

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the letter or a separate note. The text is dense and covers most of the lower half of the page.

[illegible]

مہربان کرتی تھی جب یا نوین
پیٹ سرگاہی کہی تھی وا حسین

آه عجیب ارض و سما بین تو زمین
گاه روز و کر بکاری یا رسول

مرشد و پیکر

غم سے مجنون حسین رسول عالم دادی
 خاک نے پیر میں خلق کے ہو کر دی
 غم ہو سید و مین تو کیونکر نہ کرے شک جہم
 ملک کا ہم یہ محرم میں مجاز دین مہم
 پھر یہی زسر لوجب سن بھر کا سنا
 دیکھ کر اسکو یہ ہو جا سکا احوال
 آہ ہو اسکا عالم اور شرک اسکی فوج
 گرہ کو عشرت کے معاصی کے اسکا وجہ
 ایک دن غم خوشی پر یہ کہا اس نے غم
 کام دنیا کا نہ رہتا رہی ہی دہر ہم
 تنکے بولا جاؤ دیت میں میں مجھ حساب
 اذکر احوال کو ملک دیکھو تو رخصت
 وہ مسلمان ہیں کریں لاج کرنا چاک
 وہ مسلمان ہیں نہ پیٹیں ہو کر غنا
 وہ ہی دیندار حیران بنی کا ہودہ
 وہ ہی دیندار ملے چریں کی ایندود

اشک کی فوج ہو زنجیر بہ از فلولای
چشم سے تبا قدم راہ او سے تملادی
طفل و دیوانہ جلہ از بین لازم ملزوم
جسکو کہوں شہ ماتہ انکری سے فیروادی
شعلہ کردی ہو اوسے ماہ محرم کا ہلال
کہ نہ ویرانہ ہی چوڑی ہو پیر آبادی
آؤ ہو سینی سے و چشم تلک کی موج
تاب کیا رہے دلچیں سرور و شادی
تجسس نے چین ہو باور ملک آدم
دلکو افاق کو تین کسے یہ ایدادی
حق اینکا اس فیت کو سمجھیں صواب
تیرے سکھ نہی نہ جن شخص کو دل میں دی
وہ مسلمان ہیں ڈالین اس پر بیخاک
وہ مسلمان ہیں تھی دلچیں نہ جانی
وہ ہو دیندار بھر آج کا دن دم سرد
وہ ہو دیندار ہم اندون میں اندادی

ہر بان کرتی تھی جب یا نوین
 بیٹ سرگاہی کو تھی وحسین
 ہر شہ ویکر
 غم ہی مجنون حسین دول عالم ادوی
 خاک نے پیر بن خلق کے ہو کر ادوی
 غم ہو سینیہ میں تو کیونکر نہ کی شک ہجوم
 ملک و باہم یہ محرم میں مجازی ہین ہوم
 پھر یہی زسر لوجب سن بحر کا سال
 دیکھ کر ادسکو یہ ہو جا سکا اور اسکا حال
 آہ ہو اسکا عالم اور سرشاک سکی فوج
 گرہ کو عشرت کے معا سکی اسکا اوج
 ایک دن غم خوشی ز یہ کہا سکی غم
 کام دنیا کا ز یہ مائے رہی ہو درہم
 تنکے بولا جلا زیت میں من مجسم حباب
 از کراحوال کو ملک دیکھو تو روج حباب
 وہ مسلمان ہین کرین لک گریا جاک
 وہ مسلمان ہین نہ پینین ہو کر غنا
 وہ ہی دیندار جسواں نبی کا ہودہ
 وہ ہی دیندار ملو چہری سر اپنی چوگرد
 اشک کی فوج ہو زنجیر بہ از فولا دی
 چشم سے تا بقدم راہ او سہیلا دی
 طفل و دیوانہ جلہ آدی ہین لازم ملزوم
 جسکو دیکھو ہین مائے انگریسی ہیرادی
 شعلہ کردی ہو ادسی ماہ محرم کا ہلال
 کہ نہ ویرانہ ہی چوڑی ہو پیر آبادی
 آدی ہو سینیہ سے د چشم تنک کے موج
 تاب کیا رہے دلیچ سرور و شادی
 تجس نے چین ہو ناورد ملک آدم
 دلکو آفاق کو تین کسے یہ ایدادی
 حق میں لکرا اس زیت کو سمجھ صوب
 تیرے سکھہ نی سوجن شخص کو دل میں دی
 وہ مسلمان ہین ڈالین اسیر زخا
 وہ مسلمان ہین تھو دلیچ ہین جانی
 وہ ہی دیندار بہر آج کو دن دم سرد
 وہ ہی دیندار جسواں اندون ہین ایدادی

دین حسین و خطیرین جهان است
 زبان پر سبکی است الامان است
 یه او سدن کردند و بهرمان است
 که اس عاصی کو تو بخشای صفر

مرتبه حضرت

<p> مقبول حق هر جسکو که غم حسین است جن بشرین شیون با هم حسین است یه غم هر قیامت هر دم هو می بود آواز صور جیسو بر ایک کا هو نغرا پو چه جو کوئی محبس کجا درون آج سکو هر کس بشر جهان من بدتا هو آج سکو پانی سو اسی غریز سبکی هو زندگانی دیو یگا کون او سکو دایان جام بهر بانی سب خویش اقرار با تو او سکو که من سیراب جس جگه من بدن خوش طرا سب یار و یار او سکا ماری پیرین اندیشه ملک کرد تو یار که چکدن میر جان لب آب هو دل زندگی بهر تو کوئی نه پاس او نشو تها و چه نه شو نوس فی دوست پاس او سکو کوئی نه تنها هو آگه نه من هو او سکو کوئی مگر خدا </p>	<p> لازم جهانین ماتم هر دم حسین است یه غم حسین است ماتم حسین کا هو هر غریب هو دین افلاک جاسو بیجا شیون ز شور محشر کجا کم حسین است کب اس تم کی او سبکی نال سکو خنجر سو خلق پیاسا تو ام حسین است پو نهجا نه جسکو او نگرانی چه شانی جسکو من سو چتا هو نجم حسین است پانی لا انکوده کسکو تبین چکار هو هو نه نیت شنگی سو دایان دم حسین است کوئی نه من هو او سکا اب یکسی کس من غربت سوا کوئی بهی هدم حسین است اندیشه آبرو کا او ز فکر یاس نایس من کجا کهون که یه کجا عالم حسین است دایان دشمن او پر ایسی خاک تبا هو اس عالی من محبو محرم حسین است </p>
---	--

دین حسین و خطیرین جهان است
 زبان پر سبکی است الامان است
 یه او سدن کردند و بهرمان است
 که اس عاصی کو تو بخشای صفر
 لازم جهانین ماتم هر دم حسین است
 یه غم حسین است ماتم حسین کا هو
 هر غریب هو دین افلاک جاسو بیجا
 شیون ز شور محشر کجا کم حسین است
 کب اس تم کی او سبکی نال سکو
 خنجر سو خلق پیاسا تو ام حسین است
 پو نهجا نه جسکو او نگرانی چه شانی
 جسکو من سو چتا هو نجم حسین است
 پانی لا انکوده کسکو تبین چکار هو
 هو نه نیت شنگی سو دایان دم حسین است
 کوئی نه من هو او سکا اب یکسی کس من
 غربت سوا کوئی بهی هدم حسین است
 اندیشه آبرو کا او ز فکر یاس نایس
 من کجا کهون که یه کجا عالم حسین است
 دایان دشمن او پر ایسی خاک تبا هو
 اس عالی من محبو محرم حسین است

اینها
 اینها
 اینها

جنگ تین سالہ کے انتہائی
 جنگ تین سالہ کے انتہائی
 جنگ تین سالہ کے انتہائی
 جنگ تین سالہ کے انتہائی

وہ ہوتی تھی ہر دم میں جنگ پیر میں
 جنگ میں آنا کیا تھا بر میں پال
 دیکھ نہیں سکتی تھی ہو کا سوہ لال
 گھر میں اب مجھ کو نظر آتے نہیں
 کوئی تو ڈھونڈ ہو پہلا جا کر کہیں
 صدقہ میں جاتی تھی جن پر کرنگاہ
 تھا گلہ جھکا بنی کی بوسہ گاہ
 گزرتے وہ مجھ کو لاکھ سیر
 سیر کو انکھوں میں ہر دن اونکو انہیر
 صبح اوٹھ کر دیکھتی تھی اونکی مکہ
 گی کہ ہر کیا جانیو وہ پا کر دکھ
 اونکو غم میں روئی میں وح الامین
 پوچھتی میں یا امیر المومنین
 حال دنیا کا جو کرتے ہیں نگاہ
 کہتی میں جن ملک پہر ہر کے آہ
 آج سونا ہو مدینہ اون نجیب
 ڈھونڈتی ہر ہرے میں انکو وحش و طیر
 وہ جو تھی دونوں ترسے نور بصیر
 کہہ سیتے ہر تھی ہر شام و صبح

سومری انکھوں کو تار کی کیا ہے
 شت شو کرتی تھی جنگ سر کہاں
 تشنہ لب دریا کنار کی کیا ہے
 روئی روئی غم سیوہ انکھ میں ہیں
 بیوٹن بکسین پچا رہی کیا ہے
 گدہ میں جاتی تو میں نکلتی تھی ۱۰
 وہی پیر کے دو لار کی کیا ہے
 دیکھتی سیر اونکو ہوتی تھی نہ سیر
 مایہ میرے ماہ پار کی کیا ہے
 دیکھتی سیر اونکو تھا جہہ دکھ سکھ
 مجھ کی کہیا کے دکھیا رہی کیا ہے
 سر شاک پیغمبران مرسلین
 عرش کو وہی گوشوار کی کیا ہے
 لے زمین تا آسمان سب ہی سیاہ
 دین دنیا کے شمار کی کیا ہے
 خالی ہو وہ جا جہان کرتے تھی سیر
 تھی جو بخت دل تمہاری کیا ہے
 تاقی پیغمبر کے زہرا کے لپ
 وہ جو ہر اک گودار کی کیا ہے

جنگ تین سالہ کے انتہائی
 جنگ تین سالہ کے انتہائی
 جنگ تین سالہ کے انتہائی
 جنگ تین سالہ کے انتہائی

جنگ تین سالہ کے انتہائی
 جنگ تین سالہ کے انتہائی
 جنگ تین سالہ کے انتہائی
 جنگ تین سالہ کے انتہائی

دانی انوشیروان پادشاه و پسران و دربار و ...
 و ... و ... و ... و ... و ... و ...
 و ... و ... و ... و ... و ... و ...

دایا سعد کو فی نے مرگیا
 نہوتا یہ جو وہ طعون نہوتا
 سخا تا تنگ کو قاسم دولارا
 جو فوج شام کے مقدون نہوتا
 جہان میں اور غم کو فی کم ایسا
 نہوتا کو فی جو یہ مضمون نہوتا
 خجل ہوتا نہ نہتہ مسطفا سر
 تراکسا آروا نہوتا نہوتا
 نہوتا شاعر می بین کر مستور
 او فی مدح کہی نہوتا نہوتا
 لہو کیا تم سر شہرستان خان
 تو کو فی دنیا میں یون محزون نہوتا

کہو میں شہر بلو آو بہر کر
 ہوا جو کچھ کہوں کیا یہ کسی پر
 نہوتا اکبر و اسخو سجھارا
 نہ لٹا نہ یون خیر ہمارا
 حسین بن علی کا غم ہو ایسا
 بنا ہی گریہ کا تب م ہو ایسا
 نہوتا آفاقا جو وہ نہوتا
 نہوتا یہ دسی آل عباس
 جو ذکر یا نہ شبیر و شبیر
 اسی سو تا بر و نہوتا
 سخا احوال منہو اسی عزیزان
 نہوتا ماتم شاہ شہیدان

دانی انوشیروان پادشاه و پسران و دربار و ...
 و ... و ... و ... و ... و ... و ...
 و ... و ... و ... و ... و ... و ...

مرثیہ مرثیہ

چشم کران دل بریان جگر آگاہ
 مر نیکو تو تپتے کیوں ہمیں بار پلے
 خنجر و تیغ و تبر کا تو تھا کھ توڑا
 اس طرح لیکن ہمیں تو تم تھکا رہے
 ہمیں نزدیک اجل اور سفر دور دراز
 کہیں تو اوکلی جہاں گروہ بیابا رہے

شام جب اہل حرم ہو کر گرفتار پلے
 دیکھتے تھیں کیوں کرتے یہ گفتار پلے
 کس سبب کر کے جو ہمیں تم نہ ہوتا
 مگر اس کو کیوں تم ہمیں جیتا جوتا
 ہم سو اور اونٹنہ ایسے کہ نہیں جگر حجاز
 نا تو ان زمین عباس جس کو نہ نکلا آواز

دانی انوشیروان پادشاه و پسران و دربار و ...
 و ... و ... و ... و ... و ... و ...
 و ... و ... و ... و ... و ... و ...

دانی انوشیروان پادشاه و پسران و دربار و ...
 و ... و ... و ... و ... و ... و ...
 و ... و ... و ... و ... و ... و ...

(Faint handwritten notes or bleed-through from another page)

کہتے ہیں گل کہ سدا چاک گریبان میں
 زیرِ ستارِ سخنِ دین ہو کہ حیرانِ مریں
 آتشِ غمِ سرِ ہر لالہ کانت او تہ دایعِ جنگ

Handwritten text in the top margin, likely a continuation from the previous page or a separate note.

آئینہ پر آتش غم کو سگلتی ہے پس
 ماتہ سو انکو ز بس سینہ سوزان میں ہم
 کہہ رہی ہیں کی انی کو بتاؤ میں
 ہیبت و خوف سے اب غالب بجان میں
 لیکر عابد کو ہون مقفل پہ شہ دین کی گم
 یوں کہیں سنگت گور غریبان میں ہم
 برین آیا تو ہماری بھی ترسے صد سیر
 سب دلاؤ تیرے کر نیکی قربان میں ہم
 آج راتیں گوارہ سکون کی دے لطف
 آتش کہیں لعلین صاحب ان میں ہم
 جلدی سرکات لو اسکا یہ لگو کہیں میں
 ہو جو نہ سنٹ خدا سے کہ سلمان میں ہم
 ماتہ سو وقت کا زاس پہ نہ دیو میں ہم
 کفر کہتا ہو کہ اس میں چہ بیان میں ہم
 سودا یہاں تو بھی خاموش ماراؤ ہم
 یوں ہر فراق میں جا رہا ہے ان میں ہم

زندگانی سو کیا شہوت و ہر دم کی سر
 آہ و زین تو آتی ہے جی شہوت کی اس
 اس مصیبت سے ہمیں شام تو جا رہی ہیں
 کہیں چکر تیغ کہہو سامنے آ جا رہی ہیں
 قید سے گرہیں آزاد کر میں اب یہ نیم
 ہو چہ ہو کوئی کہ ہو کون یہ کسا شہیم
 بیٹا اسکا یہ ہے سو اتنی رسول شعلین
 کہیں ہے کہ اسی فاطمہ کو نور اللعین
 سہوہ ان ظالموں ماتہ ہے بے نیکی
 چلو پانی بھی ملا اسکی نہ کالی کارب
 خیر موجب اگر انہو سے یہ دیر
 نیک کا وقت اگر ماتہ سے مل جاوے
 سر نو اس کا بنی اسکو کہیں تن سے تو
 زہر اسلام و زہر دین زہر یہ پیدا
 کہ ہو قطع سخن اسکو کہ اب اہل حرم
 باز پرس انکو محشر میں شریگی جسم

Handwritten text in the right margin, continuing the narrative or providing commentary.

مرتبہ حضرت

یا رسول تو خالق اگر کیوں اسطے	الصفات سے جواب دہ کیوں اسطے
وہ بوسہ کہہ بنی تھی اگر کیوں اسطے	یا ظالموں کی بر سرِ خنجر کیوں اسطے

Handwritten text in the bottom margin, possibly a signature or additional notes.

کیا دیکھو ہم نہیں کہ نہیں سہا ہوں
 غربت کو نہیں دیکھ سہا ہوں کچھ دیا
 ارٹھ تمہاری اوکا دلان یہ لیا دیا
 اگر قیل ہی انو کا تمہارا ہی دعا
 چاہو جو زر تو دیکھ لو جس جگہ ہر
 یہ سکو وہ بعد لگے کیسے ٹوٹنے
 باہر لگو قسوت قلبی سے بولنے
 سب کی غرض کہ چین لیا سکو مارا
 چوڑین کی خیر سے کرکے نا بکا
 غنیمتات آتش کین سے جلایے
 سر پر کیسے تھا تو نہ تہا تن کر کچے لیے
 القصہ کام او کو زیا یا جب نہ صرام
 پونچھو جو بکا ملک مان کیا قیام
 میں کیا کہوں نظر آئی جو کچھ وہ تھا تو
 گر ماتہ تہا درت کیسا جدا تھا پا تو
 تو تہوں پہ چاڑھی نظر آئی جو مان
 زینب بکارتی ہو تو ان تہوں چا
 اسی بیگناہ کشتہ مذبح کی سبب
 میں کیونکہ اتنی تو تہوں پاؤں تھوڑے

داغ جگر رسول کی دھڑکیا سطر
 جس سے کہ شکر چمن بد گاہ حق کیا
 سبکو جہان بلایا میں گر خشک ہوا سطر
 حاضر تمہاری سامنے سب میں نگ کی
 قفل و کلیہ کچھ نہیں بیان کہہ کو سطر
 ہر اک مکان کہو دہرا اور بچ کر کہو سطر
 کپڑا کو کر کہیونہ چادر کیوا سطر
 خلخال تک تو دھڑکیا سطر
 گوش سکینہ چرین جو گوہر کیوا سطر
 کپڑے چوڑے تن کر سید اور آن سطر
 تن پر کیسے تھا تو نہ تہا سر کیوا سطر
 لیکر حرم روانہ ہو کر تب کہو شام
 دکھلا سکودہ عورت اطر کیوا سطر
 جس جا کٹا ہوا تھا رسول خدا کا کا
 یہ شکل اور آل پیمبر کیوا سطر
 تاریک تیرہ ہو گیا اٹھویند و جہان
 بہائی جگہ پر اپنی ہی خواہ کیوا سطر
 پونچھی ہوں تہہ تک ان کو میں جہا
 پچا تو کو سہ نہ ہو سکر کیوا سطر

۳۹
 حیات نیا

[illegible]

ہونے کی دست نظر میں رہے جس کی بھاری مای
 خانہ دین کی برباد کی جو بھاری مای
 اہل بیت بنویں برباد کی جو بھاری مای
 رہنمائی کو برباد کی جو بھاری مای
 شام کی فوج سے برباد کی جو بھاری مای
 مارا دیا میران کی برباد کی جو بھاری مای
 گریہ و زاری کی برباد کی جو بھاری مای
 ۴۴۲

کا فرمان ال محمد پرستم کیا گیتا
 شو کو بلوای بدی سیتی لکھتاری
 جس کو کاسدا لکھتے تھے میرا
 ظالمان دہادی تمنا دانا کے سنگ
 لب وریا پکھا او سا جگر پیاسا دج
 تیغ و خنجر سیتی ظالمان کے متن شل خیار
 تن دیو خاکین ال ایو کا دیو کفر
 کہو دیانا سی رتن تنو بنی کے من کا
 انجو موتی کو پھر کے بنن فی ہتی
 کا نام دنیا کو لیکو سیس شہوین کا متن
 سیکس اہل حرم کو سیسین تم جہاں
 قید میں شام کو او شان پڑا کر ظالم
 کس خوشی سیتی کہاؤں کہ محمد کو منہ

راوی معتبر نے یہ وی ہر خبر صبا
 نالی ہو کو متن کو فہم کی کو وہاں ہو
 داخل ہوا شہد و نہیں جی ہو گز صبا
 افضل روز شر کر دہ امام پاک
 باغ جہانین کرتی ہو جون ہر صبا

دیکر مرتبہ مفردہ بر زبان کہنی امیر

نامی تمنا او نہان او پر ظلم کیا گیتا
 متن اپنا کہو وہ قول و قسم کیا گیتا
 اوس کو کو کیا لو ہو سیتی تم کیا گیتا
 کہو پیر کا کیا متنو بد مر کیا گیتا
 بنی انجو سون کی متنو شرم کیا گیتا
 عضو عضد او سکریو کی متن کیا گیتا
 سیدل شاہ کو کیو تیران پہ علم کیا گیتا
 کیا کہو حق جو یہ پوجو وہ رقم کیا گیتا
 لعل و فاطمہ کا ملکہ ہرسم کیا گیتا
 حیث تمنا فی دلم و درم کیا گیتا
 او کا بون لوٹ لیا مال و شرم کیا گیتا
 لکے آج کو دن اہل حرم کیا گیتا
 فاطمہ کے یہ دیا جان کو علم کیا گیتا

[illegible]

حوگو دین بنی کی پلا نامی نامی ہے
 مانی میں تن پڑا ہی ملا نامی نامی ہے
 وہ کہیت کسطر حسو پیدا نامی نامی ہے
 سو تشہ کمان کرٹ بلا نامی نامی ہے
 دسی انکو خدان غم پیدا نامی نامی ہے
 ہر ایک خار او نہیں کھلا نامی نامی ہے
 کسکو یہ کہتے کہہ کہ دلا نامی نامی ہے
 جاتا ہو اشرفون پہ پلا نامی نامی ہے
 یہ کون ہیں ایسے بلا نامی نامی ہے
 لگ کر گلہ میں پیر نہ پلا نامی نامی ہے
 تاج انیا کو سر سوڈ پلا نامی نامی ہے
 کیا کر گئے عمل جہلا نامی نامی ہے
 دیکھو زمانیکی یہ کھلا نامی نامی ہے
 نازل ہو کر بلا میں پلا نامی نامی ہے

جنگل میں گنگرون پڑھ سہیا پڑا آج
یہ ابن بو تراب سے جسکا بیٹہ
نویا تھا مالیت بہان شتم سہا
پانی حنین دیا سہی ز آب تیغ
ز آب و زانہ تھی جو کئی روزہ و حیم
رستے تھے رگ مل یہ رکھو جو پانود
یو پو پو آسسیا فلک سو کو لی کہ تین
کسکا سہو یہ عیال کہنے محل و حجاز
ز سخیار سکی پانوتہ او سکی سہو طوق
یہ طفل بگنہ تھا سکیا کہ سکیا تیر
و نہ تہ سہی کہ جو کچھ تھا حسین کا
ایسوی کی گشت بگر قتل یون کے
جو سہی کی دوش پہ تھا سہی سہی
کیونکر و دن لہو کہ نہ انجھون سہی بان

[illegible]

ویلم مرتیله مقررده

روٹی پر سرسپٹ پیٹ یہ پرستی ساری
لو ہو جگر کا آج ہر مینون سر جاری
آدم سے لے تا ملک حال ہر طاری
بٹہ پر غم کے تیر کا جب پیکان کاری

یا روبا یا خلق پر اب دگر ہو بجاری
جسکو دیکھوں بہر نظر سور و ساری وہ
اہل زمین و آسمان سب خاک بسیرہیں
کیون نہ یہ حالت خلق کی ایسے ہو یا

کونکر
پروپیان
پروپیل
پروپیل

[illegible]

سو جفا گیشو کمر تیر ظلم کمر بل سین آج
 ده چوبین هو سی هو تر مای سرور مای مای
 کلا کلا هو مو چو چو زخری بهال
 جسکاناتی یون مری مانا کلا کلا حال
 جو کلا تها بوسه گاه سعطه استی لال
 ده کلا هو زرخه مای سرور مای مای
 لیسای مای مخلوق کو بڑا بنا دی رب
 جو کر مونا کاسی لکھا سو مست شاکر
 مان تیری مین فاطمہ بنت رسول شامی
 تن گہا بل ہو تیغ سی دیل آزارا جاسی
 بوت ایسی کاسی کر پاسا مارا جاسی
 سکو برتن کر کر لیکھی اشقیانیر سی کہہ
 ڈال گنو کرتن کو بڑا سرور مای مای
 جن زلفوں کا بال نہیں تو ماشاؤ نہ تہ
 لیکن اون کی باندہ کر سنر سی کے ساتہ
 خویش و فرزند انکو تری نہیں تیغ و تیر
 ایکی ثابت بدن پر کا سرور مای مای
 جدی ہو سکے پڑی کہیں مانتہ کہیں
 قتل کیا یون گہر تراکھا کر جن کا
 گہر کا گہر دو باسی تیر آب تیغ ظلم سی
 خون کو دریا کر شندور مای سرور مای مای
 مانجہ دھار مین ان کراسی خلکو محبوب
 کشتی تیری یک یک گنی ہو مین شب
 یا اچھنی کا ستم تھید یکہ دیا کو قریب
 نیرن ڈوبا تر گہر مای سرور مای مای

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سب سے پہلے یہ دعا کرو
 اے اللہ تعالیٰ میں نے تجھ سے دعا کی ہے
 کہ میری ہر بات کو قبول فرما
 اور میری ہر غلطی کو بخش دے
 آمین

دہوپ میں سوکھتے ہوئے تن کو
 کہوں تنہائی کی اداسکی کیا بات
 کوچ کر شام چلا سر پہیہات
 زخم اوس تن کی کروں کیا میں شہار
 ظالموں نے نہ کہی وہ تلوار
 اس غریبی سے کٹ یا حلقوم
 اوس جگر خستہ کا اداسکی معصوم
 جان بلب آب بغیر از اطفال
 دم بدم دیکھ لو ہنوں کا احوال
 پیاس کے مارے میں مڑتا ہوں ہا
 پیر کس کام کا اسی جد جو نہ آئے
 جاری دریا میں بہرے ہیں تاب
 بند یہ آل بنی پر ہے آب
 جسے خدا کوئی مٹو نہکا نہیں
 سیاہ پاقد میں کر سب کے تین
 نہ کوئی دوست نہ کوئے ہدم
 کون اوسوقت اد نہیں پونچو ہم
 اس مصیبت کو کہیں سوکس سو
 ہم نفس کون کریں وہ جس سو

ہوئی ہر صبح سو شام آج کروں
 پاس کوئی کہیں خبر حق کی ذات
 رن میں تن کا ہر مقام آج کروں
 کون سی جانہ لکا وار پہ وار
 جو نہ کہیں زنیام آج کے دن
 رن میں تین مای حسین مظلوم
 پیٹیں یوں لیکو نام آج کروں
 جو کوئی ہے سو عطش سے ڈھال
 ہر یہ عابد کا کلام آج کے دن
 باقی ماندوں سے نہ کوئی مر جائے
 کام میں کوثر و جام آج کے دن
 مرغ سو مور تلک سب سیراب
 قطرہ ہو اون پر حرام آج کروں
 دھونڈ سو روی زمین کو تو کہیں
 لیلیاں شکر شام آج کے دن
 کہ کہیں جس سو سیم اپنا غم
 دبو بنی کو جو پیام آج کے دن
 غم الم دل پر ہے دونا اس سے
 درد اپنی سو کلام آج کے دن

سب سے پہلے یہ دعا کرو
 اے اللہ تعالیٰ میں نے تجھ سے دعا کی ہے
 کہ میری ہر بات کو قبول فرما
 اور میری ہر غلطی کو بخش دے
 آمین

۲۵۵
 قبل از نماز و سلام آج کروں
 یہ دعا مانگ کر شام مردان
 تو یہ ساری غلام آج کروں
 مرشد دیگر

سب سے پہلے یہ دعا کرو
 اے اللہ تعالیٰ میں نے تجھ سے دعا کی ہے
 کہ میری ہر بات کو قبول فرما
 اور میری ہر غلطی کو بخش دے
 آمین

ال شمس علی سید ابی طالب
و علی بن ابی طالب و فاطمه زهرا
و حسن مجتبی و حسین نقیب
و ائمه اطهار علیهم السلام
و صلوات الله علیهم
آمین

[illegible]

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

سو تو فیصل ہو گیا لگتے ہی تیر
 لمے برادر تا پدر عم ابن عم
 بیٹھ گئے دریا سی خونین ہر قسم
 جا چھپانے برب آب فرات
 باپ کے سقونے کاٹے پانوات
 باپ کو میرے محمد یک زبان
 فوج کو ڈالایہ یکس کر کے دہان
 کاش ہوتا اوس جگہ میں دل جلا
 کچھ نہ بس چلتا تو یہ تو تھا ہلا
 مار بھی گڑا التامیرے تین
 ایسے جینوسے تو بہتر تھا کہین
 درو دل سے میرے کون اکا ہوں
 بات دکھیا رون کی کب دلخواہ
 کوئی مجھا ہو سو میرا سمجھو درد
 چہرہ ماری سوا سکا ہو یزد
 ضحیف کے ماری چلا اوس سے بجا
 جب قدم لگے رکھو تب دکھڑا
 باپ کا نیزے پر سر ہو پیش پیش
 ساتھ اوسکے ہونہ اوسکا قوم و خویش

[illegible]

باب
 سن
 وصف
 تب
 ولین
 درو
 اب
 ظ
 مع
 ف
 دو
 ۴۱
 هیات

تاریخ اردون دارین مارمار
تاریخ الفقه کتب تاریخی
تاریخ مکتبهای تاریخی
تاریخ سراسر تاریخ از من
تاریخ رسالت من مردوزن
تاریخ سعادت و غایت من
تاریخ توکل بر حق تعالی
تاریخ مرشدان و پیشوایان
تاریخ حرمین و حاکمان
تاریخ مریدان و پیروان

در سال یکم ازین که در آن سال
 طوفان شد و در آن سال
 در سال یکم ازین که در آن سال
 طوفان شد و در آن سال

انی انہوں نے اس وقت پر کہ میں نے ان کو دیکھا
 انہوں نے اس وقت پر کہ میں نے ان کو دیکھا
 انہوں نے اس وقت پر کہ میں نے ان کو دیکھا
 انہوں نے اس وقت پر کہ میں نے ان کو دیکھا

سب سے کہ تو یہ طرح نیر و نسب ہو گیا
 او تر پتا ہوا تن کے ہو مویں ال
 اس تن حیاں پہ تیغ بہمن کی تھا
 موزیا جاہ شک جوت جہ کی آل
 لگوں را اسکا شام بارہ فرزند خوش
 برچی کا چوٹا ہوس کیسو نکو اسکا بال
 ایگہ نظر لالہ و مار خون بہری بہرین
 آج وہ کا اڑی ہو سی باغ بنی کی خیال
 ماتہ میں جہ کی شہر میں بہری بہرین
 کر نیکو پاک اشک کی ایک چھوٹا رول
 زار می الحاح پر او کو نہ کی غمت سنا
 آگ دسی خم کو پیر لوٹ کی مال و خیال
 سہا بہری ایک یون جون بہر آفتاب
 سبکو برہنہ تھا اور شون قیت زوال
 قتل شہر ہوا او کا قصدا گذر
 بولا سلام علیک ظلم کو اسی پانیال
 منہ سے علا اسکا خون ڈالو یہاں ہوا خاک
 سینکے جسکے ہنر سنگ کو ہرگز خیال
 کہ تو پہلا چہرہ سے یہ ستر راب ہر کمان

تیغ سے تو عضو عضو اسکا جدا کر دیا
 کھاٹ کی تیغ سے سر سے سر سے دیا
 ست تین کات کر لیچے تین
 لہو لہو سے پیٹ پیٹ میں کو آج خیال
 انی کیا یک دیاک لہو لہو اسکا ہوش
 شہر نہ صفت غم سے میں نے کیا لہو لہو
 یہ نور ایک تھا لاشو نکو و فی کفر
 سو کو تر میں محبوب سے کھا گیا
 انا تر میں آکریہ غارت کیا
 بندس سے پو شاک کی کیا کہوں کر کیا
 گوش ملک تک لہو جہ کی بو ہنسا
 بر دسی کو باہر لاشی او کا تید شفق
 ایک ہی چادر ندی جس سے کو تر چھا
 لیچے اس طرح سے شام کو اہل عذاب
 راوسی جاسنور دسی دے آکر خبر
 عابد جہا سے دیکھ کر لاش یہ
 لیکے پراغوش میں وحید جاگ جاگ
 لہو لکلا لاش سے وہ سخن دردناک
 میں نہ کو فرمان تنامی چہ ہر آن

۴۶۲
 جہاں تک
 جہاں تک
 جہاں تک
 جہاں تک

انہوں نے اس وقت پر کہ میں نے ان کو دیکھا
 انہوں نے اس وقت پر کہ میں نے ان کو دیکھا
 انہوں نے اس وقت پر کہ میں نے ان کو دیکھا
 انہوں نے اس وقت پر کہ میں نے ان کو دیکھا

خداوند تعالیٰ نے اس کو جو کچھ چاہا ہے
 اس کو عطا فرمایا ہے اور اس کو جو کچھ
 چاہا ہے اس کو عطا فرمایا ہے اور اس کو
 جو کچھ چاہا ہے اس کو عطا فرمایا ہے
 اور اس کو جو کچھ چاہا ہے اس کو عطا
 فرمایا ہے اور اس کو جو کچھ چاہا ہے
 اس کو عطا فرمایا ہے اور اس کو جو کچھ
 چاہا ہے اس کو عطا فرمایا ہے اور اس کو
 جو کچھ چاہا ہے اس کو عطا فرمایا ہے

مرثیہ دیگر حضرت امام

<p> کر دہ خاک بسبر کسکواوس کو حسین ابن علی کی شب شہادت مری ہو پیاس کو مری ہو بنی کا وہ جانے جگر کو فاطمہ زہرا کو یہ اذیت ہے سوکھون سی تو ملتا ہو اسکو آبِ مجال اور آبِ ہمسری میں کیا سہا سہا شامت گلہ تر شند پہ اسکو چلے گی تیغِ دوم صباحِ آلِ محمد پہ وہ مصیبت ہو اور اسکو گردِ ہین بٹھو اسکو خوش ہو سمجھو جو ہین کہ سہکے اب سہا سہا نہ دل میں بیٹھی کر دکھ باپ کی قہر اک آشنا ہو جو اولیٰ سواونکی عرس ہر ایک حرف پہ یوں چاہیوں دم سہر نکالوں یہ زبان اسکو یوں دایک گھیا ہو مادرِ صخر کا ٹوٹ استقلال کہ مری پیاس اس کو چو رہا دے سہکے طوطی کی سی منہ میں سہکے ہو اگر نہیں میرے پہ کچھ شفقت ہے </p>	<p> رو دہ آلِ نبی سو جسو محبت ہے یہ وہ ہر رات کہ فجر اسکی مرقمیت ہے ہو مری ہین تین دن او سپر کہ بند ہر پانی نظیر من رنج ہو یوں جن چشم قربانی کر یگا شقیوں سی ہر خدا کا وہ طلال ندان جن میں وہ ڈوبیگا فاطمہ کا لال کہوں میں صبح کا اسرات کی سیکھ عالم رہیگا تا بقیامت جہان میں سکا غم کمرہ باندہ کہ بٹھا ہو اپنی مرنے پر ہر ایک کو ہو تمنا کھا دی اپنا سر نہ درد باپ کو بیٹے کا اوس جگہ نہ رہا سوا مری اسکو او نہونکا نہ کوئی یاد رہا اور اگر کیا کہوں احوال بادل پر درد او ٹھہار میں سر کردن سر پانی شست گرد لگو تر پیڑ جو پانی کھو اسکو اطفال کیا یہ شاہ سہو تب سہو مضطرب احوال نہیں ہو دہ کہ میں تیر کو آبِ سکا دیا پلاو پانی اسو در نہ اسکی جانی جو جان </p>
--	--

خداوند تعالیٰ نے اس کو جو کچھ چاہا ہے
 اس کو عطا فرمایا ہے اور اس کو جو کچھ
 چاہا ہے اس کو عطا فرمایا ہے اور اس کو
 جو کچھ چاہا ہے اس کو عطا فرمایا ہے
 اور اس کو جو کچھ چاہا ہے اس کو عطا
 فرمایا ہے اور اس کو جو کچھ چاہا ہے
 اس کو عطا فرمایا ہے اور اس کو جو کچھ
 چاہا ہے اس کو عطا فرمایا ہے اور اس کو
 جو کچھ چاہا ہے اس کو عطا فرمایا ہے

خداوند تعالیٰ نے اس کو جو کچھ چاہا ہے
 اس کو عطا فرمایا ہے اور اس کو جو کچھ
 چاہا ہے اس کو عطا فرمایا ہے اور اس کو
 جو کچھ چاہا ہے اس کو عطا فرمایا ہے
 اور اس کو جو کچھ چاہا ہے اس کو عطا
 فرمایا ہے اور اس کو جو کچھ چاہا ہے
 اس کو عطا فرمایا ہے اور اس کو جو کچھ
 چاہا ہے اس کو عطا فرمایا ہے اور اس کو
 جو کچھ چاہا ہے اس کو عطا فرمایا ہے

خداوند تعالیٰ نے اس کو جو کچھ چاہا ہے
 اس کو عطا فرمایا ہے اور اس کو جو کچھ
 چاہا ہے اس کو عطا فرمایا ہے اور اس کو
 جو کچھ چاہا ہے اس کو عطا فرمایا ہے
 اور اس کو جو کچھ چاہا ہے اس کو عطا
 فرمایا ہے اور اس کو جو کچھ چاہا ہے
 اس کو عطا فرمایا ہے اور اس کو جو کچھ
 چاہا ہے اس کو عطا فرمایا ہے اور اس کو
 جو کچھ چاہا ہے اس کو عطا فرمایا ہے

اگر یہ لکھی ہیں کہ جو خیمہ ہوا بر پا
 متواہل حرم جنتی اور نہیں سامنے بلوا
 اس پشت میں اپنا میں دن بند خدا
 ہی دوست مرادہ جو اس امر میں صابر
 رور و کی سن کہنہ لگین زینت کلمہ
 جس روزی ہوں ہم ترسی دیدار محرم
 گر تو ہنود دنیا میں تو کیا جی کر کرین گے
 ہر آن ترسی یاد میں رور و کی مرین گے
 بو گوشہ دین اس میں کچھ اپنا نہ چلیکا
 سر دہر سر مر کی کاشی ذرہ نہ ہلکا
 غارت کے سر کشتی کے بعد ایتھیں ہونا
 مت روم اسے کہ تھیں اگر ہر دونا
 جیو لیکا سود لکھی کا جو کچھ رووگی باہم
 بہا بیکور رووگی کہ بہتچہ لکھی ہر دم
 اکٹ کے لگی جسکے ہی شیش رووگی
 عابد کو لکھی کو زنجب رووگی
 جب کہ چکر سرور یہ سخن بادل غمنا
 راوسی لکھا کر کے گریبان ظلم چاک
 پانی شب ہستم جو غریبوں نہ پایا

اور خیمہ میں داخل ہو کر شہ جگہ اسکا
 بو کہ خدا کا محو آیا ہو یہ منشور
 جانوں میں کی طرف لیکر تھیں ہر
 تم رہو رخصا او سکی میں سب طرح محرم
 وہ روز ہو فہرست شب روزی محرم
 او طفل ترسی نام تہی ہی ہوں شہو
 ہم درد جداتی کا ترسی کوئی بہر شیک
 پڑ جائینگے پیر آنکھوں میں ہر ایک کو تیر
 یہ امر کس طرح سے ٹالنا نہ ملے لکھا
 کیسا ہی جو کا لگا لگا کر کوئی ہفتہ
 بہر نیت تھیں شفیق کو نا تھیں نہ سونا
 کر یا مصیبت کو مری تا لب لب
 رونیک سبب میں بہت اوجھت جگمگ
 وہ وقت قریب آن کر پونچا ہی نہیں
 اصر کے لگا جبکہ لکھی تیر رووگی
 اسو سطر کہتا ہوں زور رووگی ہر
 نم زینت کلمہ کی آنکھوں میں کیا پاک
 ہی ساتوین تاریخ محرم کا یہ مذکور
 ناچار ہو تب چشمہ شہ دین سے کہلایا

پانی وہ آیا ہے اور سب کو لکھا
 اور شہ دین کے لئے لکھا ہے
 اور شہ دین کے لئے لکھا ہے
 اور شہ دین کے لئے لکھا ہے

کلیات ۲۶۵
 بہت بدنامی ہوئی ہے
 بہت بدنامی ہوئی ہے
 بہت بدنامی ہوئی ہے

کلیات ۲۶۵
 بہت بدنامی ہوئی ہے
 بہت بدنامی ہوئی ہے
 بہت بدنامی ہوئی ہے

کلیات ۲۶۵
 بہت بدنامی ہوئی ہے
 بہت بدنامی ہوئی ہے
 بہت بدنامی ہوئی ہے

[illegible]

43.

میں تیرے سامنے کرتی ہوں اس لیے فرما
 کہ گھر علی کا کیا تنہو کس لیے یہاں
 ہو عابدین سوا دوسرے طاقتور نہین
 کہ بیوہ و ذکی خبر گیری کا ہوا کو خواہ
 کھڑی میں قتی ہوں باب علی کو خواہ
 لیا آج مرا اپنی گردنوں پہ پال
 دغا سے شامیوں قتل کو ملائی تھی
 وگرنہ یہاں تین لانا اونہیں کسے غار
 بنی کی آل کو بے تیغ ظلم کو ٹاٹے
 ہوا ہے بد رہی غم سے آسمان لال
 خطاب اوس تن نازک کو یوں ہوا
 یہ کہ جو شکر دین کے ننگا وصال
 دینے سے قدم آگودہ کس لیے دہرے
 ہر ایک چاہتی کیوں لب پنجب نہانگو
 گلہ سے تیر کی اخگر کے بہاں یا رب مونی
 پر شہی میں دو مری فرزندین جھگڑا
 کہیں جو روٹے گی ہوں تو میں لاؤں
 کہ ہر گز وہ مرنے نہ ہو سب اطفال
 اگر ہزار تسلی دی کوئی مجھ کو پر

Handwritten text in the top margin, likely a continuation from the previous page or a separate note.

مطلب نویسیست که در پیش تو بیاورد
انسان چون که به سوز از رخسار کوه برون

مرثیه حضرت امام

بسم الله الرحمن الرحيم
ایمان را با تو یاری دادی که در دنیا و آخرت
چو سوسه اس غلغله ایست که در دنیا و آخرت
دنیا را به تو سپردم که در دنیا و آخرت
کوئی چو من در دنیا و آخرت
چو لعلی در رخ المسمی است که در دنیا و آخرت
حال چو لعلی در رخ المسمی است که در دنیا و آخرت
ما به جواب هر که در دنیا و آخرت
بسی گهری فاطمی چون کرل مار و کرل
را که ده ششمین پیغمبر است که در دنیا و آخرت
جارت است آنکه در دنیا و آخرت
فاطمی پرست و فاطمه کاظمین بن یونس
اشک سواپانی چو باغیشت میثاق گاه
روزی ساطفال که شب از کوه بنی نصر
سوت تریک اس حالت میں کی بیاوردی

سند و بیان شدن چو خونین و جانور
پست چون یاد که در دنیا و آخرت
کون در ایستاده است چو منشی چو منشی
ایکلم سوسه چو منشی چو منشی
کوئی که در دنیا و آخرت
یکه که در دنیا و آخرت
چو منشی چو منشی
کافر کی چو منشی
خاک او چو منشی
ایستاده چو منشی
چو منشی چو منشی
تبع بلا سوسه چو منشی
چو منشی چو منشی
پیست بهر چو منشی
نشت شتر چو منشی
اخذین سکنه باب که خاطر چو منشی

Handwritten text in the right margin, likely a continuation from the previous page or a separate note.

Handwritten text in the right margin, likely a continuation from the previous page or a separate note.

Handwritten text in the bottom margin, likely a continuation from the previous page or a separate note.

فک ہسی چنکار جی غم مرسا ہا کر
 سبویو تو سارگی سہی نی سکا کر
 غصہ بینکار وں سودا ایس الم کا اگر تیرے
 پیر اگر فاطمہ حسین کہیں تیرے نہ ہون
 پس مرگ وچہ روا کر گی او کی کل سہا کر
 مری او دیو نہ ناخدا کہوین دون تمہا کر
 کہ زمین کو تباہ نہ آسا سہی تیرے غم
 مری دیو نہ ناخدا کہوین دون تو کی کر
 مریہ مخمس ترکیب بند
 گیا میں صبر جو ہاشم اشکبار فوس
 میں بولا اس کی کہ تباہوں کے فوس
 اگر بگریہ شد سبز صد ہزار فوس
 وہ بولا تخم عمل سطح سو چاہیو
 میں ایکباتک تیاؤں کہ سہی ہو
 سحر سو شام تلک کر لا کہی بار فوس
 اگر چہ خانہ دنیا میں ہو سر ایا غم
 عزیز کیا کہوں تجس میں کی کیا غم
 جہنوں کی غم سر ایدین و لو سا فوس
 کہوں رر و کتب تجھ جاگند از جن
 بسوی شام جلوت لٹا غم عریان
 امید تجس میں یہ تہی روزگار فوس
 ہمارے سطح خدمت کو تو بوا تھا حلو
 ہمارے تن پہ نہ غارت گراں چو اولو
 اسیر قیل کی بعد از جو ہو کو اہل محن
 کہا یہ سرفلک کہو سو بہر کی میں
 دیا حق اور وں کو تو ہمارا کا کل حلو
 نبی کی آل کو دیکھا خوش آیا بکھو فلو

کھیا کرو نہیں اون لعینوں کی قساوت کجا بیان
 اگر گتھی ہیں گر جدا تیغ ستم سے شامیان
 عضو عضو ایک ایک کا اسی در در پہا
 جون در خشک کج خا کاٹن ڈالیاں
 ال کو تیری مگر سمجھو یہ اشعاروں کے بیچ
 از نانی آل پر تیری برش شمشیر کی
 طفل شش ماہہ یہ ثابت کو نفسی تقصیر کی
 اتنی خاطر ہوڑی خلق اوسکے سچاں کی
 گئیے نا اوسکو بھی تیغ جوڑ کر مار دنگر بیچ
 رو زمین صنو کو یا اکبر کو پیٹوں یاد کر
 اپنی آنکھوں سے لہو کیونکر مین پونچھن اچھی
 جسم رہا ہر خون ناحق اون کی تلواروں کی بیچ
 بیوہ زن کتنی جوابی ہیں سوا و نیر یہ خدا
 بی حجاز اونٹوں پہ جاتی ہیں سیناں آفتاب
 فی ہوادارو نہیں ہو کوئی نہ غمخواروں کی بیچ
 میں بیان کیا کیا کروں دس آفت ناکام
 رات پابندی کی خاطر میر پر لہو آگے
 جزو شیراز میں ہو میں جو بن کلام اللہ کے
 ایک ہی زنجیر ہی اتنی گنہگاروں کی بیچ
 صبح ہوتی ہی تو پہر اونٹوں پہ کراؤنگو سوا
 راہ چلو آؤ میں پہر اوس تلوان کو مارا
 کتنیچے کی تاب کب ہوئی ہی جیاروں کی بیچ
 کر دیا ہر ایک تو بیمار سی فی اوسکو سبیل
 قطع شریک نہیں میں چین اوسکو ایک سبیل

این خن اسی در بیان سرور و جسد
 گل آیین لگ از شدت غم
 سوز خدایک منده سو بهیسم
 بیی که تری رور و شکل ششم
 ما نام نامی
 مرتبه محض ترجیع بند
 دلسر چو لوبیا این ای کیون نہیں
 آشنه لب مارا پر شقیون بنی کا نہیں
 یون لگا کہنے دجہ کیو گیا کہ نہیں
 بسطن دیکھا جانین ہی ہوا نہیں
 داسینا داسینا داسینا داسینا
 جسد دیکھو جگر غن جگر سر پر ملک
 آج ماتم ہر بار پر دین کی نالک
 خاک سر پر کہ زمین ہوسن ہو دہ ملک
 سینہ کہہ کہہ کو تری میں آدم جن ملک
 داسینا داسینا داسینا داسینا
 تن تو اوسکا رغبہ ہو آلودہ گرد و غبار
 اہل بیت او تھون یہ گرد اوسکا زمین گرد
 سر پہ جاتی زمین تری پر لعین نابکا
 ہر قدم کہ تری طے جاتی میں درد و زار
 داسینا داسینا داسینا داسینا
 اس سفر کی دیکھی عالم ہو گیا زباہ کا
 یون حرم جاتا ہو او تھون پر سول سنگ
 لیدہ بخون جگر توشہ نہیں ہو راد کا
 یہ سخن ہو آج پیغمبر کہ ہر دل خواہ کا
 داسینا داسینا داسینا داسینا
 جہر یکا مرگ کی غم سی مور با ہو سنگ در
 کون ہو ایسا کہین وہ جس سے نہ ہو
 بڑھ ہی ہو راہ کی سر پر سینہ کھاں گرد
 دیکھ دیکھ اپس میں منہ کہ تری میں ہر گاہ
 داسینا داسینا داسینا داسینا

[illegible]

بیان کشت و قاسم کی کرد کا کہ خدا نیکیا
 اہل نوسر یا نیکیا آنکی سہرا نیکیا
 شہادت کو دیا دستور جی شربت پلا نیکیا
 مر مر جب اس طرح شاید کو خون زہر نیکیا
 خدا کیو اسطر زینب مرا جینا سخا ہو تم
 جگر گوشہ کی صورت و کھنہ ہون نین دینی
 جوانی میں کہوں اگر کی یا صغریٰ مونی
 دو لہن کو نہ سرفاسم کی چہرہ سخت چونی
 کرد انصاف ہر اسطر حکم چہرہ نین
 خدا کیو اسطر زینب مرا جینا سخا ہو تم
 میری ہرک جگر گوشہ کا استن کہ خدا نیکیا
 پڑا ہر دست اس جا کہ کشتا تو پاؤں اور نیکیا
 کن اعلو سہریدن کھنہ آید چو حال نہ نیکیا
 بجز تو مت ایسی زندگی سہر دو ہر نیکیا
 خدا کیو اسطر زینب مرا جینا سخا ہو تم
 ستم اس سہر زیادہ چہرہ کی کیا نین جانا
 تہار اچھکو یہ سہر و تعب کیا نین جانا
 کر متو راج ہر سہر زار و ب دیکھا نین جانا
 یہ دیکھا نین خواہی چالی نسب دیکھا نین جانا
 خدا کیو اسطر زینب مرا جینا سخا ہو تم
 یو ہنچتو میں کوئی دم میں جین چہرہ نیکیا
 بیمبر کا ابھی سبب دوتو میں کہ نیکیا
 نہ چادر چو نیکیا سر ہر تہار سہر چہرہ نیکیا
 مر مر مایع جو ہوتی ہوگر دین کیا نیکیا
 خدا کیو اسطر زینب مرا جینا سخا ہو تم
 یقین کہ جانا چو ہر سہر کھنہ میں نیکیا
 تہمین بیٹھا شتر کی پشت پر کھنہ میں نیکیا
 سیاہ اگر عابد کو کرین نظارہ ہر شتر نیکیا
 جہلی ہر موت ایسی سہر چو نیکیا
 خدا کیو اسطر زینب مرا جینا سخا ہو تم
 جنوہ کے دیکھو سہر ایک پل جھکو تہنی نیکیا
 سوا اس شت بلایں ہووہ کی نیکیا

[illegible]

کہوں کیا اگر سودا جب تیار کر دوں
 جگہ کر لکھو اگر چشم سحرین شہر تے
 جو سامع و مانک ہے تہو کو خوش نصیب
 اجل جنگی نہتی یہی میسر نہایت
 خدا کی واسطی ترے مراجعہ بجا ہو تم
 مرثیہ مخمس ترجمہ جمع نمبر

شته گردید ز جو زلفش آید
 بار فغان و غریبان شهادت طلبم
 پادشاهی عجیبی بود بسیار سیاهی
 کس بیان نچسبند و نایبین لایعظم
 خورشید و فرزند و نفع او سبک گشت و زلف او
 آتش لب بر لب یا شته عالی نشین
 به تبویم تبوای ل که به قوم سزایی
 جوهر گوشه حیدر به سوار و زنبور
 یاد من او سبک به کتا سوغلم به به به سبک

پادشاہی عجیبی بود و سپاہی سنجی
جان شیرین سی سمیت این صغیر اکبر
دیکر یون سر کو شہادت کا لینا ج و ک
پادشاہی عجیبی بود و سپاہی سنجی

سرکاری میں کی کو اہل دم پہنوا وہ باہر لذت تشنگی تہی او سکھ شد اب کو فر	سرکاری میں کی کو اہل دم پہنوا وہ باہر لذت تشنگی تہی او سکھ شد اب کو فر
جیسا وہ آپ غرض ویسا ہی لشکر	جیسا وہ آپ غرض ویسا ہی لشکر
بادشاہی عجبی بود و سہا ہی بیجی	بادشاہی عجبی بود و سہا ہی بیجی
بہو کہ میں او سکھ فقیوں فر تو لیا جا با کوئی ایسا نہوا اپنی سجدہ آ با	بہو کہ میں او سکھ فقیوں فر تو لیا جا با کوئی ایسا نہوا اپنی سجدہ آ با
آب شمشیر سپاس اپنی کو مست دابا غیر آن شہر کہی بیٹی سہرست بابا	آب شمشیر سپاس اپنی کو مست دابا غیر آن شہر کہی بیٹی سہرست بابا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اوس سب راہوں پر نور العزیز
تجربین میرے نور العزیز
کیونکہ ہوا اس دلو کو جو میں
اصغر مبارک کے بازو سے جڑی رہا ہے
میاں کے بازو سے جڑی رہا ہے
آج سندھ امر سے جڑی رہا ہے
ماں بہ پکار سے جڑی رہا ہے
تجربین میرے نور العزیز
راہ دلو کو جو میں

پیشہ کو چھوڑ دو گھنٹہ اسے
جلجل جلجل دھونڈا ہے تنہا
داندہ پانے اور سونے پہلے
میں بیس کے سینڈ نہ آئے
نہ کہیں میرے نور ایں
کیونکہ ہو اس دل کو
لاسے بہتر

اس کے ساتھ جو چیزیں جانی ہوتی ہیں
اس کے ساتھ جو چیزیں جانی ہوتی ہیں

کیونکر ہوا اس دل کو چین	
بیٹا بڑا جو سر کھوئے	چھوٹے سے مان جی پہلاڑی
وہ بھی جب کو دی سے جائے	کیونکر حبینا او سکو ہوائے
تجھ بن میرے نور العین	
کیونکر ہوا اس دل کو چین	
طہم یہ ٹوٹا میرے پر	بیٹہ گیا ہے کہہ کا گھر
تو ہے رہتا پاس اگر	صبر مجھ ہوتا اصغر
تجھ بن میرے نور العین	
کیونکر ہوا اس دل کو چین	
اسی میرے امرا دیر	کن سے تیرے سے نصیر
حلق کے اندر مارا تیر	اب کس بہانت: دہر و ندین میر
تجھ بن میرے نور العین	
کیونکر ہوا اس دل کو چین	
نعل دگر سے ہوئی دھام	گو کہ پہرے دگر بار دھام
تو ہی نہ تو پہرے کس کام	کہہ کہہ پیٹوں صبح و شام
تجھ بن میرے نور العین	
کیونکر ہوا اس دل کو چین	
دین جو تجھے مائے عین دیا	خاک پڑو پہ خور اور خواب
سخت ہے مجھ پر زیت غلاب	مجھ پر کو بھی موت آدشتاب

کونکر پورس کونکر
 زینت کی جگہ مان سمن
 لہوت لا لہوت
 جالی سارسا
 کونکر پورس کونکر
 کونکر پورس کونکر
 زینت کی جگہ مان سمن
 لہوت لا لہوت
 جالی سارسا
 کونکر پورس کونکر
 کونکر پورس کونکر

قید و بند میں رہنا
 لکھنؤ میں رہنا
 قید و بند میں رہنا
 لکھنؤ میں رہنا
 قید و بند میں رہنا
 لکھنؤ میں رہنا
 قید و بند میں رہنا
 لکھنؤ میں رہنا

تجھے سا بیٹا ہو کے ہلاک
 لیکے چہری کو میں غمناک
 جیون میں اس جینو پر خاک
 تانہ کروں اب سینہ چاک

تجھے بن میرے نور العین
 کیونکر ہوا اس دل کو حسین

کسا وہ کروں میں ایسا یا
 مرے گھر ہوں میں ناشا
 جس سے یہ غم ہو برہا
 قید سے اس غم کے آرا

تجھے بن میرے نور العین
 کیونکر ہوا اس دل کو حسین

مطلب سودا اس غمناک
 روتے تھے سب انس و جان
 بانو کرین تہیں شور و فغان
 ہر دم سن شکر یہ بیان

تجھے بن میرے نور العین
 کیونکر ہوا اس دل کو حسین

مرغیہ مسدس دو چہ ہفت
 سہو مجھو بات کہ نہیں تم سے رونا
 غم ہر شا کا آج خوشی کو دل سے ہونا
 سب سے قہار اب اوج تہاں ہر خوشی غلطان

کہتا ہوں میں اب تہیں مکہ پر خاک لگاے
 دین دنی کی تاج کا سنہری پر جاسے

اہل حرم سب کو زمین اسکو روپا
 کہتے ہیں تم چہر ہوں اب کہاں سدا
 پیٹ پیٹ سر سبز اپنی جیکو کہو دین
 اب ہم کید ہر طایف جادو کہہ کہلے

ہم ہیں بیٹا اب میں نے
 کیا ہے پاس میں نے
 ہم ہیں بیٹا اب میں نے
 کیا ہے پاس میں نے
 ہم ہیں بیٹا اب میں نے
 کیا ہے پاس میں نے
 ہم ہیں بیٹا اب میں نے
 کیا ہے پاس میں نے

لکھنؤ میں رہنا
 قید و بند میں رہنا
 لکھنؤ میں رہنا
 قید و بند میں رہنا
 لکھنؤ میں رہنا
 قید و بند میں رہنا
 لکھنؤ میں رہنا
 قید و بند میں رہنا

[illegible]

وارث کوئی رمانہ دل کی کس سے کہیے	اب تو بین ناچار پڑے جو سر پر سے
اسی دین کے سلطان تباد اب تو ہنگو	کاشین ہم کس طرح جہانگیر سے غم کو
اب دیکھا جاتا نہیں یہی نیٹ عذاب	
یار ب ہنگو بھی بیان آویں موت شتاب	
عابد جیتا ایک تہ تب کی بیماری	رونی ہون رین سکینہ دکھ کی آری
کہتی ہے جو ڈھونڈ دھیرے بابا کو لاؤ	اوسکو صدقہ جاؤں جو لا مجھ سے ہوا
لب سنتو میں دور خیاب لہہ و فغان	
بھول گئے سب اس گھر میں مانا کا احسا	
لاگ لگے تیرے مو اک پل میں صغر	اور جا ہوا شہید بیا سا سخن اکبر
قاسم دہلےن چوڑ گیا جان اپنی کہنی	اسی طرح سے سوئی کچھ تم کے رمانہ کوئی
ہمسدا کہیا کون ہے جگمگے در رخ	
جسکا پیاسا ہو گیا گھر کا گھر تر تیخ	
زنجب اور کلثوم ہے دروہر باری	کہتی تھی ہر ایک بیت اور دکھ کی آری
آج ہمار کھانے گئی وہ زہرا مادر	لطف و کرم سے اگر سر پڑا لیلین چادر
زہرا کی ہم بیٹیاں بہنیں تیری کہانیں	
سرسر کیوں پٹھن آونٹون اور بر جانیں	
لاڈلی بیٹی آج جو وہ ہے ایک تمہار	اور پیچھے وہ ہم چو پیو کی ہے پیاری
لو تو تیرا نام وہ ہر دم یہی بیکاری	مرنی ہوں بن موت میں اب میں ہو بیکار
اگر می سے قلمبہین پر ساد کا نہیں ناو	

(Faint handwritten notes or bleed-through from another page)

اب کون چوت نامہ دیدہ سہی سگریانی
 شام کو دس تہہ چلی سوت بھین
 پانچنیں کاسی چیدیں راہ نامہ ایس بات
 سہری بن ہوئی پھٹی گریہ اور بات
 تیرے پتھر پر ایسے دم کہہ بہت
 کہہ میں سہری چہین اور ت سکہ نہ
 ایک سہری لوٹ کر کہہ کو مال و مال
 دیکھ کھان سب کفن گئی نہ جاؤں مال
 کہیں کھینچ تروار نہ یہی ہمیں راویں
 جب دیکھو ات دیت دکھا ہی جو کہہ دو
 بسو کہ اوچڑھوسی آج چار سہی جہانو
 ابتوا آئی کر بلا چوڑھ دس کا نو
 اماں کا پینٹ بابا کے ساری
 بر تہاری سہری ہتہ گہری سہری
 ساتہ تہاری جو تہی مری سہری
 شہرہ نہری پیر ہمیں کوں بسا پونچا
 اپنو کو ورو نہ بکسین لگا کو تیرن
 بیستہ چہری سہارن میں دین
 اتہی جو سب کر سہری دین دین تاج

کتنے گناہیں ہیں جنہیں میں نے کی ہیں
 میں نے کیا کیا گناہیں ہیں جنہیں میں نے کی ہیں
 اس قدر گناہیں ہیں جنہیں میں نے کی ہیں
 میں نے کیا کیا گناہیں ہیں جنہیں میں نے کی ہیں

درد کی آگ میں جلاؤں
 خلق کو اپنے ہی گناہوں میں
 ایسا ہی کون ہے جو اپنے گناہوں میں
 اور علی کا مینہ ہوں
 جانا ہوں اس کے ساتھ ہی
 کوئی اور نہیں ہے جس کے ساتھ
 جہنم میں رہنے بن میں

جہنم میں رہنے بن میں
 کوئی اور نہیں ہے جس کے ساتھ
 ایسا ہی کون ہے جو اپنے گناہوں میں
 اور علی کا مینہ ہوں
 جانا ہوں اس کے ساتھ ہی
 کوئی اور نہیں ہے جس کے ساتھ

جہنم میں رہنے بن میں
 کوئی اور نہیں ہے جس کے ساتھ
 ایسا ہی کون ہے جو اپنے گناہوں میں
 اور علی کا مینہ ہوں
 جانا ہوں اس کے ساتھ ہی
 کوئی اور نہیں ہے جس کے ساتھ

میں نے کیا کیا گناہیں ہیں جنہیں میں نے کی ہیں
 اس قدر گناہیں ہیں جنہیں میں نے کی ہیں
 میں نے کیا کیا گناہیں ہیں جنہیں میں نے کی ہیں
 کون پادشاہ جلاؤں
 ایسا ہی کون ہے جو اپنے گناہوں میں
 اور علی کا مینہ ہوں
 جانا ہوں اس کے ساتھ ہی
 کوئی اور نہیں ہے جس کے ساتھ

عابد کہتے ہیں یہ سب سے جب سے آیا چوڑ مدینا میں دکھار اکو اب رويا اکبر اور اصغر سا بیانی کیسا ساتھ ہمارا چوٹا	روتا ہوں میں جگ میں تب سے پہرے بچا اپنا جینا باپ چچا کر بل میں سویا تنگی ٹھک ہی خبر نیانی بیری نے گھر تس پر ٹوٹا
--	--

لکھی تھی جو کرم میں ہوئی تھی سو ہو چکی کاسین کھون سول
--

اہل حرم سب ہو کر پیاسو مجھ سے کون بیت کا مارا میں تنہا اونٹوں کو اگر طوق پڑا گردن میں بیماری راہ چلی جاتی نہیں غم میں	اونٹوں پر اسوار نرا سے قتل ہوا گھر جس کا سارا پر سیاہی کاٹنے لاگے نش اور پش کی بیماری طاقت نہیں اب درآمد میں
---	--

جو میں ملک بھی پہر کر روؤں رہن مار یا بیری کی یون کھون مارو آتلوار

اپنا کوئی یار نہ یاور سے جو سکینہ بہن ہماری کوٹ کوٹ وہ اپنا سینا بیانی بہانے کس کو کہو نگلی ایسے بہانے جا میں مارے	ورد ہمارا کس کو باور روتی ہو بابا کے پیاری کہتی ہو یون اب کیا بچیا کیونکہ جیتی اب میں ہو نگلی کید ہر جا کر بہن پکارے
--	--

بابا سر پر رمانہ حبستا
 کیا میں کہوں جو مجھ پر بیستا
 شقیوں نے ملکر بن پانی
 کیسا ہم پر آج غضب ہو
 بابا جسکا پیاس سے رہیں کہو یا کیا
 سو کیونکر اختیار ہو محکوم و مبتلا
 کیونکو شہر مدنی سیاہ وین
 انکو سر پر رکھی نہ چادر
 قید ہوئے سب جب گھر لوٹا
 فرج کیا وہ باب کی صورت
 قاسم دولہا کو یوں مارا
 آئی جو تہی بیاہ میں اس فتنہ کرتا
 مانی پر تر میں پڑ کر کٹ کی پانو نہرت
 کون گہری دہ بیاہ رچا یا
 دولہا اسکی رووی گہر میں
 کہتی ہے اسی دولہا میرے
 کید ہر جا کے لیا سے لیرا
 روتی ہوں میں تھکوں بن
 محکوم قاسم بیاہ کر کے ہر گھیا ہو وہ
 لوگ کہیں مارا گیا میں جانوں ہوں چوہا

خاتمه حضرت مولف

[illegible]

خانمہ الطبع

[illegible]

۶۸۹

[illegible]

<p>میرے چپ کی تہی چوستانی برہنہ سے لگے ہی تیرہم</p>	<p>نام دولہ کی وہ جوانی آداتے سے چھو ہر دم</p>
<p>جب پونچھو نکاشا غلیم کے دربار یہ کہو نکاشا قتل کر رہی سے اکبار</p>	<p>ردون کو اب یہ خوش آیا لہ نہی کیا اس لائق ہے</p>
<p>مک ہے آج نہ وہ شرمایا سب عالم سے وہ فائق ہے لٹوا کر وہ صبر پٹوایا سب ساجد تہ جس کو در کو خواہش دل کی اس سے کہو</p>	<p>بس کو اون نے یوں کٹوایا لہ لائی ویسے گہ کو قتل سے بہرہ جسکو ہو دے</p>
<p>کیا کہے اس چرخ کو ایسا بہنے پر ہمسون کہہ ہی بیت کی ذرہ بخانی پر</p>	<p>و جو محب ہمارا ہے ال ہمارے پر غم کھائے رو ہمارے میں جو بیوے طرہ آنسو کا جو ڈالے روے یا خلقت کو رو لاؤ</p>
<p>حق میں اوس کو ہر نیکیوتی جنت میں وہ بیشک جاوے کوڑ کا پائے وہ پیوے بخشائیں کا تخم وہ پائے دورخ کی آنچ اوس کو آوے</p>	<p>عالم جسکو ای سو دا ہے چک میں تو یہی رویو لے لے ادس کا نام</p>

[illegible]

